لسانُ العجم

حصّہ اوّل

وعۂ انتخاباتِ علمی، ادبی، اخلاقی و تاریخی

نثر و نظم

رقم زدۂ ادبا و شعرائے دورۂ حالیۂ ایران

مؤلفہ و مرتبہ

سینؒ علیؒ مصنّفِ "فارسی آموز" وغیرہ

برائے استفادۂ طالبانِ فارسیِ جدید

قیمت .. .. .. فی جلد ۱۰/

فہرست مضامین

باب اوّل

نثر

باب دوم

نظم

مقدّمۃُ الکتاب

تغییرِ زمانی کا اثر دنیا کی ہر چیز پر ہوتا ہے۔ خواہ یہ تغیر ترقی کی صورت میں نمایاں ہو، یا کسی دوسری طرح، یہ علیحدہ سوال ہے۔ ادبیات و زبان بھی تغیر کے اصول سے خارج نہیں اور زندہ زبان و ادب میں یہ خصوصیت قابلِ لحاظ ہے کہ ان میں جو تغیرات رو نما ہوتے ہیں، وہ بالعموم ترقی کی صورت میں ہوتے ہیں، امتداد سے زمانے کی ضروریات میں اضافے ہوتے جاتے ہیں، اس لئے اُن کے لئے اسما و الفاظ کا قدرتی طور پر اضافہ ناگزیر ہو جاتا ہے، اور نئے نئے الفاظ و اسما بنتے جاتے ہیں، اور جو الفاظ و اسما داخلِ زبان سے پیدا نہیں ہوتے وہ معاصر زبانوں سے قبول و اختیار کر لیے جاتے ہیں۔

پھر چونکہ ذہنیاتِ انسانی رو بترقی ہیں، اس لئے لطافت و نکات کا ایک سیلِ رواں، اس ارتقائے ذہن کی تہ میں چلا آرہا ہے۔ جس سے عام ادبیات کے لطایف نشو و نما پاتے ہیں، اور اس طرح ادبی ترقی ہوتی جاتی ہے، محاورے بدلتے اور بڑھتے جاتے ہیں، تشبیہوں میں دقایق اور استعاروں میں نئی نئی مطابقتیں سماتی جاتی ہیں۔

اس کلیّہ سے دُنیا کی کوئی زبان مستثنیٰ نہیں، خود اپنی زبان اُردو جس کی تاریخِ وجود بہت قریب اور جس کا دورِ حیات ابھی ابتدائی ہے، کس قدر جلد جلد ان تغیرات سے دو چار ہوئی اور ہو رہی ہے، امیر خسرو، میر و سودا، ذوق و غالب، داغ و امیر، حالی و نذیر احمد وغیرہ کے زمانے کچھ ایسے مدید و بعید نہیں ہیں، تاہم آپ دیکھیں گے کہ اتنی مدت میں اتنے ہی دور زبانِ اُردو پر گذر چکے ہیں جتنے اوپر نام گنائے گئے ہیں۔

اب آپ خیال کر سکتے ہیں کہ جب تغیر
کی رفتار اس قدر سریع اور یقینی ہوگی تو بھلا
کوئی زبان اس سے کیونکر بچ سکتی ہے، چنانچہ
فارسی زبان کو آئے دن بھی تغیرات لاحق ہوتے
رہتے ہیں۔ ہم کو دوسری زبانوں کی جدید ترین
تبدیلیوں کا علم اس وجہ سے نہیں ہوتا کہ وہ
زبانیں ہم سے دور بولی جاتی ہیں، یا ہمیں
اُن سے بہت کم سرو کار ہوتا ہے۔

فارسی صدیوں تک ہندوستان کی زبان رہ
چکی ہے، لیکن ہندوستان میں اس کا داخلہ
جس صدی میں ہوا تھا اُس صدی کی ایرانی
فارسی اور آج کی ہندوستانی فارسی میں تو کوئی
بیّن فرق نہیں ہوا، مگر ایران میں صدیوں
سے تغیراتِ لسانی اپنا کام کر رہے ہیں۔
یہاں جس حالت میں پہلے پہل فارسی آئی
تھی، بدستور اُسی حالت میں باقی و قائم رہی،
کیونکہ ہندوستانی فارسی زبان کے مقلد ہیں،
اور اُن کو قدرتی طور پر ترمیم و اصلاح کا
نہ تو اختیار ہو سکتا ہے اور نہ اہلیت، لیکن

صاحبانِ زبان جو صرف ایرانی ہیں وہ ایجاد و اختراع اور رد و قبول کا سلیقہ بھی رکھتے ہیں اور مجاز بھی ہیں۔ لہذا ایران کی فارسی اب کہیں سے کہیں پہنچ چکی ہے، اور اسّی فی صدی الفاظ و تراکیب میں اُس زبان سے مختلف ہے جو ہندوستان میں پڑھائی جاتی ہے۔

مگر زباندانی اور تحصیل و تعلیم کا صحیح معیار یہ ہے کہ رائج الوقت زبان حاصل کی جائے، تاکہ زبان کے اصلی مرکز و معدن سے دور افتادگی نہ رہے۔ پس آج اگر ہندوستانی فارسی زبان حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو ضروری ہوگا کہ ایران کی موجودہ زبان کو حاصل کریں۔

اسی مقصود کو ملحوظ رکھ کر تقریباً ۱۸۸۵ء کے دوران میں مولوی محمدؐ حسینؒ صاحب آزاد مرحوم نے اپنی سیاحت ایران کے بعد چند درسی کتابیں تالیف فرما کر اپنی سعیٔ جمیلہ کا اظہار کیا تھا، اور جن سے لوگوں کے رجحانات نے اس طرف رُخ بھی کیا ہے، مگر تشنگیٔ طلب

کی وہی شدت ہے جو پہلے تھی، اور مجبوراً یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ باوجود فارسی ذوق اور علاقہ رکھنے کے ہمارے ملک نے اس امر میں بہت ہی بے التفاتی اور کم ذوقی سے کام لیا، اور سنہ سے آج تک پچاس سال، پھر سکوت و غفلت میں گذر گئے۔ اور ایران میں زبان اس پچاس سالہ عرصے میں اور بھی آگے بڑھ گئی۔ اگر مولوی صاحب مرحوم کے رسائل کو اُس عہد کے اعتبار سے مکمل بھی قرار دے دیا جائے، پھر بھی اُس وقت سے اِس وقت کا خلائے زمانی کس طرح پُر ہو سکتا ہے درآں حالیکہ یہ پچاس سال ایرانی زبان کے لئے صریح ترقی کے دور تھے، کیونکہ گذشتہ پچاس سال میں ایران جن جن انقلابات و وسائل خارجہ سے دو چار ہوا، پچھلی کئی صدیوں میں ایسے مواقع پیش نہیں آئے، اور عام بیداری جس کے تحت زبان و ادب بھی پرورش پاتے ہیں اُس کا عہد بھی یہی گذشتہ پچاس سال ہے۔ اور

جس میں گویا ہماری فارسی تحصیل یکسر غیر متحرک رہی ؎

مجھے خوش قسمتی سے ، بسلسلۂ ملازمت ، سالہا سال تک سرزمین ایران میں قیام کا موقع مل گیا ، اور اہل ایران سے میل جول نے جدید فارسی کا ذوق پیدا کر دیا ، مروجہ زبان ، اہل زبان میں رہنے سہنے سے ، اور زبان کے ساتھ کام ، اور زبان کا مطالعہ کرنے سے حاصل ہو گئی ، تو مجھ کو اپنے ملک کی اس بے بہرگی پر اکثر افسوس آتا رہتا تھا کہ ہندوستان باوجود فارسی مذاق رکھنے اور فارسی تعلیم و تدریس کے مروجہ فارسی سے کس قدر نابلد ہے ؎

ایران سے واپس آکر میں نے مستقل ارادہ کر لیا کہ پنجاب یونیورسٹی کی نصابی کتب کے انداز پر چند درسی کتابیں جدید فارسی کی تعلیم کی غرض سے تصنیف و تالیف کروں ، اس ارادے کے بعد کاوش بسیار نے عمل کی صورت بھی اختیار کر لی ، چنانچہ اس کاوشِ تالیف کا پہلا اظہار ایک کتاب کی شکل

میں ہوا جس کو میں نے فارسی آموز کے
نام سے موسوم کیا ہے، اور پنجاب یونیورسٹی
نے اس کو بکمال پسندیدگی فے اسحال ہائی
اسکولوں کے تکملۂ نصاب فارسی کے طور پر
قبول و منظور فرمایا ہے۔ نیز ورنیکلر اور اینگلو
ورنیکلر مدارس کے کتب خانوں کے لئے خریداری
کی سفارش کی ہے ؛
فارسی آموز چونکہ ابتدائی معیار کے
مطابق ہے اور کالج کا معیار اُس سے بلند تر
ہونا چاہیئے، اس مقصد کی تکمیل نے مجھے
اور تالیف پر مجبور کیا، اور بحمد اللہ آج
میں دو کتابیں، لِسانُ العجم حِصّۂ اوّل اور
لِسانُ العجم حِصّۂ دوم کے نام سے طالبانِ
فارسیٔ جدید کے سامنے پیش کرتا ہوں۔
حِصّۂ اوّل دو باب پر منقسم ہے، پہلا باب
نثر اور دوسرا نظم ہے، اسی طرح دوسرا حصّہ
نثر اور نظم پر مشتمل ہے ؛
جہاں تک مجھے اپنے معلومات، ماخذ اور
کوشش پر اعتماد ہے، میں توقع کر سکتا ہوں

کہ لسانُ العجم کے دونو حصّوں پر عبور پیدا کر لینے پر ایک طالب زبان کو فارسئ جدید کی کافی اور ضروری مہارت ہو جائی لازمی امر ہو گا ؎

ذاتی ذوق اور معلومات سے قطع نظر کرکے جن قابل وثوق و سند ماخذ سے ہیں نے اس تالیف کی ترتیب ہیں مدد لی ہے ان کا حوالہ نامناسب نہ ہوگا، یعنی دونو حصّوں کے پہلے باب ہیں جو علمی، ادبی، اخلاقی اور تواریخی انتخابات درج ہیں - وہ جدید ترین تصانیف ادبائے ایران سے ماخوذ ہیں۔ اور ہر دو حصّوں کے دوسرے باب ہیں تازہ ترین نظمیں زمانۂ حال کے چیدہ اور مشہور شاعرانِ ایران کی درج ہیں جو فوق العادت کوشش و مصارف سے بہم پہنچائی گئی ہیں ؎

خاتمۂ مقدّمہ سے قبل، ہیں طالبان زبانِ فارسی سے ازدیادِ ذوقِ تحصیل کا تقاضا کرتا ہوں، اور کہتا ہوں کہ فارسی زبان، اگر

آلسنۂ عالم میں نہیں، تو کم از کم ایشیا کی بہترین زبانوں میں شیریں ترین زبان ہے اور اس قند کو جس قدر مکرر کیا جائے زیادہ لذتِ ذوق حاصل ہوگی اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد شائقینِ زبانِ جدید کا ذوقِ تحصیل متقاضی ہوگا کہ اس سلسلے کے ازدیاد کی سعی جاری رہے۔

میر حسین تقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

نثر

عزیز ترین ہفت چیز است

اوّل۔ خدائے تعالےٰ کہ آفریدگارِ عالمین است، و از تعریف و توصیف بالاتر و مُستغنی است ۔

دُوم۔ دین است، و دین احکامے است آسمانی، کہ بتوسطِ انبیا، درمیانِ خلق، برائے حصولِ[1] سعادتِ اُخروی و اصلاحِ امورِ معیشت[2] و تمدّن و ترقیٔ دُنیوی منتشر[3] شدہ است ۔

[1] (حصولِ سعادتِ اُخروی) آخرت کی کامیابی کا حاصل کرنا [2] معیشت (ضروریاتِ زندگی ۔ [3] (منتشر شدہ است) پھیلا ہوا ہے ۔

سوم - وطن است، و وطن سر زمینے است، کہ عشیرۂ[1] و اقوام[2] شخصے در آنجا سُکنا دارند، و پدران و نیاگانِ او در آنجا مدفون اند، خواہ خودِ آں شخص در آنجا تولّد شدہ باشد یا نہ +

چہارم - ملّت است، و ملّت[3] عبارت از جمعیّتے است، کہ در یک خاک[4] وطن دارند و در آنجا زاد و[5] ولد مے نمایند - بنا بر ایں تمامِ ایں ملّت یک خانوادہ محسوب مے شوند +

پنجم - علم است، و علم عبارت از دانستنِ چیزہا ے است کہ ذریعۂ سعادت و نجاتِ اُخروی و وسیلۂ رفعِ احتیاجاتِ دُنیوی است +

---

[1] (عشیرہ) خویش قبیلہ + [2] (اقوام) ذات برادری +
[3] (و ملّت عبارت از جمعیّتے است) اور قوم سے مراد وہ لوگ ہیں + [4] (خاک) ملک +
[5] (زاد و ولد نمودن) رہنا سہنا - اولاد پیدا کرنا +

ششم - دولت[1] است، و آں ہیئتے[2] است، از دانشمندانِ ملّت کہ وسائلِ مناسب را اقدام[3] نمودہ اسباب آسائشِ ملّت و امنیّت و استقلال و ترقیٔ مملکت را فراہم مے کنند۔

ہفتم - ناموس[4] است، و آں چیزے است کہ نسبتِ خاصے بہ شخصے داشتہ باشد، مانندِ شرف[5] و وِجدان و اہل و عیال و والدین و اولاد و خویشاوند۔

اینجا[6] اشتباہ نشود کہ حیات را در شمار عزیزاں محسوب نکردہ ایم، بلے حیات ہم عزیز است، لیکن حیات در پیشِ[7] عزیزانِ ہفت گانہ قدر و قیمتے ندارد۔ حیات فقط قوّہ ایست، از برائے صرف کردن و نثار نمودن در راہِ عزیزانِ مذکور، و جمیع عقلا

---

[1] (دولت) سلطنت۔ [2] (ہیئت) جماعت۔ [3] (اقدام نمودن) عمل پیرا ہوتا۔ [4] (ناموس) نام نیک۔ [5] (شرف و وجدان) عزت اور احساس۔ [6] (اینجا اشتباہ نشود) یہاں غلط فہمی نہ ہو جائے۔ [7] (در پیشِ عزیزان ہفت گانہ) ان ساتوں عزیزوں کے مقابلہ میں۔

گفته‌اند که حیاتِ بی معرفت، بی دیانت، بی حُبِّ وطن، بی ولاے مِلّت و دولت، و بی ناموس، عدمش به از وجودش است

هر که نه در راهِ عزیزان بود
بارِ گرانے است کشیدن بدوش

عبدالرحیم توپچانی

تاثیرِ مشروباتِ الکلی

چون در ازمنهٔ قدیمه، علوم طبیعی بدرجهٔ کمالِ امروزه نبوده، و علمِ تجزیه[1]، یعنی ترکیب و خواص اجزاے ترکیب کنندهٔ اجسام[2] پابه دائرهٔ وجود نگذاشته بود، تصور می‌کردند، که علتِ حُرمتِ خمر[3] فقط سُکر[4] است، و مضارِ[5] دیگر ندارد۔ برخے از شعرا هم، که شاید دماغ شان، از اثرِ شُربِ مدام، از سلامت[6] انحراف یافته

[1] (علم تجزیہ) وہ علم جسکے ذریعہ کسی چیز کے اجزا معلوم کرسکیں ۔ [2] (اجزاے ترکیب کنندۂ اجسام) وہ اجزا جنکے مجموعہ سے جسم بناہے ۔ [3] (خمر) شراب ۔ [4] (سکر) نشہ ۔ [5] (مضار) ضرر ۔ [6] (سلامت) درستی، صحت

و بابر سبیل[1] تسامح، فکر خود را در اشعار خمریه بکار برده، در وصف مسکرات مبالغه نموده، و از این راه خلقے را به ضلالت[2] و مہلکہ شوق داده اند ﴿

امروز که علوم طبیعی بدرجۂ کمال، و خاصیت اجسام مرکبه، و اجزاے ترکیب کنندۂ آنها، بطور[3] احسن مبرہن است، محقق شده است، که در[4] مسکرات عامل موثر و مسکر، سمے کشندۂ است، که جامعۂ[5] انسانیت به سبب استعمال آں دچار بلاہاے ہولناک است۔ تمام مسکرات زہر اند که شناخته شوند، علاوه بر اسانسہا[6]ے سمی، دارا[7]ے جوہرے (الکل) ہستند۔ مائع[8]، قابل[9] اشتعال، بے رنگ، با[10] طعم تند و تیز م، که در ۷۸ درجه

[1] (بر سبیل تسامح) تجاہل سے، نادانی سے ﴿ [2] (بہ ضلالت و مہلکہ شوق داده اند) گمراہی اور ہلاکت میں دھکیل دیا ہے ﴿ [3] (بطور احسن مبرہن است) بخوبی عیاں ہے ﴿
[4] (کہ در ... کشندۂ است) کہ نشے والی چیزوں میں جو نشے اثر کرتی ہے اور نشہ لاتی ہے وہی تو قاتل زہر ہے ﴿ [5] (جامعہ انسانیت) تمام لوگ ﴿ [6] (اسانسہا) انگریزی لفظ اسینس سے فارسی کرکے جمع بنائی ہے، یعنی زہریلے ست ﴿ [7] (دارا ے) رکھنے والے ﴿ [8] (مائع) بہنے والا، سیال ﴿ [9] (قابل اشتعال) بھڑک اٹھنے والا ﴿
[10] (با طعم تند) مزے میں تیز ﴿

حرارت را بہ غلیان[1] آرد ، و داراے خاصیت
سمّی کہ در شاربین[2] بہ دُو صورت : حادّ[3] ،
و مزمن[4] ، بروز[5] مے نماید ۔

در صورتِ حادّ ، اختلالات[6] اختناقی و ہجوم
خون در مغز و اغشیۂ[7] آں و دماغ کوچک و
ریہ[8] و معدہ و کبد[9] ، عارض شدہ ، دماغ از
صحت و حالتِ طبیعی منحرف گشتہ ، ہذیان[10]
تا سر حدِ جنون بروز نمودہ ، زبان دُچار
لکنت و سستی شدہ ، حدقہ[11] وسعت یافتہ ،
و بالآخر ، دوّار[12] و تہوّع و قے ، و در حالات
خطیرہ[13] ، اِغما[14] و نخیر و برودتِ[15] بدن کہ مقدمۂ[16]
غشی[17] مہلک است ، عارض شدہ ، کہ عموماً

---

[1] (غلیان) جوش ۔ [2] (شاربین) شارب کی جمع پینے والا ۔ [3] (حاد) تیز فوری عارضی بیماری ۔ [4] (مزمن) پرانی اور شدید بیماری ۔ [5] (بروز مے نماید) ظاہر ہوتی ہے ۔ [6] (اختلالات اختناقی) وہ بیماریاں جیسے یبوست غالب آجاتی ہے ۔ [7] (اغشیہ) غشا کی جمع ۔ جھلی ۔ [8] (ریہ) پھیپھڑا ۔ [9] (کبد) جگر ۔ [10] (ہذیان) بک بک ۔ [11] (حدقہ) آنکھ کا ڈھیلا ۔ [12] (دوّار و تہوّع) سر کا چکرا اور متلی ۔ [13] (خطیرہ) خطرناک ۔ [14] (اغما و نخیر) بیہوشی اور خراٹے ۔ [15] (برودت) سردی پڑ جانا ۔ [16] (مقدمہ) آغاز ۔ [17] (غشی) غشی ۔

این عوارض سمیّ را به مستی[1] تعبیر مے نمایند ٭

در شکلِ مزمن ، تسمّم الکُل بتدریج به تمام بدن حمله برده ، جہازِ[2] ہضم و دورِ آں مرکز و سلسلۂ اعصاب را مریض نموده از ایفاے وظیفۂ[3] طبیعی ، که صانع کُل به آنها عنایت فرموده باز دارند ، در نتیجۂ این است امراضے که از تسمّم الکُل عارضِ انسان مے گردد :- ورمِ پرده ہاے دماغ ، استسقاے[4] دماغئ اطفال از پدرانِ الکلی ، احتقانِ[5] خون در دماغ ، نرمئ دماغ ، ورمِ[6] غشا ، نخاع[7] ، ورمِ عصب وغیره حالا ملاحظه باید کرد ، که شُربِ مسکرات و شیوعِ[8] این سمّ در میانِ بشر ، نسبت به زندگانئ شخصی و خانوادگی و اجتماعی ، چه نتایجِ[9] سوء و عواقب[10] وخیمے دارد ٭

---

[1] (مستی) نشه ٭ [2] (جہازِ ہضم) معده ٭ [3] (وظیفه) فرض ڈیوٹی ٭ [4] (استسقاے دماغئ اطفال) بچوں کے دماغ میں پانی کا جمع ہونا ٭ [5] (احتقانِ خون در دماغ) دماغ میں خون کا گھٹکر رہجانا ٭ [6] (ورمِ غشا) جھلی کا سوج جانا ٭

[7] (نخاع) حرام مغز ٭ [8] شیوع) پھیلنا. سرایت کرنا ٭ [9] (نتائجِ سوء) بُرے نتیجے ٭ [10] (عواقب وخیمے) . خطرناک نتیجے

بدیہی است[۱]، کہ تمام مردم، در تمام عالم،
با تمام قوا مے کوشند، کہ خود را در زندگانی
سعادتمند[۲] کردہ، برائے وصول بہ مطلوب خود،
در تلاش و کوشش اند - آیا سبب چیست،
کہ بہ نتیجۂ مطلوبہ نرسیدہ، در راہ طلب حیران
اند؟ نتیجۂ غلط دلیل است بر بطلانِ[۳] مقدمہ،
و بطلانِ مقدمہ دلیل نقصانِ[۴] فکر است، و
نقصانِ فکر شاہد کسالت دماغ - بہ عبارت
دیگر، نتیجۂ صحیح تابع مقدمہ صحیح است، و
ترتیب مقدمہ صحیح فرع[۵] کمالِ فکر است، و کمالِ فکر از
سلامتیء دماغ است و سلامت دماغ[۶] تابع سلامت
بدن؛ میانِ حالات روحیہ و جسمانیۂ انسان، در
صحت و مرض، بطورے ارتباط است، کہ
اختلال ہر یک موجب اختلال دیگرے و سلامت
این باعث سلامت آن است - آیا با جسم

۱ (بدیہی است) ظاہر ہے۔ ۲ (سعادتمند) کامیاب۔ کامران۔
۳ (بطلان مقدمہ) غلط آغاز۔ ۴ (نقصان فکر) ناقص رائے۔
۵ (فرع کمال فکر) صحیح دماغ کا نتیجہ۔
۶ (سلامت دماغ) صحت دماغ۔

مسموم[1] و دماغ مسموم و قلمِ مسموم چگونہ سے توان مقدماتے را ترتیب داد کہ نتیجۂ آں سعادت باشد ؟

ایں نیست کہ نواقص عالم بشریت منحصر است بہ ہمیں موضوع، ولے نتائج ہولناک شاہد است کہ شرب مسکرات و شیوع[2] سم الکل در جامعۂ بشر، عامل اثرات اندوہناک است و رفع آں برائے تربیت و ترقی و راحت عالم بشریت از ضروریات است ؛

موادِ الکلی کہ در شمار بین آں ہمہ امراض و عوارض[3] خطیرہ تولید[4] مے کند، عمر متعادین[5] بہ شرب را کم کردہ، اغلب را در جوانی، پس از تحمل یک سلسلۂ آفاتِ جسمانی و روحانی، ہلاک مے کند۔ در ملتے کہ شرب مسکرات بیشتر و شیوع ایں سم زیادتر است مسلم تلفات[6] و ضایعات آں ملت، از ایں

---

[1] (مسموم) جس میں زہر نے سرایت کی ہو ؛ [2] (شیوع سم الکل) الکحل کے زہر کا اثر
[3] (عوارض) عارضہ کی جمع بیماریاں ؛ [4] (تولید میکند) پیدا کرتا ہے ؛ [5] (متعادین بہ شرب) شراب پینے کے عادی ؛ [6] (تلفات وضایعات) تلف اور ضایع ہونا ؛

حیث زیاد تر و غیر قابلِ[1] جبران است ، و بدیہی است کہ برائے زندگانی و تعاونِ[2] اجتماعی این تقلیلِ[3] نفوس ، کہ بواسطۂ شُرب مسکرات بر خود وارد آوردہ اند ، نقطۂ عظیمے است ، متعادین بہ شُرب ، بسبب ضعف قوائے عضلانی ، و عوارضِ دیگر ، جسماً در کمکِ اجتماعی عاجز اند ، و در مناعب[4] و مشاقِ[5] زندگانی مقاومت ندارند ۔

متعادین بہ شُرب ، روحاً عزم و شجاعت و سایرِ[6] ملکاتِ فاضلہ را باختند ، با دماغِ مسموم ، فکرِ شان نیز مسموم است و در تدابیرِ شخصی و سیاستِ[7] مُدن افکارِ شان علیل ، و اغلب[8] مُنتج بہ نتائج سُوء است ۔

با این آثار و خواص کہ از برائے سم الکُل

---

[1] (غیر قابل جبران) ناقابل تلافی ۔ [2] (تعاونِ اجتماعی) ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنا ۔ [3] (تقلیل نفوس) تعداد کا کم ہونا ۔ [4] (مناعب) تعب ۔ مشکلات ۔ [5] (مشاق) مشقت ۔ سختیاں ۔ [6] (سایر) تمام (ملکاتِ فاضلہ) اعلیٰ قابلیت (باختند) کھو بیٹھتا ہے ۔ [7] (سیاستِ مُدن) پبلک کاموں میں ۔ [8] (و اغلب ... سُوء است) اور اکثر بُرے نتیجے پیدا کرتا ہے ۔

است، مسلّم و واضح است کہ شیوع آں تاچہ درجہ موجبِ فسادِ[1] عالم، و مخلِ نظامِ اجتماع و مانعِ ترقی است۔ ہمہ دیدہ و شنیدہ اند کہ مجالسِ شُرب اغلب با محبت افتتاح، و با بغض و کینہ، و گاہے بہ قتلِ نفس خاتمہ یافتہ۔

شاربِ خمر، اغلب اسرارِ مُہمّہ را فاش نمودہ، و بر ناموس و شرافتِ دیگراں تعدی کردہ۔ شاربِ خمر، خوب را بد، و بد را خوب پنداشتہ، بہ سببِ سوءِ[2] خُلق، در روابطِ[3] اجتماعی منفور و در عائلۂ[4] خود مبغوض است۔ شاربِ خمر، اغلب خلافِ وعدہ و عہد نمودہ، خود را بہ صفتِ دروغ معروف مے نماید۔ نہ فقط موجب بدبختیٔ خود و اَقرانِ[5] است، بلکہ[6] در نسلِ خود بدبختی ہاء بہ ارث تولید

---

[1] (فساد) خرابی ۔ [2] (سوءِ خلق) بدمزاجی ۔ [3] (در روابط اجتماعی منفور) پبلک کیساتھ تعلقات میں نفرت سے دیکھا جاتا ہے ۔ [4] (و در عائلہ خود مبغوض) اور اپنے کنبے والے اُس سے بغض رکھتے ہیں ۔ [5] (اَقران) اپنے جیسے دوسرے ۔ [6] (بلکہ در ..... تولید مینماید) بلکہ اپنی نسل میں بدبختیاں وراثت میں چھوڑ جاتا ہے

مے نماید - مثلِ آنکہ اولادِ شاربِ خمر، اغلب بلید[1] و کُند ذہن متولد شدہ، مبتلا بہ صرع[2] یا اِستحالاتِ[3] دیگر، از قبیل اِعوجاج پاہا[4]، لالی[5]، و لبِ[6] شکری شدہ، و اغلب در طفولیتِ اوّلیہ با تشنجاتِ[7] بہ ہلاکت مے رسند - در سببِ جنون، در دیوانگان، اغلب دیدہ مے شود، یا خود معتاد بہ شُرب بودہ، و یا از پدرِ الکُلی مُتولّد شدہ - کاملاً باید معتقد بود، و با این عقیدہ اطمینان داشت کہ اگر بشر برائے خود، این سمِّ مہلک را، کشف نکردہ، و از حالِ این کیف بے خبر بود، امروز اوضاعِ زندگانی و عالمِ بشریت طورِ دیگر، و بہ سرمنزلِ سعادت نزدیک تر بود، زیرا فکرِ روشن سالم

[1] (بلید) کوڑ مغز +

[2] (صرع) مرگی + [3] (استحالات) استحالہ کی جمع ایک حال سے دوسرے حال میں تبدیلی +

[4] (اعوجاج پاہا) پاؤں کی کجی + [5] (لالی) گونگاپن +

[6] (لبِ شکری) بیماری جس سے ہونٹ لٹک جاتے ہیں +

[7] (تشنجات) تشنج کی جمع ہاتھ پاؤں کا مڑ تُڑ جانا +

بشر است کہ با ہدایتِ انوارِ ربّانی، بایداو را بہ سعادتِ دارین برساند، و ہیہات کہ بدنِ مسموم و فکرِ مسموم مقدماتے را ترتیب دہد کہ نتیجۂ آں سعادت باشد ۔

مہدی بقراط الحکما

شاہزادۂ ہند

یکے از شاہزادگانِ ہند، طمع در ملکِ پدر بستہ و بہ انتظارِ مرگِ او نشستہ، و چناں سودائے تخت و تاج، بہ مزاجش مستولی شدہ بود، کہ ہمہ شب خوابِ پادشاہی دیدے و ہمہ روز نقشۂ فرماں روائی کشیدے ۔ و خزینہ را کہ بخراجِ ملک انباشتہ بود، صندوقِ پدر انگاشتے و حسب الارث متعلق بخود پنداشتے

لہ (ہیہات) مقام افسوس ہوگا ۔ لہ (مستولی شدہ بود) غالب آگیا تھا

لہ (انباشتہ بود) بھرا ہوا تھا ۔ لہ (صندوق پدر انگاشتے) اپنے باپ کی ذاتی جائداد تصور کرتا تھا ۔ لہ (حسب الارث متعلق بخود پنداشتے) وراثتاً اپنا حق سمجھتا تھا ۔

منتظر کہ پدرش بمیرد، تا او آں مال را برگیرد ؎

اگر ملِک چو شبانؑ است مُلک را این چیست
کہ خونِ خویش بریزند خلق بر سرِ مُلک؟
بسا پدر کہ بکندہ است دیدۂ فرزند
بسا پسر کہ پدر کشتہ بہرِ افسرِؑ مُلک
بزیرِ سُمِّ ستوراں کنند مُلک خراب
کہ تا کنند فلاں را سوار بر خرِ مُلک
زہے سعادتِ آں ملتے کہ زایل کرد
بدستِ خویش چنیں رنجہا زپیکرِ مُلک

بارے ایں راز را با معتمدے درمیان نہاد، و او را بہ کتمانِؑ سِرّ سوگند داد، و گفت چوں بر تختِ پدر نشینم و تاجِ شاہی را بہ سر نہم، ترا برگزینمؑ و وزارت دہم، و آنگاہ کار ہا را بتو واگزار سازم، و خود بہ کنار روم، و بساطِ نشاط بہ گسترم و بقیت عمر را بہ مصرفِ شادی رسانم و بہ عیش و نوش

۱؎ (شبان) چرواہا - گڈریا ۔ ۲؎ (افسر) تاج ۔
۳؎ (کتمانِ سِرّ) راز کو پوشیدہ رکھنے کے لئے ۔
۴؎ (ترا برگزینم) تجھے اعلےٰ درجہ پر پہنچادونگا ۔

بگذرانم ، چنانکه صبوحم[1] بہ غبوق پیوندد ، و
بانگِ[2] چنگم از عیّوق در گذرد ، بہ مصداق ؎

با سبہ چشماں نشیں دوُرِ قدح را داد دہ
پیش ازانے کِت دہد گردوں ز دؤرِ خویش داد
عیش کن ، خوش باش ، خوش زی ، بادہ نوش و سادہ[3] بوس
شاد باش ، اندوہ مخور ، اکنوں کہ پرداخت پدر
مال ، مالِ تست ، اگر خواہی بہ بخشش یا خوری
دہ بہ بادش پیش ازانے کِت دہد گردوں بہ باد
دوستاں را سر فرازد و دشمناں را سر بکوب
پادشاہی را ندارم حاصلے جز ایں دو یاد

اے فلاں ! پدرم برآں[4] بود کہ ہمی مال فراہم کند
د برہم[5] نہد ، و خراج و گزیت[6] بستاند ، نہ بخورد
و نہ بخوراند ، و از بامداد تا شبانگاہ بکارِ کشور
و سپاہ مشغول باشد ، و من بر آنم کہ او

---

[1] (صبوحم بہ غبوق پیوندد) صبوح - شراب صبح کے وقت پینے کی غبوق شراب رات کو پینے کی - یعنی صبح سے لیکر رات تک شراب پیتا رہونگا +

[2] (بانگِ .... در گذرد) میرے باجہ کی آواز عیوق ستارے سے پرے گذر جائے +

[3] (سادہ) بے ریش لڑکا + [4] (برآں بود) اسکا یہ شیوہ تھا +

[5] (برہم نہد) جمع کرے + [6] (گزیت) ٹیکس +

پاسبانِ دفینه است نه مالکِ خزینه، و گرد[1] کردنِ سیم و زر کارِ مردمِ سوداگر است، که همواره سختی کشند و هیچگاه[2] طعمِ راحت نه چشند، و پاره پاره برهم دوزند تا مُشتے سیم بیندوزند، و گاه و بیگاه بشمرند تا روزے که بگذارند[3] و بگذرند ۔

اما من چوں به پادشاهی برسم ایں خزانه را تهی کنم، و بمانند آزادگاں دستِ بخشش باز کنم و لهو و لعب آغاز نمایم، و پیش از آں که بمیرم، کامِ[4] خود را از دنیا بگیرم که گفته اند ـ

کام از جهاں بگیر چو کارت بکام شد
فرماں بده به بخت چو بختت غلام شد
مے نوش و حادثاتِ جهاں را به هیچ گیر
برقے است عمر، تا که[5] به بینی، تمام شد

مخاطب آں شاهزادهٔ جواں که مردے آزاده و کارداں بود، گفت اے امیر زینهار! ایں

---

[1] (گرد کردن) جمع کرنا ۔ [2] (و ہیچگاہ ... نہ چشند) اور آرام کا مزہ کبھی نہیں چکھتے ۔
[3] (بگذارند و بگذرند) چھوڑ کے چلے جائیں ۔
[4] (کام خود را از دنیا بگیرم) دنیا سے اپنی دلی آرزوئیں پوری کر لوں ۔
[5] (تا کہ ... تمام شد) تیرے دیکھتے ہی عمر تمام ہو جاتی ہے ۔

سخنان بگذار و این خیالِ ناگوار از سر بدر کن، که مُلک داری کارے است دشوار و پُر زحمت و محتاج به تدبیر و تجربت، پادشاه را عقل باید تا بر او گرد آیند و عدل تا در سایه اش بیاسایند، خزانهٔ معمور که مایهٔ امید بود، و لشکرے[1] موفور که مورثِ[2] بیم شود، و اینکه بینی پادشاه از همه بیش است، غم او نیز بیش است ؎

تو خود به رنجی ازاں کاندریں جہانِ فراخ
چہار تن را بایدت کفالت کرد
چساں برنج نباشد کسے کہ حضرتِ حق
رفاہِ مملکتے را بدو حوالت کرد

وظیفهٔ پادشاهی، نظر در احوالِ رعیّت است و سپاهی، نه اشتغال به منہیات[3] و ملاہی، و چون مَلِک با زنان و مطربان آمیزد، از ہر گوشهٔ مملکت فتنهٔ بر خیزد، و مردم پا از حدودِ خود

[1] (لشکرے موفور) بہت زیادہ لشکر ۔

[2] (کہ مورثِ بیم شود) جو دل میں خوف پیدا کردے ۔

[3] (منہیات و ملاہی) ممنوع چیزیں اور ناجائز کھیل تماشے ۔

فراز گذارند، و زبردستاں زیردستاں را بیازارند و چوں جور و ستم فراواں شود، ارتفاع[1] ولایت را نقصان رسد، و ملک ویران گردد، و سپاہی فرماں نبرد، دشمن فرصت را غنیمت شمرد، و از ہر سو حملہ برد، و معلوم است کہ کار نبرد را مرد باید، و از مطرب و زن مردی نیاید ؎

پگاہِ[2] صلح زر از لشکری دریغ مدار
کہ تا دریغ ندارد بروزِ[3] معرکہ جاں
ز مردانِ نبرد آزمودہ، کار[4] آید
بروبروے عدو، نے ز مطربان و زناں

ایں سخناں، موافق مزاج آں شاہزادۂ جوان نیامد، کہ تند خوے بود و ستیزہ جوے و آں ناصحِ مشفق را براند، و بر عقیدۂ خود بماند، تا آنکہ روزگارِ[5] پدرش سپری شد، و امورِ لشکر و کشور بروے مقرر گشت +

---

[1] (ارتفاع) ترقی + [2] (پگاہ صلح) امن کے زمانہ میں +
[3] (بروز معرکہ) جنگ کے ایام میں + [4] (کار آید) کام نکلتا ہے +
[5] روزگار پدرش سپری شد، اسکے باپ کا عہد گزر گیا یعنی وہ مرگیا +

پس چنانکه گفتہ بود ، چشمِ انصاف بہ بست
و دستِ اسراف بکشاد ، و اندوختۂ پدر را
باندک وقتے بباد داد ، ناکساں در امورِ مملکت
دخالت کردند ، و مدعیاں از گوشہ و کنار سر
بر آوردند ، و دہقانِ ستم دیدہ متواری[1]
شد ، و رعیت فراری گشت ، و مرسوم[2] لشکری
بہ ہنگام نرسید ، و سپاہ پراگندہ گردید ، و کسے را
بارائے سؤال ، و جرأت مقال نبود ؎

بخت بر گردد ازاں قوم کہ کس نتواند
آنچہ مے بیند و مے داند تقریر کند
ملک داری نبود جز غمِ مردم خوردن
کار را بخت جوان و خرد پیر کند

بانجام[3] ، ستم دیدگاں گرد آمدند ، گروہے انبود
فراہم کردند و بیعتش[4] بشکستند و بہ دشمنش
پیوستند ، وقتے مطلع شد کہ کار از کار گذشتہ
و تیر از شست جستہ بود ، پس مجبوراً

---

[1] (متواری شد) روپوش ہو گیا ۔ [2] (مرسوم لشکری بہ ہنگام نرسید) فوج کے تنخواہ وقت پر نہ ملی ۔ [3] (بانجام) آخرکار ۔
[4] (بیعتش بشکستند) اُسکی تابعداری کا عہد توڑ ڈالا ۔

سر بہ بیاباں نہاد، و آں گنجِ شایگاں را بہ رایگاں از دست بداد، کہ گفتہ اند، ہرچہ بے سعی و کوشش بدست آری، باسانی فرو گذاری، و ہرچہ در تحصیلش جاں کندی دل در آں بندی ؎

واں پیش کہ ایں[۱] خاک شود از من و تو
آغشتہ[۲] شدہ بخونِ صد چوں تو و من
گر قدر ندانیم مر او را من و تو
دیں ابلہگانِ زشتِ بد چوں تو و من
ایں خود بود از جہل و فساد من و تو
دیں ہموطنانِ بے خرد چوں تو و من

روزے ہماں مردِ خیر خواہش در حیدرآباد دکن در صحبتِ جمعے از ہنود بدید، با ظاہرے پژمردہ و خاطرے افسردہ، و قیافۂ حاکی[۳] از سختی، و تنگدستی، پس بدستی[۴] چندش

---

۱ (ایں خاک شود از من و تو) یہ ملک میرے اور تیرے تصرف میں آنے سے پہلے (آغشتہ شدہ ... تو و من) اتنی بار میرے جیسے سیکڑوں کے خون سے لتھڑا پڑا ہے۔ ۳ (حاکی) حکایت کنندہ
۴ (بدستی چندش شاد کرد) اس نے واقعاً اس کو تھوڑی دیر تک خوش کیا۔

شاد کرد و ایں قطعہ را انشا[1] نمود :-

مُلکیت خدا دادہ بچنگ آمدہ آساں
از دست بدادی تو بآسانش از نسیاں
گفتم کہ میازار دِل مردم درویش
مگذار کہ در ملک شود ظلم فراواں
دیدی کہ چو شد حوصلۂ مردم لبریز
مجبور شدی تا کہ نہی سر بہ بیاباں

سید حسن طبسی

ذرّہ و خورشید

یکے از علومے کہ در ایں عصر فوق العادۃ[2] بتکمیل شدہ، علم نجوم است۔ در یک قرن قبل ازیں، بین راصدین[3] جدید، پیش ازیں مسلّم نبودہ، کہ آفتاب مرکز عالم ماست چندیں کرّہ کوچک و بزرگ دور او در حرکت اند،

---

[1] (انشا) اُسے لکھ دیا ۔ [2] (فوق العادۃ) غیر معمولی طور پر ۔

[3] (راصدین) راصد کی جمع منجم یعنی ستارہ شناس ۔

که زمینِ ما در مرتبهٔ سوم و چهارم واقع است،
و بعضے ازیں کرّات دارائے یک یا چند قمر اند،
که هر قمرے دورِ کرّهٔ مطبوعهٔ خود، مثلِ خودِ
آں کرّه دور شمس، در گردش است۔ لاکن
امروز به برکتِ آلاتِ قویّهٔ رصدی، از قبیل
دور بین هائے بزرگ، و آلاتِ[1] تجزیهٔ نور
وغیره معتقد شده اند که درین عالمِ بزرگ،
ایں دستگاهِ[2] شمسئ ما، با تمامِ کرّاتِ تابع و
اقمار آنها به منزلهٔ قطره ایست از دریائے بیکران
و هزار ها بلکه ملیون[3] ها شموس موجود است که
بعضے از آنها بمراتبِ[4] بزرگتر ازیں شمس ما مے
باشند۔

ازاں جمله ستارهٔ که آں را انتارس گویند،
موافقِ ارصادِ[5] امریکائی ها، قطرش ۴۸۰ برابر قطر
شمس ما تعیین شده، که بنا بر ایں حجمش یک

[1] (آلات تجزیۂ نور) روشنی کے اجزا کو علیحدہ علیحدہ کرنے والے اوزار۔
[2] (دستگاہ شمسی) نظام شمسی۔ [3] (ملیون) انگریزی لفظ ہے جس کا معنی دس لاکھ یعنی بے شمار۔ [4] (بمراتب) کئی گنا۔ بدرجہا۔
[5] (ارصاد) رصد کی جمع۔ ستارہ بینی

ملیون و سیزدہ برابر حجم این شمس خواہد بود ، درصورتیکہ این ستارہ ، جز یک نقطۂ کوچک نورانی نیست کہ بہ نظر ما خیلے خرد و مختصر مے آید ۔

ہر یک از این شمسہا دارای یک منظومۂ[1] معین است ، مشتمل بر کرات و اقمار ، و شاید ہمان طور کہ شمس ما با تمام دستگاہش[2] ، دور نقطۂ دیگرے مے چرخد ، آن شموس ہم بہمین طور ، گرد نقطہ ہاے دیگر چرخ مے زنند ۔

کہکشان کہ بمنزلۂ کمربند پہن[3] است از برای آسمان ، و در شب ہاے تابستان[4] دیدہ مے شود کہ از نواحی قطب شمال تا جنوب کشیدہ شدہ ، چیز دیگرے نیست جز ستارگان بسیار و کواکب سحابی کہ بحالت انتشار اند[5] ، و بہمین جہت آنجا از سایر مواضع[6] آسمان سفید تر دیدہ مے شود ، آنچہ منجمین تخمین کردہ اند این کہکشان

---

[1] (منظومۂ معین) مقررہ نظام ۔ [2] (دستگاہ) ستارہ ہاے متعلقہ ۔
[3] (پہن) چوڑا ۔ عریض ۔ [4] (تابستان) گرمی کا موسم ۔ [5] (کواکب سحابی ... اند) بادلونکے سے ستارے جو بکھرے ہوئے ہیں ۔ [6] (سایر مواضع) تمام دوسرے مقامات ۔

مشتمل بر یک ملیارد[1] و نیم شموس است ، که
شمس ماهم یکے از آنها است ، و باز هر یک
از آنها هم دارائے سیارات و اقمارے هست
که دورِ آں مے گردند۔ قطرِ کهکشان را به
صد هزار سالِ نور تخمین کرده اند ، درصورتیکه
نور در هر ثانیه سه صد هزار کیلومتر[2] مسافت
مے پیماید +

باز امریکائیاں ، بتوسطِ دور بین هائے
جدیدُ الاختراع[3] خود ، در موقعِ دو قطب همیں
کهکشان ، کهکشان هائے دیگر کشف کرده اند ،
که هر کدام از آنها یک عالمیست مثلِ عالمِ
ما و کهکشانِ ما ، مشتمل بر ملیارد ها شموس که
حدساً[3] باید آنها هم مرکزِ منظوم هائے شمسی واقع
شده باشند +

نظر بر آنکه هر چه دور بین ها قوی تر مے
شود ، عوالمِ تازه در اعماقِ آسمان پیدا مے

---

[1] (ملیارد) انگریزی لفظ ہے جس کے معنی ہزار بلیون ہے یعنی بے حساب +
[2] (کیلومیٹر) فرانسیسی پیمانۂ مسافت ہے جو مساوی ہے ۵/۸ میل کے + [3]
جدید الاختراع (نو ایجاد) [3] (حدساً) قیاساً +

شود نمے تواں باور کرد کہ تمام ایں چہ بشر کشف کردہ نسبت[1] بہ مجموع عالم اکبر خالی از اہمیت و مثلِ نسبتِ قطرہ بہ دریاے بیکران باشد۔

اینجا است کہ چشمِ عقل تاریک مے شود و وہم از تصور عاجز مے گردد، و شخص خود را در دریاے حیرت غوطہ ور مے بیند، و بہ[2] عظمتِ صانعِ عالمِ فوقِ مدرکِ عقل و مشعرِ وہم اذعان مے کند۔

بر گردیم بعالمِ خودِ مان، و در ہمیں اجسامِ خود مختصر تامل کنیم، ایں ہا ہم منقسم بہ قسمتہا[3] بسیار خرد مے شوند، کہ ایں ہا را اتوم[4] (ذرہ) مے گویند، بطوریکہ در یک دانۂ ارزن[5] ملیاردہا اتوم پیدا مے شود۔

ولیکن بحث ہاۓ علمی ثابت کردہ است،

---

[1] (نسبت ... اکبر) اس بے انتہا کائنات کے مقابلہ میں۔ [2] (بہ عظمتِ صانعِ عالمِ فوقِ مدرکِ عقل و مشعرِ وہم اذعان میکند) عقل بیناسے بالاتر کائنات کے موجد اور وہم کو آگاہ کرنے والے کی عظمت کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ [3] (قسمتہا) حصے۔
[4] (اتوم) انگریزی ایٹم سے فارسی کیا ہے۔ [5] (ارزن) کنگنی۔

که خودِ این اتوم ها بسیط[1] نیستند، بلکه هر یک
مرکب است از یک هستهٔ[2] وسط و چندین
الکترون[3] منفی که آن الکترون ها دورِ آن هسته
چرخ می زنند، و علمِ انسانی همان طور که
در طرفِ[4] بالا قاصر و به یک حد واقف
بود، در طرفِ[5] پایین هم هنوز در صنعت ذرهٔ
کاملاً پی نبرده ؎

دلِ هر ذره که بشگافی
آفتابیش در میان بینی

سید حسن طبسی

نویسندگی

صنعتِ نویسندگی[6] یکی از صنایعِ مفیدهٔ مهمه
است، بلکه مفید ترین و مهم ترین صناعات

---

[1] بسیط = مفرد ۞ [2] هسته = [illegible] ۞ [3] [illegible] الکترون،
انگریزی سے فارسی بنایا [illegible] ۞ [4] طرف بالا = [illegible] ۞
[5] طرف پایین [illegible] ۞ [6] نویسندگی = [illegible] ۞

بشری است، چہ انسان مے تواند بواسطۂ[1] ایں
صنعت، حوادثے کہ در عمر خود دیدہ است،
برائے استفادۂ آیندگاں حفظ[2] کند، یعنی برائے
حوادثِ عالم، کہ در ظرفِ[3] خارج، سیال[4] و
تدریجی الحصول اند، یک ظرفِ[5] ثابتے تہیہ
نماید، تا آنچہ بطورِ تعاقب[6] و توالی در ایں
عالمِ وجود پیدا کردہ، در آں ظرف مجتمع و
ثابت[7] شود، و آیندگاں را از حالات و حوادثِ
متقدمۂ عصر ہائے گزشتہ اطلاع حاصل شود،
و موجبِ مزید خبرت[8] و بصیرت آنہا گردد۔
و نیز مے تواند، بدیں وسیلہ، افکارِ خود را،
یعنی مقدماتے کہ او را بہ نتیجۂ معینہ رسانیدہ اند،
بہ ہماں ترتیبے کہ در ذہنِ او مرتب و منتج
گردیدہ، بدیگراں بفہماند، و آنہا را نیز بہ قبولِ

---

۱ (بواسطہ) بوسیلہ ۔ ۲ (حفظ کند) محفوظ کند یعنی قلمبند کرے ۔ ۳ (در ظرف خارج) یعنی قیدِ تحریر سے آزاد ہیں ۔ ۴ (سیال و تدریجی الحصول) یاد سے نکل جانے والے اور بتدریج حاصل ہونے والے ۔ ۵ (یکظرف ثابتے تہیہ نماید) مستقل جگہ یعنی دایرۂ تحریر میں لے آئے ۔ ۶ (تعاقب و توالی) یکے بعد دیگرے اور پے در پے ۔ ۷ (ثابت شود) قایم ہو جائے ۔ ۸ (خبرت) آگاہی ۔

آں نتیجہ، کہ خودش، [1] بر حسب آں مقدمات، قبول کردہ است، اقناع و الزام کند۔

و نیز مے تواند، بوسیلۂ مقدمات مرتبہ، حساساتے در قلوب خوانندگاں، از قبیل خشم و غضب، یا تحمل و بردباری، یا صبر و شکیبائی، یا خجلت و انفعال وغیرہا ایجاد [2] کند، و بہر طرفے کہ مے خواہد آناں را متوجہ دارد۔

نویسندگی را، نظر بآنکہ، دارائے اقسام مختلفہ است، نمے شود بیک تعریف جامعے معرفی کرد، زیراکہ نوشتن فرع سخن گفتن است، و ہماں تقسیماتے کہ در سخن مے آید، در نوشتن ہم مے باید۔ لیکن مے تواں اصولاً نویسندگی را بہ چہار قسم عمدہ [3] تقسیم کرد۔

۱۔ خطابہ۔ یعنی نوشتن چیز ہائیکہ در محافل [4] عمومی بآنہا نطق [5] مے شود۔ از قبیل نطق

---

[1] اقناع و الزام، قبول و منظور کرانا۔

[2] ایجاد کند، پیدا کرے۔ [3] عمدہ، بڑی بڑی۔

[4] محافل عمومی، پبلک جلسے۔ [5] نطق، لکچر، تقریر۔

وُعّاظ[1] در منبر، نطقِ سیاسیٔ وکیل[2] یا وزیر در پارلیمان[3] یا محافلِ سیاسی، نطقِ علمی در کنفرانسہا[4]، نطقِ حقوقیٔ وکیل یا مدعی العموم[5] در محاکمِ عدلیہ[6] و ہمچنیں ٭

۲- نوشتنِ مسائلِ علمی، مثلِ کتاب ہائے کہ در علومِ مختلفہ، از قبیلِ حکمت، کلام، طب، صرف و نحو، وغیرہا تالیف مے شود٭

۳- نوشتنِ قضایا[7] و حوادثے کہ واقعاً یا فرضاً اتفاق افتادہ، از قبیلِ تاریخ و افسانہ نویسی ٭

۴- مراسلات، یعنی مکاتیبے کہ بین اشخاص در موضوعاتِ مختلفہ ردّ و بدل مے شود، و احکام و فرامین و ہرچہ از ایں قبیل باشد ٭

باز ہر یک از ایں چہار فن عمدۂ نویسندگی

---

[1] (وُعّاظ) واعظ کی جمع ٭ [2] (وکیل، نمایندہ- پارلیمنٹ کا ممبر ٭ [3] (پارلیمان) انگریزی پارلیمنٹ سے فارسی بنایا ہے ٭ [4] (کنفرانسہا) انگریزی کانفرنس سے فارسی بنایا ہے ٭ [5] (مدعی العموم) پبلک پراسیکیوٹر- سرکاری وکیل ٭ [6] (محاکم عدلیہ) عدالتوں کے اجلاسوں میں ٭ [7] (قضایا) قضیہ کی جمع- واقعات- قصے ٭

متشعب به شعب مختلفه مے شود ، چناں که مراسلات منقسم مے شود به اخوانیات[1] ، فرامین و احکام و دستور العمل ها ، عرایض و اینها[2] ، وقایع و نحو ها[3] ، و هر یک از این اقسام ، دارائے شرایط ، و فرایضے و محسنات و تکملاتے است ، که فرا گرفتن آنها در نهایتِ اشکال و صعوبت است - و کمتر یافت شده است کسیکه در تمامِ اقسامِ نویسندگی مُبرزِ[4] کامل باشد ، بلکه هر کسے در یک نوعے معروف شده ، و از خود آثارِ قابلِ[5] حفظ بیادگار گذاشته ۔

بطور کلی ، کسانے که مے خواهند نویسنده باشند ، در سه مقام باید رعایت شرایط و آداب لازمه بکنند :-

۱- در وقتیکه در ذهنِ خود ، معانی را که

---

[1] (اخوانیات ، اقارب و احباب کے مکتوبات ۔
[2] (و اینها ، وغیرہ ۔ [3] (نحو ہا ، اسی قسم کے دوسرے ۔
[4] (مُبرز ، کامل قابلیت ظاہر کرنے والا ۔ [5] (قابلِ حفظ ، محفوظ رکھنے کے لائق ۔

خواہند نوشت، حاضر مے کنند، باید آں معانی را بہ نحوے انتخاب کنند کہ بہ موضوع مرتبط باشد، و در اثباتِ مقصود مؤثر، و از معانی کہ باآں موضوع مربوط نیست، یا ربطش مبہم و غیر واضح است، یا بہ غرض اطالہ مے کنند، یا علی[1] الاقل در اثباتِ مقصود بہ ہیچ وجہ مؤثر نیست، احتراز کنند۔

مثلاً در خطابۂ سیاسی، باز دید[2] اعماقِ جنگل، و غرس[3] و پیوندِ اشجار، و دریدن رستم شکم سہراب را با خنجر، و چگونگیٔ[4] ثبتِ اشیا در لوحِ محفوظ، و امثال ایں معانی، لازم نیست، ہرچند[5] با تکلف و تخیل، بشود اینہا را بہ مقصود مرتبط کرد۔

---

[1] (علی الاقل) کم از کم۔ [2] (باز دید اعماق جنگل) جنگل کی وسعت کا معاینہ۔ [3] (غرس) درخت لگانا۔ [4] (چگونگیٔ ثبت اشیا...) لوح محفوظ پر اشیا کی تحریر کا انداز۔ [5] (ہرچند با تکلف...) ان کو خواہ کتنے ہی تکلف و تکلیف کے بعد مدعا کے ساتھ مربوط کیوں نہ کیا جائے۔

۲- در مقامِ ترتیب دادنِ آں معانی که پیدا شده و باید در ضمنِ بیان آورده شود، رعایتِ رتبه و درجهٔ هریک لازم است، تا آنکه در جاے خود واقع شود، نه آنکه آنچه باید در آخر واقع شود، به وسط یا اول افتد؛ و در اینجا یک ذوقِ مخصوصِ فطری لازم است، تا جاے معانی را تمیز دهد و بفهمد از کجا باید شروع کرد، و بچه باید ختم نمود؛ و اگر این نباشد، تتبّع زیاد در نوشتهٔ دیگراں و شاگردی پیش کسانے که این ذوق را دارا بند لازم است.

۳- سبک[1] و اسلوبِ بیانِ این معانیِ انتخاب شده و مرتب شده در ذهن، یعنی انتخابِ الفاظ و ترکیباتِ خوب، و گذاشتنِ هر لفظے در جاے خود، و آوردنِ هر ترکیبے را چنانکه باید، و اعتیادِ طریقهٔ از طرائق اِفهام، که بآں مقام الیق[2] و انسب است و بالآخره رعایتِ مقتضاے حال، و اتخاذ زینت

---

[1] سبک = اسلوبِ بیان، طرزِ ادا، بیان [2] الیق و انسب = بایسته‌ترین

دادنِ کلام بہ محسّناتِ[۱] بدیعی، نہ بقدرے کہ رائحۂ[۲] تکلف و تصنع ازاں استشمام[۳] شود، و دریں مرتبہ اہم، پس از ممارستِ[۴] علومِ ادبی، و شناختنِ معانیٔ الفاظ، و مفادِ ترکیبات، و چگونگیٔ دلالات، بازیک ذوق و ہوشِ فطری لازم است، کہ در مصادیقِ[۵] کلیات اشتباہ نکند، و از رعایتِ مقتضائے حال خارج نشود ٭

مردم در ترتیب و اسلوبے کہ اختیار مے کنند مختلف المذاق اند، بہ نحوے کہ ہر نویسندہ یک اسلوب مخصوص دارد، غیر از اسلوب دیگراں، چنانکہ در شعر نثر ہر شاعرے سبکے مخصوص دارد، و لکن بطورِ کلی مے تواں گفت کہ در نثر سہ اسلوب عمدہ موجود است:-

۱- سادہ نویسی:- یعنی اختیارِ الفاظ و ترکیباتے کہ عامہ باآں مانوس اند، و در

---

[۱] (محسّنات بدیعی) یعنی وہ لفظی اور معنوی خوبیاں جو فن بدیع میں بیان کی گئی ہیں

[۲] (رائحہ) خوشبو ٭ [۳] (استشمام) سونگھنا ٭

[۴] (ممارست) مشق بہم ٭ [۵] (مصادیق کلیات) اصول کی صحت ٭

نزدِ خاصہ ہم مقبول است، و بہ عبارتِ اُخروی :- سعی در اینکہ ہماں طور بنویسند کہ سخن مے گویند، با احتراز از آنچہ مخصوصِ عوام الناس است و خاصہ نمے نویسند، یا مخصوص بہ خواص است و عامہ نمے فہمند و نمے پسندند +

۲- اسلوبِ معتدل :- کہ بہترین و عالی ترین معانی را، در نیکو ترین قوالب ریختہ، و با بہترین ترکیبات مُرتب نمودہ، خوانندۂ خود را بہر نحوے کہ مے خواہند متاثر مے کنند، و در حقیقت، روح اُو را مسخّر و مطیع خود مے نمایند، و ایں اسلوب نہ چنان است کہ بہ اختیار نویسندہ باشد، و در ہر موضوعے کہ بخواہد بنوانند، بلکہ گاہے برائے بعضے از نویسندگاں پیش مے آید و یک قسمتِ مختصر از آنچہ نوشتہ اند عالی مے شود +

از آنچہ بطورِ کلی در باب نویسندگی نوشتیم، معلوم مے شود کہ نثر نوشتن درجہ درجہ از

اشکال و صعوبت است، و بہ ہمیں جہت
است کہ گفتہ اند؛ در ہر ملتے اول شعر پیدا
مے شود، و پس از مدتہا کہ شعر رواج گرفت،
و زبان را تلطیف کرد، آں وقت نثر پا بہ
عرصۂ بروز و ظہور مے گذارد، و با تمدن قدم
بقدم پیش مے رود، و ہر دو باہم بمنزلِ
مقصود، یعنی بہ کمالِ مطلق، کہ متوجہ[1] آنند،
مے رسند۔

اینکہ مے گویند نثر از شعر متاخر است،
مقصود در مقام نوشتن است، و اما در مقام
تلفظ، بدیہی است کہ نثر مقدم است،
و قرن ہا باید تا ملتے ذوقِ موسیقی پیدا کند،
یعنی از توازن و تناسب اصوات لذت ببرد،
و آنگاہ در سخنانِ خود نیز ایں تناسب و
توازن را بیاورد، یعنی شعر بگوید۔

آقا اسمعیل نساج

[1] (کہ متوجہ آنند) جس کی طرف وہ جا رہے ہیں۔

عزم و اراده

خواستن و کردن، یعنی اراده و عمل، اوّل[1] شرطِ ضروری حیات مے باشد، اہمیّت ایں دو قوۂ عاملہ[2]، در عالمِ حیات، بدرجۂ مہم و قابلِ ملاحظه ایست که حتّٰی در حیاتِ حیوانی ہم مے تواں گفت بروز و ظہورِ کلّی دارد، منتہا برخلافِ آنچه در نزدِ حیوانات مشاہده مے شود، انسان باید حقیقتِ معنائے خواستن را درک نموده، بکند آنچه را که مے داند و مے فہمد که باید بکند۔

انسان باید ہمیشه و در ہر حال تکلیف[3] خود را بجا آورده، بہ ہیچ وجه از انجامِ وظایف[4] و تکالیفے که خود را عہده دار[5] آں مے داند، قصور[6] نه ورزد۔

---

[1] (اوّل شرطِ ضروری حیات مے باشد) زندگی کی پہلی ضروری شرط ہے۔
[2] (قوۂ عاملہ) کام کی طاقت۔ [3] (تکلیف) فرض، ڈیوٹی۔
[4] (وظایف و تکالیف) فرائض و ذمہ داریاں۔ [5] (عہده دار) ذمہ دار۔ [6] (قصور نه ورزد) کوتاہی نہ کرے۔

انسان باید دارای عقلِ سلیمے باشد، که به
هدایت و راه نمائی آں، بتواند با عزم راسخ
و ارادهٔ متین، بر دشمن جهل غالب آمده،
مالکِ نفس و وجودِ خود گردد ٭

انسان جوانے که مے خواهد بارِ سنگین حیات
را بدوشِ خود کشیده، مسئولیت[1] آں را عهده دار
گردد، باید عنانِ نفس سرکش را، مقتدرانه
در دست گرفته، مملکتِ وجود را تسخیر نموده،
ریاست[2] مطلقهٔ آں را تسلیم سلطانِ عقل نماید
و کلیهٔ قوای مادی[3] و معنوی خود را در تحت
نظر و اوامر او بکار[4] اندازد ٭

در ایں صورت مے تواں گفت، که یک
چنیں شخصے، سررشتهٔ سعادت و نیک بختی
خود را، خود در دست دارد، و عوامل[5] و قوائے
خارجی را در زندگانی او تا درجهٔ نفوذ و اثرے
نیست ٭

---

۱ (مسئولیت) جوابدہی ٭ ۲ (ریاست) سرکردگی۔ حکومت ٭
۳ (مادی و معنوی) جسمانی و روحانی ٭ ۴ (بکار اندازد) چلائے ٭
۵ (عوامل) عامل کی جمع۔ کارندے۔ تحریکات و ترغیبات ٭

تحصیلِ[1] موفقیت در چنیں امرِ مہمے ، اگرچہ ،
با موانع و مشکلاتے کہ قہراً پیش[2] مے آید ، کارے
بس صعب و دشوار است ، ولے بہ تجربہ
ثابت گردیدہ ، کہ با عزمِ راسخ و ارادۂ متین
وسعی و عمل ، مے تواں ، بہ رفعِ موانع و مشکلات
موفق آمدہ ، شاہدِ مقصود را در آغوش کشید +

با ایں اسلحۂ قوی ، یعنی عزم و ارادہ و
سعی و عمل ، مے تواں ، حتےٰ در مقابلہ ، باسخت
ترین تحریکاتِ نفسانی و تمایلاتِ[3] غیر عاقلانہ
و ہوس ہائے پستِ جاہلانہ ہم بآسانی تمام ،
موفقیت حاصل کرد ، ہماں قسم کہ انسان باعزم
و با ارادہ کہ فرمانفرمائے بر نفس باشد ، مے تواند ،
در مقابلِ ہر پیش آمدے ، مقاومت ورزیدہ ،
ہوس ہائے پست و احساساتِ جاہلانہ را زیرِ[4]
پا گذاردہ بہ حلِ معضلات[5] و رفعِ موانع و مشکلات

---

[1] (تحصیلِ موفقیت) توفیق کا حاصل کرنا +

[2] (قہراً پیش مے آید) مجبوری سے پیش آتے ہیں +

[3] (تمایلاتِ غیر عاقلانہ) بیوقوفانہ میلان + [4] (زیرپا گذاردہ)
ٹھکرا کر + [5] (معضلات) مشکلات - پیچیدگیاں +

موفق آمده و بالآخرہ فرمان فرمائے عقل را در وجودِ خود مسلم سازد، اشخاص ضعیف النفس بلا ارادہ کہ بدون ہیچ گونہ مقاومت و پافشاری[1] تسلیمِ پست ترین ہوس ہائے نفسانی و اعمال غیر عاقلانہ مے گردند، در تصادفِ مختصر پیش آمد ہائے سوءِ غیر منتظرہ[2]، غالباً دست و پائے خود را گم کردہ[3]، عاجز و زبون مے شوند ✣

حکیمے مے گوید: "اگر مے خواہی عالم را تسخیر نمائی خود مسخرِ عقل شو" یعنی لیاقت راہ نمائی دیگراں را نخواہی داشت مگر آنکہ با عزمِ راسخ عنانِ نفس را در دست گرفتہ، در ہر کار عقلِ سلیم را ہادی و رہنمائے خود قرار دہی" ✣

حکیم دیگرے مے گوید: "سعادتِ حیات مخصوص کسے است[4] کہ با ہر نوع فدا کاری[5] کہ باشد،

---

[1] پافشاری، استقلال۔ دلیرانہ مقابلہ ✣ [2] (در تصادفِ مختصر پیش آمد ہائے سوءِ غیر منتظرہ) چھوٹے سے ناگوار اتفاقی واقع کے مقابل میں ✣
[3] (دست و پائے خود را گم کردہ) گھبرا کر، بدحواس ہو کر ✣
[4] (سعادت حیات . . . کسے است کہ) زندگی کی کامیابی اسکا حصہ ہے جو۔
[5] (ہر نوع فدا کاری) ہر قسم کی قربانی ✣

نفس را مغلوب ساخته، خود تسلیم عقل گردد[1]
یعنی هر انسانے که در دورِ جوانی و شباب بر
نفس غالب آمده، از کیفیّات و لذائذِ پست
و هوس هاے جاهلانه صرف[2] نظر نموده،
با عزمِ ثابتے مطیع و فرمانبردارِ عقل شود،
مے تواند، به موفقیتِ خود، در مجادلهٔ حیاتِ
خود مطمئن گردیده، سعادتِ[3] خویش را تا مین
نماید +

در میدانِ مبارزهٔ حیات، هر قدر انسان
در عزم و ارادهٔ خود راسخ تر باشد، امید به موفقیت
براے او بیشتر است، چه کمتر اتفاق مے افتد
که شخص با عزمِ راسخ و ارادهٔ متین، انجامِ
مقصودے را در نظر گیرد و به[4] مقصود نایل نشود ؎

مے باش بجد و جهد در کار
دامانِ طلب ز دست مگذار
هر چیز که دل بر او گمارى
چون سعی کنی بدست آرى

---

[1] صرف نظر نموده = دست بردار شده [2] سعادت خویش ... [3] تامین نماید ... [4] به مقصود نایل نشود = به مقصد ... نرسد +

انسان وقتے مے تواند بہ ثبات و استحکام عزم و ارادۂ خود اطمینان حاصل نماید کہ انجام کارے را وجۂ ہمت خود قرار دہد و تصادُف با موانع و مشکلات در عزم ارادۂ اُو اثرے نداشتہ تردید و تاملے برائے خود ایجاد ننماید[1] در ہر امرے از امور عزم و ارادہ وقتے منتج ثمر و نتیجہ است کہ با سعی و عمل توام باشد کہ

بے عزم درست و سعیٔ کامل
کس را نشود مراد حاصل

زیرک فقط اُوست کہ با کمال قدرت سر رشتۂ اعمال و افعال و خیالاتِ خود را در دست دارد۔ اُوست کہ با کمال سہولت و آزادی احساسات خود را بہ ہر طرف کہ بخواہد متوجہ مے سازد۔ اوست کہ ہر عایق[2] و مانعے را بہ استعانت و رہنمائی عقل مے تواند، طرد[3] و دفع نمودہ، ہر کس و ہر چیز، حتّٰی عناصر

---

[1] (تردید و تاملے برائے خود ایجاد نہ نماید) پس و پیش اور تذبذب کا بہانہ نہ ڈھونڈے ۔

[2] (عایق و مانعے) حادثات و رکاوٹ ۔ [3] (طرد و دفع) رفع و دفع ۔

طبیعت را مطیعِ خود سازد ؎

با عزم ثابت و ارادۂ متین است کہ انسان
مے تواند خود را از ہوا و ہوس ہاے سخت
خطرناک مصون داشتہ ، مخصوصاً از بہانہ جوئی
کہ مولودِ دیوانۂ ضعفِ نفس است ، احتراز
جوید ، و ہمچنیں ، ہر گوشہ عیب و نقصے در
خود مشاہدہ نماید ، دفع نمودہ ، خود را از عیوب
و خطایا منزّہ و مبرّا سازد ؎

عزم و ارادہ بخودی[1] خود موجد و سبب ترقی
و تعالی نیست ، ولے مے تواں آں را یکے از
عواملِ موثرہ و جہاتِ[2] اصلیۂ آں دانست و بہ
ہمیں لحاظ مے تواں گفت :۔ اشخاص عاقل و
با ہوش ، کہ دارا ے عزم راسخ و ارادۂ کامل
و جرات نیز مے باشند ، در واقع سر رشتۂ
سعادت خود را خود در دست وارند ، و اتفاقات
و پیش آمد ہاے سوءِ غیر منتظرہ ، شاید در جریان
زندگانی آنہا چنداں قدرت[3] و نفوذ ندا شتہ

[1] بخودی خود = اپنے آپ ، خود بخود ۔ [2] جہات = جہت کی جمع ، وجہ
[3] قدرت و نفوذ ، اختیار و اثر ؎

باشد، بر خلاف اشخاص بے عزم بلا ارادہ، کہ ہر قدر ہم ذکی و با ہوش باشند، قدرت ولفوذے در جریان و پیش آمد ہائے حیات خود نداشتند، در واقع، مے تواں آنہا را ملعبۂ[1] حوادث و بازیچۂ اتفاقات دانست ؛

مثال ایں قبیل اشخاص در عالم حیات مانند حرکت کشتی بدون سکانے است در سطح اوقیانوس مواج متلاطمے، کہ بواسطۂ[2] نداشتن خطِ سیرِ معین، بادہائے مخالف و جریانات مختلفہ آں را ہر لحظہ[3] بہ طرفے سوق دادہ، تا موقعے کہ در گرداب فنا و نیستی فرو رفتہ غوطہ[4] ور گردد ؛

برائے تحصیل عزم راسخ و ارادۂ متین مشق و عمل لازم است، بعض اشخاصے کہ فاقدِ[5] عزم

---

[1] (ملعبۂ حوادث) حادثات کا کھلونا ؛ [2] (بواسطۂ نداشتن خط سیر معین) مقررہ راستہ نہ رکھنے کی وجہ سے ؛ [3] (ہر لحظہ بہ طرفے سوق دادہ) کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری طرف دھکیل کر لے جاتا ہے ؛

[4] (غوطہ ور گردد) ڈوب جاتی ہے ؛ [5] (فاقد عزم و ارادہ) عزم و ارادہ نہ رکھنے والے ؛

و اراده هستند، مے توانند بوسیلهٔ بکار[1] انداختن
عزم و ارادهٔ خود در اعمالِ جاریهٔ حیاتی و در مقابله
با پیش آمد هاے مختلفهٔ عادی[2]، خود را براے
مقابله با پیش آمد هاے مشکله و مسائل[3] معضله،
آماده و مهیا سازند۔

قسمتِ[4] غالب، از افرادِ هر هیئتِ[5] اجتماعی
را، مخصوصاً در آسیا و افریقه، کم و بیش به
تفاوت، اشخاص ضعیف بے عزم مردد الخیال[6]
تشکیل[7] مے دهند، ولے چنانچه همیں اشخاص
در اعمالِ جاریه خود، عزم و اراده را متدرجاً[8]
بکار انداختند، در تحصیل آں کوشیده، ثباتِ[9] قدم
به خرج دهند، مے توانند، از آنچه هستند بهتر
شده، به مرورِ زمان، با تحصیلِ عزم و اراده،
از آنچه آنها را پست و زبون نموده، دوری
جسته، با کسبِ خصائل و صفاتِ عالیهٔ حیاتِ

---

[1] (بکار انداختن) کام میں لانا + [2] (عادی) عام، پیش آنے والے +
[3] (مسائل معضله) مشکل مسئلے + [4] (قسمت غالب) بڑا حصہ + [5] هیئت اجتماعی) طایفه، جمعیت + [6] (مردد الخیال) ڈانواں ڈول + [7] (تشکیل) پیدا کرتے، قرار دیتے ہیں + [8] (متدرجاً) بتدریج +
[9] ثبات قدم بخرچ دهند) ثابت قدمی ظاہر کرتے ہیں +

خود را کاملاً تامین[1] نماید، چه ثبات و پائداری در ہر امر، مثمر[2] ثمر و برکات و منتج نجات و فلاح است۔

ہر کہ یافت افسری از گوہر ثبات
در اقتدار بگذرد از چرخ بے ثبات

حکیمے گوید:- مردِ ثابت قدم آنست کہ بہ وسوسۂ ہیچ موسوسِ[3] روئے از انجام مقصود نہ گرداند، و ہیچ مانع و مشکلے او را از طریقِ خود منحرف نہ سازد۔

بنائے کار بنہ بر ثبات و ایمن باش
کہ ہر بنا کہ بر اصل است پایدار بود

تردید و نداشتنِ تصمیم[4]۔ امراض مزمن و خطرناکے ہستند کہ بہ مرورِ زمان، عزم و ارادہ را فلج[5] ساختند، در نتیجہ وجودِ انسان را عاطل[6] و باطل

---

[1] (تامین نماید) قابلِ اعتبار بنائیں ۔ [2] (مثمر ... فلاح است) ثمر و برکات کا لانے والا اور نجات و بہبودی میں ختم ہونے والا ۔ [3] (موسوس) وسوسہ ڈالنے والا ۔ [4] (تردید و نداشتنِ تصمیم) خیال کو بار بار بدلنا اور پختہ ارادہ نہ رکھنا ۔ [5] (فلج ساختہ) بے حس کر دینا ہے ۔
[6] (عاطل و باطل) بیکار اور نکما ۔

نمودہ از کار مے اندازد۔ حکیمے گوید: "در میدانِ مبارزۂ حیات شاہدِ مقصود را در آغوش نہ خواہی کشید مگر با داشتنِ عزم و ارادۂ راسخ، و دُچارِ یاس و حرمان نخواہی شد مگر بہ واسطۂ تردید[1] و بے ثباتی" ؎

درِ تردّد رہِ نجات مداں
ہیچ خصلت بہ از ثبات مداں
میل[2] داری بہ رفعتِ درجات
در تعالیٰ ثبات وَرز ثبات

ترجمانُ السلطنہ

ہمراہئ رعیت و حکومت بایکدیگر

عُلمائے سیاست، اجتماعِ ہر ملت[3] را، بمنزلۂ یک نفر انسان فرض کردہ، تمام مناسبات[4] و

---

[1] (تردد) متلون مزاجی + [2] (میل داری) اگر تو چاہتا ہے +
[3] (اجتماعِ ہر ملت را) ہر قوم کے مجموعے کو + [4] (مناسبات و مشخصات داخلی و خارجی) اندرونی اور بیرونی مناسبتیں اور خصوصیتیں +

مشخصات داخلی و خارجی آں را، با ہماں یک نظر تشبیہ و قیاس نمودہ اند۔

ما برائے روشن کردن ایں موضوع بطورِ اجمال، بہ مقاسمۂ[1] مذبورہ اشارہ نمودہ، تفصیل آں را بہ فہمِ خوانندگانِ محترم موکول مے داریم[2]۔

ہر فردے دارائے دو قسم تعینات[3] و مشخصات است:- داخلی و خارجی۔

خصوصیاتِ داخلی عبارت از ایں است کہ اعضا و جوارح و قواء[4] مشاعر، اعصاب و عضلات ہر شخصے دارائے یک نوع عملِ مخصوصے و سرعت[5] و بطوئے خاصے است کہ با اشخاصِ دیگر فرق کلی دارد۔

دماغ یکے فکورتر[6] از دیگرے، یا دستِ ایں شخص قوی تر از دستِ آں فرد است، خونِ ایں لطیف تر ازاں، اعصاب آں قوی تر

---

[1] (مقاسمۂ مذبورہ) مذکورہ بالا اندازہ۔ [2] (موکول مے داریم) سپرد کرتے ہیں۔ [3] (تعینات و مشخصات) عادات اور خصوصیات۔
[4] (قواء مشاعر) طاقتیں اور حواس۔ [5] (سرعت و بطوء)۔ چستی و سستی۔ [6] (فکورتر) زیادہ سوچنے والا۔

از ایں ، و ہکذا[1] ، ایں تمیز است کہ شکل ، قیافہ ، قامت ، جثہ ، اخلاق ، رفتار ، گفتار ، و سایر خصوصیاتِ ہر شخص را بطورِ[2] نشانے قرار دادہ ، کہ با سایرِ اشخاص ، از ہمہ حیثیت ، یا بعضے جہات ، فرق داشتہ ، بحیثیتِ[3] آں شخص ، بہ وجودِ آنہا معرفی شود ، افراد از یک دیگر بہ ہماں ممتاز ، و شناختہ مے شوند ۔

خصوصیاتِ خارجی مناسبتے است ، کہ ہر فرد ، در مقابلِ سایرِ افراد دارد ، مثلاً از حیثیتِ ، ہم[4] نسب ، شان ، مقام[5] ، لباس ، مکان ، شغل وغیرہا ، کہ ہر کس را بخواہند ، در غیابِ وے معرفی کنند ، با ہماں ممیزات ، وے را یاد مے کنند ۔

چناں کہ یک صورتِ زیبا ، یک قامتِ رعنا ، یک قوتِ بازو ، یک[6] اقدامِ نیکو ، یک دماغِ وسیع ، یک قلبِ قوی ، یک فکرِ عالی ،

---

[1] دیگرہا = علیٰ ہذا القیاس ۔ [2] بطورِ نشانے = علیحدہ علیحدہ ۔
[3] رتبہ و حیثیت ، مقید ۔ شکل و شباہت ۔ [5] مقام = پوزیشن ، حیثیت ۔
[6] یک اقدامِ نیکو = یک نیاب عمل ۔

یک رفتارِ منتظم[1]، یک گفتارِ شیرین و غیرہا دلیلِ صحتِ بدن و مزیّت[2] و رجحانِ صاحبِ خویش اند، ہر ملتے کہ متناسب افراد آں بکوہ نظامات واقفیّ آں مرتّب باشند، و ہر یک از کارکنانِ آں بہ وظیفۂ[3] خویش مشغول باشند، آں ملت متمدن و آں مملکت بر تمام ممالک برتری خواہد یافت ٭

و بر عکس بطورے کہ یک قامتِ خمیدہ، یک چشمِ نابینا، یک حالِ رنجور، یک رنگِ زرد، یک دستِ فالج، یک پاے لنگ، علامتِ[4] ملتبسِ مزاج یک صاحبِ خویش است، ہر ملتے کہ کارکنان و افرادِ آں بے ترتیب و بیجا کار کنند، آں ملت وحشی و آں مملکت مختل و افرادش در نظرِ سایرِ ممالک ضعیف و ناتواں قلم[5] خواہند رفت ٭

---

[1] (یک رفتارِ منتظم) ایک منتظم چلن ٭ [2] (مزیت و رجحانِ صاحبِ خویش اند) اُسی ہستی کی فضیلت اور فوقیت کی دلیل ہیں ٭ [3] (وظیفہ) ۔ڈیوٹی۔ فرض ٭

[4] (علامتِ ملتبسِ مزاج) طبیعت کی ناسازی کی علامت ٭

[5] (قلم خواہند رفت) محسوب ہوں گے ٭

ہمچنانکہ غذاے خارجی، لحظہ بہ لحظہ جزوِ بدن
و بدلِ[۱] لاینحل تن شدہ، و بدن نیز ہر دقیقہ،
یا آنکہ بہ یک شکل باقی است، در تحلیل و
تبدّل است، و مثلِ چراغے کہ شعلہ اش یک
تواخت[۲] و یک شکل بہ نظر مے آید، اما در حقیقت
ہر آنے، نفط[۳] را شعلہ و شعلہ را جزوِ ہوا ساختہ
است، ہمچنیں افرادِ[۴] جامع نیز ہر ساعت دستہ
دستہ مے روند، و گروہ گروہ مے آیند، جمعے
رہسپارِ دیارِ عدم، و گروہے بہ دایرۂ وجود قدم
مے گذارند، معذالک[۵] ہُویّتِ[۶] آں ملت ہمیشہ
برجا و ثابت، و بہ ہماں اسم و مشخصات
خود معرّفی[۷] مے شود، نہ از تغییر افراد[۸] و عوامل
و نہ از حوادثاتِ تاریخی سکتہ[۹] و لطمۂ بہ ہُویّتِ
آں وارد خواہد شد +

---

۱ (بدل لاینحل تن) جسم کا پایدار جزو + ۲ (تواخت) آتشدان - قد + ۳ (نفط) مٹی کا تیل + ۴ (افرادِ جامع) قوم کے افراد + ۵ (معذالک) باوجود اسکے + ۶ (ہُویّت) ہستی - وجود + ۷ (مُعرّفی میشود) پہچانی جاتی ہے + ۸ (افراد و عوامل) پبلک اور حکام +

۹ (سکتہ و لطمہ) رکاوٹ اور صدمہ +

ہمچنیں یک بدنِ سالم، و یک مزاج صحیح وقتے بحالِ سلامت و صحت باقی است کہ اعضائے رئیسہ اش، موادِ غذاہائے را، کہ بوسیلۂ اعضائے خادمہ تہیہ شدہ، بخوبی تجزیہ[1] و تحلیل کردہ، بطورِ[2] عدل و تساوی، درخور[3] استعداد و احتیاجِ ہر عضوے، بہ مناسبت وے عطا فرمودہ، حوائجِ[4] او را کامل بر آوردہ کنند:- غذائے چشم را شفاف و لطیف، و بہرۂ استخوان را خشن[5] و کثیف، قوتِ عضلات را لزوجیت[6]، و مدِ اعصاب را قابلِ مد[7] و انجماع بدہند، و الّا سلامتِ مزاج مختل و زندگی در خطر خواہد بود۔ ہمچنیں اعضائے رئیسۂ ملت، یعنی ہیئتِ دولت، باید حوائجِ ملت و ضروریاتِ حیاتِ افرادِ وے را بطورِ عدل و اقتضا بر آوردہ، در خورِ استعداد و حاجتِ ہریک وسایلِ آسایش

---

[1] (تجزیہ و تحلیل کردہ) جدا جدا اور حل کرکے۔ [2] (بطور عدل و تساوی) درستی اور مناسبت کے ساتھ۔ [3] (درخور) مطابق۔ [4] (حوائج او را کامل بر آوردہ کند) اسکی ضروریات کو بخوبی پورا کرے۔ [5] (خشن) کھردرا۔ [6] (لزوجیت) لسلساپن۔ [7] (مد و انجماع) پھیلنے اور سکڑنے کی قابلیت۔

و رفاہیت تہیہ نماید ، و اِلاّ ہر یک بحقوقِ دیگرے تجاوز کردہ ، امورِ کشور بکلّی ہرج و مرج[1] خواہد شد *

ہماں طورے کہ سایرِ اعضاے بدن ہریک بہ سہمِ خود ، شب و روز ، براے تہیۂ معاش ، تلاش نمودہ ، و سائلِ تغذیہ و مدد رساندن بہ اعضاے رئیسہ را فراہم مے کند ؛ چشم مے بیند ، بدست نشان مے دہد ، دست مے گیرد ، و پا مے آورد ، دہن مے خورد ، دندان مے جاید[2] ، تا بالآخرہ در خزینۂ بدن معاشِ روزانۂ آں را تہیہ و ذخیرۂ اعضاے رئیسہ را فراہم مے کند ، و در حقیقت نفع و نتیجہ ایں ہمہ زحمات بخودِ شاں برگشتہ ؛ بلکہ ہمہ[3] براے ہم کار مے کنند - در مملکت نیز صنوفِ[4]

[1] (ہرج و مرج خواہد شد) بدنظمی ہو جاے گی *

[2] (دندان مے جاید) دانت چباتے ہیں *

[3] (ہمہ براے ہم کار مے کنند) سب ایک دوسرے کے واسطے کام کرتے ہیں * [4] (صنوفِ کارگران) کاریگر لوگ یعنی دست کاروں کے طایفے *

کارگران و طبقات مختلفۂ ملت، بہ طورِ تعاون[1] و توازن، باید در کار[2] بودہ، بہ خزینۂ دولت فائدہ رسانیدہ، از دستِ[3] رنجِ خویش، مجدداً برخوردار[4] شوند۔

پس اگر یک طبقہ در کارِ خود کاہلی و تنبلی[5] پیشہ کند، در حقیقت بہ خود خیانت ورزیدہ و ضررِ آں بہ خودِ او عائد[6] مے شود، و اگر وظیفۂ خود را کاملاً انجام دہد، نفع وے نیز در ضمنِ نفعِ عمومی، بہ او مے رسد۔

ہمچناں اعضا و آلات و جوارح[7]، ہر یک بجاے خود ضرور، در نبودنِ آں بدن ناقص خواہد شد، و در عینِ[8] ایں کہ شغل و کارِ ہر عضوے جدا و علیحدہ است، ہمہ[9] اعضا مسئول

---

[1] (تعاون و توازن) امداد و مساوات۔ [2] (در کار بودہ) کام میں لگے رہ کر۔ [3] (از دستِ رنجِ خویش) اپنی محنت سے۔

[4] (برخوردار شوند) فائدہ اٹھائیں۔ [5] (تنبلی) سستی۔ [6] (عائد مے شود) حاصل ہوتا ہے۔

[7] (جوارح) جارح کی جمع ہاتھ پاؤں۔ [8] (در عینِ ایں) باوجود اس کے۔

[9] (ہمہ اعضا مسئول مقدرات دیگراں ہستند) تمام اعضا ایک دوسرے کے اعمال کے لئے ذمہ دار ہیں۔

مقدراتِ دیگراں ہستند۔ مثلِ چرخ[۱] ہا و پیچ ہا و مہرہ[۲] ہائے ساعت، ہمہ برائے گردش طبیعی ضرور اند، و یک چرخے کہ ظاہرا بزرگتر است نمے تواند بہ کوچک ترین پیچ[۳] ہا بگوید کہ تو اینجا چہ کارہ، و اگر بگوید، فوری جواب خواہد شنید کہ بدونِ من تو از کار خواہی افتاد، و بالعکس ہماں پیچ ریز[۳] ہم نمے تواند بخود بالیدہ[۴] کبر ورزد کہ گردش ایں چرخ ہائے بزرگ بہ وجودِ من بستہ است، و اگر من نباشم، رشتۂ ثبات و نظامِ آنہا خواہد گسیخت، ہمچنیں ہیئتِ[۵] جامع نیز مشغولِ انجامِ خدماتِ یک دیگر ہستند و با ہم دیگر ارتباط و اتصال دارند +

از زارع تا خباز[۶]، از نساج[۷] تا نجار، از شاہ تا وزیر، بمنزلۂ ہماں آعضا و جوارح یا پیچ و مہرہ ہائے مختلفۂ مملکت ہستند کہ اگر یکے از

---

۱ (چرخ) پہیّہ + ۲ (مہرہ) ڈھبری + ۳ (پیچ ریز) چھوٹا پیچ +

۴ (بخود بالیدہ کبر ورزد) اپنے پر گھمنڈ کرکے غرور کرے +

۵ (ہیئتِ جامع) ساری قوم، پبلک +

۶ (خباز) نانبائی + ۷ (نساج) جلاہا +

آنہا برداشتہ نشود تمام[1] آں چرخ ہا خوابیدہ، و نظام ماشین ادارۂ امور بہ ہرج مرج خواہد کشید۔ رعیت وسایل زندگانی و معاش خود و دولت را تہیہ مے نماید، دولت نیز بہ[2] نوبۂ خود، بطوق عدل و انصاف و موافق استعداد اسباب رفاہیت و امنیت و احقاق حق[3] طبقات دیگر را مہیا مے سازد۔ سلطان بے رعیت فاقد[4] اساس سلطنت، و رعیت بے دولت دستخوش[5] اختلال و اغتشاش خواہد بود۔

مدیر المسالک

حالات سفر مرزا محسن خان

خبر ہاے رنگا رنگے کہ از (کرمان شاہ) بہ (ملایر) مے رسید، طاقتم را طاق نمود، و با

---

[1] (تمام آں چرخ ہا خوابیدہ) وہ سب پہیے تھم جائیں گے۔ [2] (بہ نوبۂ خود) اپنی باری پر۔ [3] (احقاق حق) انصاف قایم کرنا۔ [4] (فاقد اساس سلطنت) سلطنت کی بنیاد کو گم کرنے والا یعنی اکھاڑنے والا۔ [5] (دستخوش اختلال و اغتشاش) خلل اور بد نظمی کی بھینٹ۔

آنکه، پس[1] از هزاره ها خونِ دل، تازه[2] در اداره
مالیهٔ (ملایا) برائے[3] خود کسے و صاحب اسم و
رسم گشته بودم، و در مسافرت به کرمان شاه هم
در آں موقع هزار گونه خطر محتمل[4] بود، ولے بخیال
اینکه مبادا در ایں روز هاے کشمکش، آسیبے به
مادرِ پیرم برسد، دُنیا در پیش چشم تار شده بود،
و تکلیفِ[5] فرزندی خود را چناں دیدم که ولو[6] خطرِ
جانی هم درمیاں باشد، خود را به کرمان شاه
رسانده مادرِ عزیز خود را حفظ[7] نمایم۔ رئیس[8] ادارهٔ
مان آدمِ نازنینے بود، اهل ذوق و شوق، درویش
صفت، عارف مسلک، صوفی مشرب، با همه[9]
آشتی، بے اذیت و بے آزار، تنها[10] عیبش ایں

[1] (پس از هزاره ها خونِ دل) بہت مصیبتوں کے بعد ۔ [2] (تازه) نیا نیا ۔ [3] (برائے خود کسے و صاحب اسم و رسم گشته بودم) اپنے خیال میں معزز اور معتبر بن گیا تھا ۔ [4] (محتمل) احتمال تھا ۔ [5] (تکلیفِ فرزندی خود) بیٹا ہونے کا فرض ۔ [6] (ولو) اگرچہ ۔ [7] (حفظ نمایم) حفاظت کروں ۔
[8] (رئیس ادارهٔ مان) ہمارے محکمے کا اعلیٰ افسر ۔
[9] (با همه آشتی) صلح کل ۔ [10] (تنها عیبش ایں بود) اسمیں صرف یہ عیب تھا ۔

بود کہ رشوت شطرنج را بہتر از امور مالیہ می دانست
ہمہ دنیا را تخریب می کرد۔ جز از وزیر مالیہ
کہ روئے[1] کار بود۔ مردم افسوس دورۂ[2] وزیر مالیۂ
سابق را می خوردند و حسرت عزل[3] وزیر حاضر
را می کشیدند۔ تا اینکہ بے[4] درد سر نمرد و بیا
اجازۂ رخصت یک ماہ را داد کہ بروم بہ
کرمان شاہ ۔

بختم[5] زد و یک نفری از طایفۂ کنگاور
کہ سر راہ کرمان شاہ است حرکت می نمود
وقتے[6] بود کہ روسہا کنگاور را گرفتہ و در[7] گردنہ
بید سرخ با قوائے[8] ایرانی و عثمانی مشغول زد
و خورد بودند۔ از طایفۂ ایلات کنگاور کہ خدا[9]
خودش برائے مان ساختہ۔ از کنگاور تا

---

۱ (کہ روئے کار بود) جو اُس وقت کام کر رہا تھا ۔ ۲ (دورہ)
ایام۔ وقت ۔ ۳ (عزل) موقوفی ۔ ۴ (بے درد سر نمرد و بیا)
بغیر تکلیف اور تردد کے ۔ ۵ (بختم زد) میرا نصیب چمکا ۔ ۶ (وقتے بود)
یہ اُن دنوں کا ذکر ہے ۔ ۷ (در گردنۂ بید سرخ) بید سرخ پہاڑی کی چڑھائی پر
۸ (با قوائے ایرانی) ایرانی سپاہیوں کے ساتھ ۔ مشغول زد و خورد بودند
لڑائی کر رہے تھے ۔ ۹ (خدا خودش برائے مان ساخت) خدا نے ہمارا کام بنا دیا ۔

کرمان شاہ، را ہم کہ جعفر خان، غلام[1] پشت قول داد کہ ہر طورے باشد، اسباب سفر را فراہم آورد، و گفت، پس ایں، شیر و خورشید[2] کہ بہ کلاہِ مان چسپانندہ اند، امروز بہ درد نخورد[3] کے بہ درد خواہد خورد، گور بابائے[4] ہرچہ اُرُس ہست، ما نوکرِ دولتیم، خدا تیغ احمد شاہ را[5] بُرّا کند، خود امپرا طورِ روس[6] ہم سگ کیست کہ بہ نعلِ کفشِ ما نگاہ کند۔

جعفر خان جوانِ لوطی و حق و حساب دانے[7] بود، ولے تریاکِ لا مذہب[8] از پا درش آوردہ[9]

---

[1] (غلام پشت) ڈاک سوار۔ [2] (شیر و خورشید) ایرانی سرکاری نشان ہے جیسا ترکی نشان چاند تارا ہے۔ [3] (امروز بہ درد نخورد) اگر آج کام نہ آیا۔ [4] (گور بابائے ہرچہ اُرُس است) عوام روسی کو اُرُس کہتے ہیں۔ یعنی تمام روسیوں کے باپ کی قبر پر۔۔۔۔ کروں۔ گالی ہے۔ [5] (خدا تیغ احمد شاہ را بُرّا کند) خدا احمد شاہ کی تلوار کو بُرِش کی طاقت بخشے۔ اظہار تہور کے وقت یہ فقرہ بولتے ہیں۔ [6] (خود امپراطور روس۔۔۔۔ نگاہ کند) خود شہنشاہ روس بھی کیا کہ جو ہماری جوتے کے نعل کو بھی دیکھنے کی جرأت کرے۔ [7] (لوطی و حق و حساب دانے بود) بیباک و کھرا آدمی تھا۔ [8] (تریاک لا مذہب) اسے دین افیون نے۔ [9] (از پا درش آوردہ بود) اُسے تباہ کر دیا تھا۔

بود، و آں غُرفنه[1] و بُرِش سابقش با دودِ
تریاک کم[2] کم به هوا رفته بود- باوجود ایں چوں
میدانستم راه[3] و چاه را خوب مے شناسد و
و کهنه[4] کار است و شاید از دستش برآید ما را
به کرمان شاه برساند، فکر کردم ضرر ندارد،
دمش[5] را به بینیم ٭

در گاری مسافر زیادے نداشتیم، علاوه بر
جعفر خان، یکے از شاهزاده هاے پُر فیس[6] هم
با ما سوار بود، که تنها[7] بود، در سر راه، (قولبیر
کان) پیاده[8] شود. و من و یک حبیب الله
نامی از بچه هاے (کنگاور)، که مدت[9] ها بود، از
آنجا آمده در (ملایر) در قهوه خانه نزدیکِ گاری
خانه، شاگردِ[10] قهوچی بود- حبیب الله جوانے

---

[1] (غُرفنه و بُرِش) همت و طاقت ٭ [2] (کم کم) رفته رفته ٭ [3] (راه و چاه را خوب میشناسد) نشیب و فراز سے خوب آگاہ ہے ٭ [4] (کہنہ کار است) آزمودہ کار ہے ٭ [5] (دمش را ببینیم) اسکی ہمت کی آزمایش کریں ٭ [6] (پُر فیس) مغرور ٭ [7] (تنہا بود) منفرد تھا ٭ [8] (پیادہ شود) اُتر جائے ٭ [9] (مدت ہا بود) بہت عرصے سے ٭

[10] (شاگردِ قہوچی) چائے خانے والے کا نوکر ٭

بود بیست و دو ساله ، خوش گل ، بلند قد ،
چہار شانہ ، خرم و خنداں ، خوش خو ، خوش گو ،
چونکہ سیرتش از صورتش ہم آراستہ تر بود ، معلوم[1]
بود کہ ریشہ‌اش[2] پاک و گوہرش تابناک است۔
قہوہ خانہ را چناں[3] راہ مے برد کہ انسان حظ
مے کرد[4] ۔

سبب سفر حبیب اللہ بہ (کنگاور) رسیدگی[5] بہ
امورِ بچہ ہاے برادرِ ارشدش بود کہ در ژاندارمری[6]
داخل بود ، و مے گفتند ، در جنگ با روسہا
رشادتِ بسیار نمودہ ، و تیر[7] خوردہ ، و زیر برف
ماندہ بود ۔ در[8] ضمن ، حبیب اللہ از طرف اُستادش
ہم مامور بود کہ در (کنگاور) چند من توتون[9]

---

1 (معلوم بود) ظاہر تھا ۔ 2 (ریشہ‌اش پاک) شریف خاندان (گوہرش تابناک) نیک سرشت تھا ۔ 3 (چناں راہ مے برد) ایسا چلاتا تھا ۔
4 (کہ انسان حظ مے کرد) کہ آدمی کو لطف آتا تھا ۔

5 (رسیدگی) انتظام ۔ 6 (ژاندارمری) انگریزی لفظ ہے
یعنی اندرونِ ملک کا انتظام کرنے والی فوج ۔

7 (تیر خوردہ) گولی کھا کر ۔

8 (در ضمن) ساتھ ہی ۔ 9 (توتون) سگرٹ بنانے کا تمباکو ۔

خوبے را ہم ، کہ بہ قیمتِ مناسب سُراغ[1] کردہ بود ، خریداری نمودہ بہ (ملا بیر) ہیرد۔ و محرمانہ[2] باید دانست کہ حبیب اللہ بے میل[3] ہم نبود کہ با وطن و دوستانِ قدیم خود دیدارے[4] تازہ نماید۔ خدا مے داند کہ دِل حبیب اللہ ہم در (کنکاور) درجائے[5] گِرد بود یا نہ ، ہمیں قدر ہست کہ مردم از نامزدِ وے با خواہر یکے از دوستانِ قدیمش حکایت ہا نقل مے کردند ۔

وقتے گاری حاضر شد ، حبیب اللہ کلاہِ نمدی بر سر ، کمر بند ابریشمی بر کمر ، سرداری[6] مشہدی در بر ، گیوۂ[7] اصفہانی بر پا ، ابرو زرنگ[8] و خنداں ، جُفتے[9] زد بالاے گاری ، و بہ

---

[1] (سُراغ کردہ بود) پتا لگایا تھا ۔ [2] (محرمانہ) خفیہ طور سے ۔ [3] (بے میل ہم نہ بود) بغیر خواہش کے بھی نہ تھا ۔ [4] (دیدارے تازہ نماید) نئے سرے سے ملاقات کرے ۔ [5] (درجائے گرد بود) کہیں پھنسا ہوا تھا ۔ [6] (سرداریٔ مشہدی) مشہدی کوٹ ۔ [7] (گیوہ) سوت کی بنی ہوئی جوتی ، شوز کی شکل کی ۔ [8] (ابرو زرنگ و خنداں) چہرہ بشاش (زرنگ ، ہوشیار ۔ [9] (جُفتے زد بالاے گاری) اُچک کر گاری پر بیٹھ گیا ۔

دوستان و آشنایاں کہ در پائیں بودند گفت: "[1] خوب دیگر اگر مارا نہ ویدید حلالِ مان کنید"۔ و شب جمعہ نیم من[2] آرد، نان و حلوا کردہ، بہ شل[3] و کور ہائے (ملایر) بدہید بخورند" صدائے خندۂ بلند شد و، "خدایا بہ امیدِ تو[4]" گویاں راہ افتادیم۔ چوں راہ محفوظ نبود، مجبور بودیم کہ روز راہ برویم و شب لنگ[5] کنیم۔ زمستانِ ایں سال ہم دیگر از زمستان ہائے تاریخی بود و برف و یخ قیامت مے کرد ۔

رسیدیم بہ (نوبسرکان) و شاہزادۂ پُرفیس پیادہ شد، و بدونِ اینکہ اعتنائے بہ کسے بکند مے خواست برود، ولے میر[6] الانعام با حمزۂ سورچیئ[7] مان، حرفش[8] شد۔ حمزہ ہم اصلاً از

---

[1] (حلالِ مان کنید) ہمیں کہا سُنا بخش دینا ۔

[2] (نیم من آرد) تبریزی من قریب ساڑھے تین سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔

[3] (شل) اپاہج ۔ [4] (خدایا بہ امیدِ تو) خداوندا تیرا ہی آسرا ہے۔ سفر پر روانگی کے وقت کہتے ہیں ۔ [5] (لنگ) قیام ۔

[6] (میر الانعام) انعام کے متعلق ۔ [7] (سورچیئ مان) ہمارے سائیس ۔ [8] (حرفش شد) اس کی تکرار ہو گئی ۔

اہلِ بغداد بود - حمزہ بزبانِ ترکی، حرفہائے[1]
آب نکشیدہ بہ شاہزادہ پیشکش نمودہ - شاہزادہ
ہم ہمہ را تحویل[2] گرفت و لائے[3] ریش و سبیل گذاشت
و رفت - ما ماندیم و رُفقا و سرما و برف -
میان ما تنہا حیدت اللہ بود کہ از سرما باکے
نداشت و از بس شرّ[4] و برّے یافت، ما را[5]
رودہ بر کردہ بود، و کمے گذاشت بہ شہیم[6]
سرما با گوش و بینئ مان پہا مے کند مضمون[7]
ہا مے گفت کہ بیہودیئ[8] دزد زدہ را بہ خندہ
مے آورد - راستی کہ در تقلید[9] مردم و مخصوصاً

---

[1] (حرفہائے آب نکشیدہ) ہتک آمیز کلمات [2] (ہمہ را تحویل گرفت) سُن کر چپ ہو رہا [3] (لائے ریش و سبیل گذاشت) ڈاڑھی مونچھوں کے نیچے رکھ لیا - یعنی پی ہی گیا [4] (شرّ و برّے یافت) واہی تباہی باتیں کرنا [5] (ما را رودہ بر کردہ بود) ہماری انتڑیوں میں (ہنسی کے مارے) بل پڑ گئے

[6] ...

[7] (مضمون گفتن) لطیفہ گوئی کرنا [8] (یہودی دزد زدہ را بہ خندہ مے آورد) ایسی ہنسی کی باتیں کرتا تھا کہ لُٹا ہوا یہودی ہنس پڑتا

[9] (در تقلید مردم) لوگوں کی نقلیں اتارنے میں

آخوندہا ، دستِ[1] غریبی داشت - وقتیکہ[2] چرت با
مان مے برد ، او تازہ[3] بنالے آوازہ خوانی را
مے گذاشت ٭

شب را در منزلِ (فرج) گذرانده ، صبح
ہمیں کہ آفتاب[4] تیغ زد ، راہ[5] افتادیم - حبیب
اللہ را چاے (فرج) سر[6] دماغ آوردہ بود ،
وکیفے[7] داشت کہ بپاو بہ بیں ، ہے[8] کشمش و
بادام بود کہ از جیب[9] در آوردہ ، خود مے خورد
و بما مے خوراند - اوّل ہواے خوش و آفتابے
داشتیم ، ولے کم کم[10] ہوا گرفتہ شد ، و یک[11] لحظہ
سختے کہ گوش و بینی را مے برید شروع کرد

[1] (دست غریبے داشت) عجیب مہارت رکھتا تھا ٭

[2] (وقتیکہ چرت بامان مے برد) جب ہمیں آنکھ آتی ٭ [3] (تازہ بنالے آوازہ خوانی را مے گذاشت) وہ نئے سرے سے گانے لگتا ٭ [4] (آفتاب تیغ زد) سورج نے سر نکالا ٭ [5] (راہ افتادیم) ہم چل پڑے ٭
[6] (سر دماغ آوردن) خوش کرنا ٭ [7] (وکیفے داشت کہ بپاؤ بہ بین) وہ ایسا موڈ میں تھا کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا ٭ [8] (ہے) متواتر پے در پے ٭ [9] (از جیب در آوردہ) جیب سے نکال کر ٭
[10] (کم کم ہوا گرفتہ شد) رفتہ رفتہ ہوا ابر آلود ہو گئی ٭ [11] (لحظہ سختے) [illegible] ٭

به وزیدن - حبیب الله رُو بآسمان کرد و گفت:-
ای خورشید خانم، باز[1] بنای تُنبلگی را گذاشتی
و رُوی[2] بندت را پائین انداختی، اگر تفم[3] یخ نمی
بست یک تف بآن رُوی سنگپایت[4] می
انداختم، وای افسوس!

باد بنای باریدن گذاشت، و سرمای
موذی چنان پیر[5] مسافر را در می آورد که انسان
دلش می خواست قیامت بر پا می شد، و
گناهانش بر ثوابهایش چربیده[6] دیگر در آتش
جهنم سرازیر[7] می شد- دیگر صدای[8] احدی
بلند نمی شد، فقط گاه گاهی صدای حبیب

---

[1] (باز بنائے تُنبلگی را گذاشتی؟) پھر تونے چھنالاپن شروع کر دیا ہے؟
[2] (رُوی بندت را پائین انداختی) تونے اپنا نقاب مُنہ پہ ڈال لیا ہے۔
[3] (اگر تفم یخ نمی بست) اگر میرا تھوک سردی سے جم کر نہ رہ جاتا۔
[4] (رُوی سنگپایت) تیرا چھالوپن کا سامنہ۔
[5] (پیر مسافر را در می آورد) پیر کسے را در آوردن گالی ہے یعنی کسی کے پیر کو قبر سے نکالنا۔ یعنی مصیبت میں مبتلا کرنا۔
[6] (چربیده) زیادہ ہو کر۔ [7] (سرازیر می شد) گر جاتا۔
[8] (صدای احدی بلند نمی شد) کسی کی آواز نہ نکلتی تھی یعنی سب چپ تھے۔

الله شنیده مے شد - حمزه مے گفت :-
چند[1] فرسخ بیش به (کنگاور) نه مانده - برف هم
که دست بردار نه بود - ناگهان صدائے از کنار
جاده بلند شد و چرت[2] مان را از هم درانید -
همیں که سرهائے خود را بلند کردیم ، دیدیم
یک نفر قزاق[3] روسی به روئے برف افتاده ،
با صوتِ[4] محزونے ہے التماس مے کند ، و
پائے مجروح خود را نشان مے دهد - جعفر خان
گفت :- رفقا[5] ملتفت باشید که رندان برائے
مان تله[6] حاضر کرده اند ! و به حمزه نشترے[7] زده
گفت :- دِ[8] ! جانت در آید ! شلاق[9] کش ، برو -

---

[1] (چند فرسخ بیش نه مانده) چند ہی فرسخ رہ گیا ہے +

[2] (چرت مان را از ہم دریند) ہماری نیند اڑا دی +

[3] (قزاقِ روسی) روسی رسالے کا سوار + [4] (با صوتِ محزونے ہے التماس مے کرد) دردناک آواز میں متواتر منتیں کرتا تھا +

[5] (رفقا ملتفت باشید) دوستو ہوشیار ہو جاؤ +

[6] (تلہ حاضر کردہ اند) پھندا لگا رکھا ہے + [7] (نشترے زدہ) ڈانٹ کر + [8] (دِ) ہائیں - (جانت در آید) تو مر جائے +

[9] (شلاق کش) لگا چھچیں +

ولے حبیبُ اللہ با حالتِ تعجب گفت :- اے[1] خدا بابابت را بیا مُرزد ، نَنلہ[2] نلہ چی ؟ بندۂ خدا زخمی است ! زبانش دروغ بگوید ، خونِ سُرخش کہ راست مے گوید ، اگرچہ دشمن است با دشمنِ خوار و زبون بے مُرُوتی نا جوانمردی است ، خدا را خوش نمے آید ایں بیچارہ را دریں حال بگذاریم و برویم ! و در ہماں حالِ حرف زدن جُفت[3] زد پایئں ، و خود را بہ رُوسی رسانده ، زیرِ بازویش را گرفتہ ، با مہربانئی تمام بلندش نمود و کمکش کرد و بہ طرفِ گاریش آورد - حمزہ ہم باز چند[4] تا فحشے ، بہ نافِ ہرچہ اُرُس ہست ، بست ، و گاری را نگاہ[5] داشت - حبیبُ اللہ رُوسی را ، ہرجور[6]

[1] (اے خدا بابابت را بیا مُرزد) محاورہ ہے کہ خدا تیرے باپ کو بخشے۔

[2] (ننلہ ملہ چی) (ملہ) تابع مہمل - یعنی پھندا وندا کیسا۔

[3] (جفت زد پایئں) گاری سے نیچے کود پڑا۔ [4] (چند تا فحشے ، بہ نافِ ہرچہ اُرُس ہست بست) چند گالیاں سب کے سب روسیوں کو دیں۔

[5] (نگاہ داشت) روک لی۔

[6] (ہرجور بود) جیسے بھی ہو چکا۔

بود سوارِ گاری نمود ، و خودش ہم پرید بالا ،
و گاری راہ افتاد ۔ جعفر خان ، محضِ احتیاط
آہستہ بگوشِ حبیب اللہ گفت :۔ حالا[1] کہ
گذشت ، ولے بد کردی ، ترا چہ باین کارہا۔
حبیب اللہ خندہ کرد و گفت :۔ اے بابا ،
روسی[2] کہ ہست ولے مسلمانی ما کجا رفتہ!
آدم بہ گرگِ بیابانی ہم باید یک وقتے رحمش
بیاید۔ جعفر خان سرے[3] تکان داد و گفت :۔
خوب! باشد! بالآخرہ بزودی اشارہ و بہزار
زحمت معلوم شد کہ چند نفر قزاق روسی کہ
مامورِ جمع آوری آذوقہ[4] بودہ اند و روسی
رفیقِ ما ہم جزوِ آنہا بودہ ، یک دفعہ بلوچہاے
اطراف ، از پشتِ[5] تپہ ، آنہا را بہ[6] باد گلولہ
گرفتہ ، قزاق ہا فرار کردند ، و این یکے

---

1 (حالا کہ گذشت) اب جو ہونا تھا ہو چکا ۔ 2 (روسی کہ ہست) حالانکہ وہ روسی ہے ۔ 3 (سرے تکان داد) سر ہلایا ۔
4 (آذوقہ) راشن ، خوراک ۔
5 (از پشت تپہ) ٹیلے کی آڑ سے ۔ 6 (بہ باد گلولہ گرفتہ) گولیوں کے آگے رکھ لیا ۔

بد بخت گلوله به رانش خورده ، با دست بلوچها افتاد ، اسپ و تفنگش را گرفته و جیب هایش را خالی کرده ، خودش را ول[1] کرده تمام شلوارش یک تکه خون شده بود - حبیب الله کُنگے[2] از خُرجین[3] خود در آورده ، با مهربانی تمام به رُوے زخمش بست ، و مثلِ اینکه صد سال با او برادرِ خوانده[4] بود - مغز بادام و کشمش از جیب خود در آورده به او داد و گفت :- شاید این ها هم با مجروحین ما همین طور رفتار[5] کرده باشند ٭

مجروح دست از غرغر برنمے[6] داشت و مدام لُند لُند[7] مے کرد ، که گاری باید خودش کم بود؟

---

[1] (ول کردند) چھوڑ دیا ٭ [2] (کُنگ) کمر میں باندھنے کا کپڑا ٭

[3] (خُرجین) چھوٹے کے نمونے کی چیز ہے ، جس میں سامان سفر بھر کر اونٹ یا گھوڑے وغیرہ پر لاد لیتے ہیں ٭

[4] (برادرِ خوانده) مُنہ بولا بھائی

[5] (رفتار) سلوک ٭

[6] (دست از غرغر برنمیداشت) بک بک سے باز نہ آتا تھا ٭

[7] (لُند لُند) بڑبڑ ٭

سر[1] بار هم بارش کرده ، و اوقات[2] تلخی را سر اسپ هاے زبان بسته در مے آورد - عاقبت[3] حبیب الله به تنگ آمده گفت :- اے عرب موش خوار ، تا کے مثلِ کنیزِ حاجی باقر قُرقُر[4] مے زنی ؟ مے[5] دانم دردت کجا است ، بیا این دو[6] قرانی را بگیر و خفه[7] شو - و از زیرِ شالِ[8] خود کیسهٔ در آورده ، یک دو قرانی انداخت پیشِ حمزه ، و همین که مے خواست دوباره کیسه را زیرِ شال بگذارد ، از دستش افتاد ، و دو قرانی ها سرازیر[9] شد توے دامنش ، این پول[10] پولے بود که حبیب الله از مزد و انعام هاے که گرفته بود ، بخیالِ اینکه به

---

[1] (سر بار) فالتو بوجھ جو ضرورت کیوقت اصلی بوجھ پر لاد دیتے ہیں ۔

[2] (اوقات تلخی . . . در مے آورد) غصہ بے زبان گھوڑوں پر نکالتا تھا

[3] (عاقبت) آخرکار ۔ [4] (قُرقُر مے زنی) بک بک کرنا رہیگا ۔

[5] (مے دانم دردت کجا است) میں جانتا ہوں تجھے کس بات کا رنج ہے ۔

[6] (دو قرانی) نقری سکہ ہے اٹھنی کے برابر ۔ [7] (خفه شو) چپ رہو

[8] (شال) پورا کمر شال کمر ہے۔ کمر میں بیٹنے کا کپڑا ۔

[9] سرازیر شد توے دامنش ، گر گئیں اسکے دامن میں ۔ [10] (پول) روپیہ - مبلغ ۔

عروسیٔ خود خرج کند ، جمع کردہ ، و حالا
برائے زن و بچۂ برادر گم شدۂ خود ہمراہ
برداشتہ بود ، و چند تومانے[1] اش ہم پولے بود
کہ استادش برائے خرید توتون[2] بہ او دادہ بود۔
روئے ہم رفتہ[3] یک بیست تومانے مے شد۔
چشم من ، در موقعے کہ پول ہا از کیسہ ریخت ،
از قضا[4] ، بہ چشم روسی افتاد۔ دیدم برق بدے[5]
زد ، و مثلِ گرسنۂ کہ کباب بہ بیند ، ہماں
با چشم خواست ، پول ہا را بلع[6] کند *

برفِ موذی دست بردار نبود ، ابر ہائے
تیرہ و تار روئے ہوا را گرفتہ ، سرما داشت[7]
سنگ را مے شگافت ، روسیٔ مجروح مثلِ
موش از آب بیرون کشیدہ پیہے[8] مے لرزید و

[1] (تومان) دس قران کا ایک تومان۔ قران چونی کے برابر ہے *
[2] (توتون) سیگرٹ پینے کا تمباکو *
[3] (روئے ہم رفتہ) سب ملا کر * [4] (از قضا) اتفاق سے *
[5] (برق بدے زد) بڑی طرح سے چمکی * [6] (بلع کند) نگل جائے *
[7] (سرما داشت ... شگافت) سردی پتھر کو پھاڑے ڈالتی تھی *
[8] (پیہے) متواتر۔ لگاتار *

بچے با چشم ہائے زرد مژۂ خود خیرہ خیرہ بما نگاہ
مے کرد، و معلوم بود، سرپا پیرش را در آوردہ
بود۔ ناگہاں حبیب اللہ قبلے گرم خود را
از دوش برداشتہ بہ دوش قزاق انداخت و
گفت: - اے بابا! بہ بنی نوع خود ترحم لازم
است، ایں در بدر شدہ را سرپا خواہد گشت،
از مروت و تربیت ایں جوان لاتے واو بردم
و دلم مے خواست، باشد شدہ آں پیشانی فراخش
را، کہ کلاہ ہمدی خط انداختہ بود، بوسہ بزنم
بدہم ۔

خلاصہ تو بیہ دیگر مرش را از زیر عبادر
بیاورد، مگر وقتے کہ گاری رسید مقابل "قلعہ سنگی"
کہ در نزدیکی "کنگاور" واقع است۔ در دالان
قلعہ، یک دستہ قزاق روسی، آتشے روشن
کردہ، و دور آں را گرفتہ، با صداہائے شراب
آلود، آوازہ خوانی مے کردند۔ روسی مجبور

ا تا تیرہ نگاہ بسوئے کرد (تیز تیز دیکھنا) ... ت دیکھتا ہوا ... ے (قبا)
... ت ... شدہ ... (کہ کلاہ ہمدی خط انداختہ بود)
... ت (دالان) ... ت ایک دستہ قزاق
... آوازہ خوانی مے کردند ... ت ... ۔

به محض شنیدن صداے آشنا، سرانِ زیرِ عبا بیرون آورد، و مثلِ آنکه جان تازه در بدنش دمیده باشد، سرپا[1] بر خواست، و رفیقانش را به زبانِ روسی آواز داد - قزاق ها همین که چشم شان به او افتاد، فریاد[2] زده و خندان و بشاش دویدند بطرفِ گاری و کمک کردند تا رفیق مجروح شان از گاری پیاده شد - ولے در همان حالِ پیاده شدن، من دیدم چیزے به رفقایش گفت، و فوراً آنها هم نگاهِ تند و تیزے به حبیب الله انداختند - ولے حبیب الله که مشغولِ پیاده کردن روسی مجروح از گاری بود، بالتفت[3] نگاهِ آنها نشد - به محضِ اینکه پاے روسی بزمین رسید، قزاقِ دیگرے که معلوم بود، بایستی[4] رتبه داشته باشد، و بوے[5] الکل دهنش تا این طرفِ گاری میرسید

[1] (سرپا برخاست) اُٹھ کھڑا ہوا ۔ [2] (فریاد زده) نعره مارکر ۔
[3] (بالتفت نگاه آنها نشد) انکی نگاه کو اسنے نہ دیکھا ۔
[4] (بایستی رتبه داشته باشد) ضرور کچھ عہده رکھتا تھا ۔
[5] (بوئے الکل دهنش) اس کے منہ سے شراب کی بو ۔

دست[۱] در آورده، پیچ[۲] جیب را گرفته، با قوتِ تمام، او را از گاری کشید پائین، و قزاق هاے دیگر، امان[۳] آنکہ بگذارند بہ فہمد مطلب از چہ قرار است نداده، از ہر طرف بہ باد[۴] شلاقش گرفتند، و کشاں کشاں بردندش بطرفِ قلعہ۔ من از روے تعجب نگاہے بہ جعفر خان انداختم۔ وے او با کمالِ آرامی و آہستگی بمن اشاره کرد کہ صدایت[۵] در نیاید! و رُو بہ حمزه کرده گفت:- مگر خوابت برده! چراغے راتی! دِ[۶]! یا اللہ! جانت[۷] در آید! حمزه ہم شلاق را بہ پشتِ اسپ ہا آشنا نمود و چند لعنت ہم بہ ترکی و عربی، ظاہرا بہ اسپہا و در باطن بہ روش ہاے از خدا بے خبر

---

[۱] (دست در آورده) ہاتھ بڑھا کر ۔ [۲] (پیچ) گلا، ٹینٹوا ۔
[۳] (امان... نداده) مہلت نہ دی ۔ [۴] (بہ باد شلاقش گرفتند) دھڑا دھڑ پیٹنا شروع کیا ۔
[۵] (صدایت در نیاید) دم نہ مارنا ۔ [۶] (دِ) ہانکنا! ۔
[۷] (یا اللہ) یہ محاوره ایسے وقت استعمال کرتے ہیں جب کسی کام کے شروع کرنے کو کہا جائے ۔ [۸] (جانت در آید) تو مر جائے ۔

کرد، و گاری راہ افتاد - پس از عبورِ یک پیچ، جلوِ گاری خانہ رسیدہ ایستاد، و پیادہ شدیم ٭

کاشف کہ بعمل آمد معلوم شد حبیب اللہ را متہم کردہ اند کہ با یک قزاقِ رُوسی، کہ با اُو ہم سفر گاری بود، بد سلوکی کردہ، وپس ازانکہ سرِ صورتش را با شلّاق خونین کردند، سردارِ رُوسی، محض ترسِ چشمِ اہالیِ قصبہ و اطراف کہ با روس ہا خوب رفتار نمے کردند، حکم کردہ بود کہ تیر بارانش کنند - و مخصوصاً شنیدم کہ ہماں رُوسیِ مجروح، کہ حبیب واقعاً از مرگ نجاتش دادہ بود، با حبیب خیلے بہ خشونت رفتار نمود ٭

---

۱ (پس از عبورِ یک پیچ) ایک موڑ گزرنے کے بعد ٭

۲ (جلوِ گاری خانہ) گاڑی خانے کے سامنے ٭

۳ (کاشف کہ بعمل آمد) جب حالات ظاہر ہوئے ٭

۴ (سرِ صورتش) اس کا سر منہ ٭

۵ (محض ترسِ چشم) صرف رُعب ڈالنے کی غرض سے ٭

۶ (تیر بارانش کنند) اُسے گولیوں سے اُڑا دیں ٭

از شنیدن این خبر دنیا[1] را به کلمه ام کو بیچاره سراسیمه دویدم پیش جعفر خان - او هم در دالان قهوه خانه ، محض رفع خستگی راه ، مشغول کشیدن تریاک بود - گفتم :- چه نشسته ! دارند جوان ماده مرده را ، در عوض همه آں جوانمردی ، مے کشند[2] ! بیا بدویم دست و پا سے کنیم ، نگذاریم ، خون او بے گناه و ناحق ریخته شود ! جعفر خان ، بدون آنکه سرش را بلند کند گفت :- اے بابا ! اگر قضات را از دستت گرفته اند ، مے خواهی سرت را بر باد بدهی ، اینها را بے خود نیست که خر[3] مے گویند ، برو پیش عقرب را ناقچ[4] کن و ببین چه طور مروت را گرفته[5] دست

---

[1] (دنیا را به کلمه ام کو بیدند) دنیا کو میرے سر میں مارا یعنی مجھے سخت صدمہ ہوا ۔ [2] (دارند . . . . . مے کشند) قتل کر رہے ہیں ۔ [3] دست و پائے کنیم) ہاتھ پاؤں ماریں ۔ [4] (اینها را بے خود نیست که خر مے گویند) ان کو بلا وجہ تو خر نہیں کہتے ۔

[5] ناق کردن : چھوڑنا ۔

[6] آب دستت گزاردن : تیرے ہتھیلی پر رکھ دینا ہے ۔

سے گزاردہ ، ہاے ہاے ! و بنا[۱] کرد بہ کشیدنِ تریاک ٭

حالتم سخت پریشان و درہم بود، خون مانندِ[۲] دنگِ برنج کوبی در ششقیقہ ام مے زد، کلہ ام نزدیک بود بہ ترکد، و داشتم[۳] خفہ شدم - از خود بے خود رفتم روے پشتِ بامِ گاری خانہ و گوشہ کہ مشرف[۴] بر میدان گاہِ کنگاور بود استادم - از شب دو سہ ساعتے گذشتہ بود، ابرہا از ساحتِ آسمان برطرف شدہ و مہتاب روے میدان گاہ را فرا گرفتہ ، برف زمین و زمان را بدامنِ خود پیچیدہ ، گوئی کفنے بود کہ خاکِ[۵] بے صاحبِ ایران را در بر گرفتہ بود ٭ ناگہان دیدم چند نفر قزّاق پیدا[۶] شدند کہ

۱؎ (بنا کرد بہ کشیدن تریاک) چانڈو پینے لگ پڑا ٭

۲؎ (مانندِ دنگِ برنج کوبی در ششقیقہ ام میزد) چاول کوٹنے کے ڈھنکی کی طرح میری کن پٹی میں لگتا تھا ٭

۳؎ (داشتم خفہ شدم) میرا دم گھٹ رہا تھا ٭ ۴؎ (مشرف... بود) مرعوب تھا ٭ ۵؎ (خاکِ بے صاحب ایران را) ایران کے لاوارث ملک کو ٭ ۶؎ (پیدا شدند) دکھائی دیئے ٭

حبیب را با سر برہنہ و بازواں[۱] از عقب بستہ
درمیان گرفتہ[۲]، بہ طرفِ تپّۂ کہ نزدیکِ قصبۂ
"کنگاور" واقع است، رواں بودند۔ من
دیگر حالتم را نہ فہمیدم و ہمیں قدر دانستم کہ
طولے نکشید کہ صداے شلیکے[۳] بلند شد،
بہ صداے شلیک سگ ہاے اطراف عوعوے
دلخراشے نمودند، و کلاغ ہاے کہ در شاخہ درختاں
غنودہ بودند سراسیمہ بالہمے زدہ[۴] از شاخے بہ شاخ
دیگر پریدند، و از نو[۵] خاموشی مستولی گردید۔ من
بدونِ ارادۂ از بام بزیر آمدم، وحشی[۶] و دیوانہ وار
بہ طرفِ تپّۂ مذکورہ روانہ شدم۔ دفعتاً دراندک
فاصلہ، در جلوے[۷] من، جسدِ حبیب اللہ نمودار
گردید۔ دو دستانش از دو طرف بہ روے برف
دراز بود، و حالتِ استغاثہ[۸] بدرگاہ خداوند دادگر
داشت۔ خونے کہ از پہلویش بہ روے برف

---

۱ (بازواں از عقب بستہ) مشکیں کسے ہوئے + ۲ (درمیان گرفتہ)
گھیرے ہوئے + ۳ (صداے شلیکے بلند شد) بارود کی آواز سنائی
دی + ۴ (بال بہم زدہ) پھڑ پھڑا کر + ۵ (از نو) نئے سرے سے +
۶ (وحشی) گھبرایا ہوا + ۷ (در جلوے من) میرے سامنے + ۸ (استغاثہ)
داد خواہی +

جاری بود، خونے را کہ از ران روسیِ مجروح بین راہ، در روے برف دیدہ بودم، بہ خاطر من آورد، و آہ از نہادم بر آمد۔ در ہمیں لحظہ یک لختۂ[1] ابرِ تارے، مثل اینکہ بخواہد پردہ بہ روے زشتیِ کردارِ اولادِ آدم بکشد، روے[2] ماہ را گرفت و عالم روشن یک بارہ تار گردید۔ در آں تاریک و روشنی، ناگہاں بہ نظرم آمد کہ یک[3] سیاہی با حزم و احتیاط و شلاں[4] شلاں بہ طرفِ جسدِ بے حرکت نزدیک مے شود۔ خود را در عقبِ درختے پنہاں ساختم و دیدہ[5] دوختہ با دقتِ[6] تمام، مشغولِ نگریستن گشتم۔ در ہمیں لحظہ ماہ از زیرِ ابرِ سیاہ از نو بیروں آمد۔ بدون[7] تردید سیاہی را شناختم، قزاقِ مجروح ہم سفرِ ماں بود! متحیر بودم مقصودش چیست! گفتم شاید

---

[1] (لختۂ ابرِ تارے) سیاہ بادل کا ٹکڑا۔ [2] (روے ماہ را گرفت) چاند پر چھا گیا۔ [3] ایک سیاہی) ایک کالی سی چیز۔ [4] (شلاں شلاں) لنگڑاتا ہوا۔ [5] (دیدہ دوختہ) ٹکٹکی لگا کر۔ [6] (با دقتِ تمام) بہت غور سے۔ [7] (بدون تردید) بلا شبہ۔

بیچوارہا تلاشی جیب ہاے حبیب را کردہ و
جسدش را از سرے برف یکبارہ بودہ بخاک
بہ سپاردو - وقتے تیر - خود را شلاّں شلاّں
بہ جسد حبیب رسانیدہ ، و پس از نگاہے بہ
اطراف خود ، خم شد ، و دست کرد بر بغل
حبیب و چیزے را آورد ، او بہ عجلہ ہر چہ
تمامتر ، در بغل گذاشتہ ، و با شتاب و اضطراب
بہ طرف قلعہ روان گردید - در باب ہمہ مصیبت
ہیچ سر در نیاوردم کہ قضیہ از چہ قرار است -
ولے حالا دستگیرم شد و فہمیدم قزاق بد نہاد ،
بہ طمع پولے چند ، آں ہمہ مروّت و احسان
ایں جوانِ نامراد را فراموش کردہ ، خونِ بیگناہ
او را بہ ریگستان دادہ است ۔

فردائے صبح ، کہ از ہمت جعفر خان ، اجازۂ
حرکت از "کنگاور" را بدست آوردیم و تہیات

---

[1] روے ترے ، انگلی نہیں ۔ [2] (دست کرد) ہاتھ ڈالا ۔ [3] (چیزے در آورد) کچھ نکالا ۔ [4] (بہ عجلہ ہر چہ تمامتر) جتنی جلدی ہو سکا ۔ [5] (در بغل گذاشت) جیب میں رکھ لیا ۔ [6] (در پرو) شروع میں ۔ [7] (ہیچ سر در نیاوردم) میں کچھ نہ سمجھا ۔ [8] حالا دستگیرم شد ، اب میری سمجھ میں آیا ۔

حرکت بہ سمتِ "کرمان شاہ" بودیم، خواستیم بازدیدِ[1] بہ حبیب اللہ نمودہ باشیم و خدا نگہدار آخرینے بہ او گفتہ و فاتحہ برایش خواندہ باشیم- دیدم جسدِ حبیبِ ناکام در زیر برف شبانہ ناپدید گردیدہ - نہ از او اثرے ماندہ و نہ از پائے قزاقِ بد سرشت - دستِ بے اعتنائے طبیعت[2] ہر دو را پوشاندہ و ہیچ اثرے از مجازات[3] و مکافات ندیدم ❊

در ایں بین صدائے جعفر خان بگوشم رسید کہ از دُور صدا مے کرد و مے گفت:- خان! سرما پر زور است، اگر مے خواہی تلف نشوی یک بستۂ تریاک[4] بدہم زبان چہ معجزئے است- کاری ہم حاضر شد- سوار شدہ براہ افتادیم[5] ❊

سید محمد علی جمال زادہ

---

[1] (بازدیدئے) ملاقاتِ ثانی ❊ [2] (طبیعت) قدرت ❊
[3] (مجازات) سزا ❊ [4] (یک بستۂ تریاک) افیون کی ایک پڑیا ❊
[5] (راہ افتادیم) ہم چل پڑے ❊

رویت بغیرِ چشم

بعضے احساساتِ مخصوص در یک عِدّہٗ[1] حیوانات دیدہ مے شود کہ برائے بدست آوردنِ مَبدءِ[2] آں احساسات، سالہا است، علمائے اروپا مشغولِ تحقیقات و امتحان مے باشند۔

ازاں جملہ دُو خطِ[3] طولے عصبی در دُو طرفِ بدنِ ماہی موجود است، کہ ہر گاہ یکے ازاں دُو را ازکار[4] بیندازند، از ہماں طرف ضعفِ باصرہ پیدا مے کنند۔ مثلاً اگر خطِ طرفِ راست را ابطال[5] کنند و موانعے[6] در جلوے ماہی بگذارند کہ از میانِ آنہا عبور

[1] (عِدّہ) تعداد۔ [2] (مبدء) علت۔

[3] (دو خط طولے عصبی) دو لمبی عصبانی لکیریں۔

[4] (ازکار بیندازند) بیکار کر دیں۔

[5] (ابطال کنند) باطل یا بیکار کر دیں۔

[6] (موانعے در جلوے ماہی بگذارند) مچھلی کے سامنے رکاوٹیں رکھ دیں۔

کند، طرف راستِ بدنش بہ آنہا برخورد[1] مے کند
و خراشیدہ مے شود، و اگر ہر دو خط را باطل
کند با کمالِ زحمت عبور مے کند! درصورتیکہ
اگر آں دو خطِ عصبی را سالم بگذارند و
چشمہا را از دیدن مانع شوند، بہ آسانی
مے تواند از میانِ موانعے کہ در راہِ اوست
عبور نماید، و ایں قضیّہ خیالِ دیدنِ بغیر
چشم را قہراً[2] اِحداث مے کند۔

نیز خفاش[3] در تاریکی بطور کج[4] و معوّج
حرکت مے کند و بہ محضِ اینکہ بہ دیوارے
یا عایقے[5] دیگر بخواہد برخورد کند، فوراً راہِ
خود را تغییر مے دہد، زیرا در منتہا الیہ[6]
بالہایش نقاطِ عصبی بسیارے است کہ مانعِ
راہ قبل از اتصال بہ آں، ادراک[7] مے کند۔

---

۱ (برخورد مے کند) ٹکراتی ہے۔
۲ (قہراً احداث مے کند) لازماً پیدا کرتا ہے۔
۳ (خفاش) چمگادڑ۔ ۴ (کج و معوّج) ٹیڑھا ترچھا۔
۵ (عایقے دیگر) کوئی اور رکاوٹ۔ ۶ (منتہا الیہ) آخری حصہ۔
۷ (ادراک مے کند) بھانپ جاتی ہے۔

بسیاری از کور ہا، قبل از اینکہ بہ دیوارے
برسند، مے فہمند، و اگر کسے از نزدیک
ایشاں عبور کنند، احساس مے کنند ٭

اینگونہ قضایا[۱] بسیاری از اہلِ علم را مشغول
خود داشتہ - مے گویند "فراگول رمن" از محققین
ایں عصر، روزے احساساتِ کورے را
امتحان میکردہ و سوزنے را بہ سمتِ او
دراز کردہ، از شخصِ کور حرکتے دفاعی، بدون
اختیار، صادر شدہ و گفتہ، شما سراپا جسم
نوکدارِ تیزے تہدید[۲] مے کنید - عالمِ مذکور
در صددِ امتحان بر آمد، و در تاریکی و
روشنی، در نقاطِ مختلفہ بدن تجربہ را تکرار[۳]
کردہ - و براو معلوم شد کہ ایں احساس در
پوست است ٭

ہرگاہ پارۂ از پوستِ بدن را، پس از[۴]
نظافتِ کامل، با ذرہ بیں معاینہ کنند مسالتے

---

۱ قضایا، واقعات ۔ ۲ تہدید (دھمکی) دراتے ہیں ٭
۳ تکرار کردہ، دوہرا کر ٭
۴ پس از نظافتِ کامل (خوب صاف کرنے کے بعد ٭

دیده مے شود، یعنی شکل، دارائے مسکن ہائے بزرگ کہ گذار نور بین آنہا خیلے زیاد است، و ہر یک ازاں مسامات قرار گرفتہ است در روئے یک دستۂ شاخ ہائے عصبیٔ بسیار نازک و باریک، کہ اہل تشریح آں مجموعہ را از آلات لمس تصور میکردہ اند، لیکن بہ عقیدۂ "فراکول" اینہا چشم[1] ہائے کوچکے ہستند کہ در نسل ہائے اوّلیہ کار میکردہ اند و بمرور[2] دہور دچارِ عطلت شدہ اند، زیرا احتیاجے بہ اعمالِ آنہا نبودہ، و نظیر ایں چشمہا در بسیاری از حشرات الارض بکثرت یافت میشود۔ لاکن چوں باطل نشدہ، میشود آنہا را بدیدن عادت داد۔ اگر ایں بیان با یک[3] عدۂ نمایش ہائے عجیب ہمراہ نبود، در جزوِ ہزاراں احتمالات علمی محسوب شدہ موردِ توجۂ اہل علم نمے شد۔

[1] (چشم ہائے کوچکے) چھوٹی آنکھیں۔ [2] (بمرور دہور دچار عطلت شدہ اند) زمانہ گذر جانے کے باعث دھندلی ہو گئی ہیں۔ [3] (با یک عدۂ نمایش ہائے عجیب ہمراہ نبود) اگر کئی ایک عجیب تجربوں کے ساتھ نہ ہوتا۔

یکے از محققین عصر کہ خودش ہم سالہا
در این گونہ مطالب کار کردہ مے نویسد :-
"وقتے در ۱۹۲۰ء یاد داشت[1] "فراگول" منتشر
شد نبزدِ اُو رفتم و تقاضا کردم کہ خودم
شخصاً امتحان کنم ، و با خودم پارچۂ مخمل
سیاہے دارائے آستر اطلس بردہ بودم ، پس
چشم شاگرد را اولاً چسپانیدم ، و بعد از ان
با پارچہ بستم ، و اُطاق را خلوت کردم ، و
چند قطعہ مقوّا ، کہ میدانستم ارقام[2] روے
آنہا نوشتہ است ، از میانِ جعبہ[3] برداشتم ،
بدونِ آنکہ خودم بخوانم ، در زیر شیشہ گذاشتم
و بلوکے[4] صورتِ اُو بردم ، پس از لحظۂ یکے
از آنہا را خواند :- ۳۸۰ ، و پس از چند ثانیہ
دیگرے را ہم خواند :- ۷۹۵ ، و ہر دو صحیح بود ،
پس کاغذے از جیب خود بیرون آوردم کہ
بحروفِ درشت[5] نوشتہ شدہ بود ، آں حروف

---

1 اطاق یا اطاقت کردم یعنی کمرے کو دوسرے لوگوں سے خالی کیا ۔ 2 لکھے ارقام
لکھے ... نوشتہ است ان پر جنہیں لکھی ہوئی ہیں 3 جعبہ صندوق
4 بلوکے صورت ... سامنے 5 بحروفِ درشت موٹے حروف ہیں ۔

را ہم شناخت ، آنگاہ کتابے باز کردم، وچند کلمہ را ہجی کرد ، پس چشم ہا را با کمال صعوبت باز کردم ، زیرہ پلک ہا بہم چسپیدہ بود ۔ آنچہ برمن از ایں امتحان ، و امتحاناتے کہ بعد ازاں کردم ، معلوم شد ایں بود ؛

۱- مطمع ایں نظر بسیار تنگ است ، بطوریکہ یک کلمۂ پنج حرفی یکبار دیدہ نمے شود، حرف بحرف باید دید ، مثل آنکہ یک دستۂ نور[1] بسیار کوچکے در روے شۓ مرئی[2] حرکت دادہ شود ، کہ ہر قطعہ کوچک را روشن مے کند ، سائر قطعات تاریک مے ماند ؛

۲- جسم مرئی ، در اول باید زیاد نزدیک بہ پوست باشد تا دیدہ شود ، اما بتدریج بشود فاصلہ را زیاد تر کرد ، و ایں[3] بستہ بہ ورزش و عادت است ؛

نیز در[4] تمیز الوان امتحانات کردہ ، با تمام احتیاط

---

[1] (نور) روشنی ؛ [2] (شۓ مرئی) جو چیز آنکھ سے دیکھی جاسکے ؛ [3] (ایں بستہ بہ ورزش و عادت است) یہ استعمال اور عادت پر منحصر ہے ؛ [4] (در تمیز الوان) رنگوں کے پہچاننے میں ؛

بعمل آمده و معلوم شده که رنگ را هم میشود
تمیز داد، با این خصوصیت که بینی برائے
این کار از سائر اعضا بهتر است ٭

سید حسن طبسی

نادر شاہ

(ورقے از تاریخ نادری جدید)

نادر شاه که در اروپا معروف به قلی خان است، در کلات، واقع در ایالت[1] خراسان متولد شد، پدرِ او رئیس[2] طایفۂ از افشار و حاکمِ قلعۂ کلات بود۔ در قلعۂ مذبور، همیشه عدۂ کافی از قشون[3]، برائے منع تاخت و تازِ تراکمه[4]، به خراسان ساخلو[5] شد، و وضع[6] طبیعیِ آں محل طورے است که

---

۱ (ایالت خراسان) صوبۂ خراسان ٭ ۲ (رئیس) سرگروه ٭ ۳ (قشون) فوج، لشکر ٭ ۴ (تراکمه) ترکمان لوگ ٭ ۵ (ساخلو) ترکی لفظ ہے یعنی قلعه گیر فوج ٭ ۶ (وضع......) اس جگہ کی قدرتی پوزیشن ٭

بہ[1] یکے از در بند ہا مُشرف است و معدودے قلیل در آنجا مے توانند بالشکرے بزرگ مقاومت نمایند۔ نادر قلی کہ نادر شاہ باشد، طفل بود کہ پدرش از دنیا گذشت، وچوں حکومت ایں قلعہ، سالہا از پدر بہ پسر مے رسید، عموے نادر شاہ حکومت قلعہ را بہ ایں عنوان گرفت کہ بعد از رسیدن نادر قلی بہ سِنّ[2] رُشد بہ اُو تفویض نماید، ولے وقتے نادر قلی بہ سِنّ رُشد رسید عموے اُو بہ عذرِ اینکہ ہنوز جوان است و نمے[3] تواند از عہدہ بر آید بہ اُو مداخلہ[4] نداد، و بہ طائفہ خود چناں وا[5]نمود کہ اُو جوانے است تند و ظالم و شایستۂ حکومت نیست مگر آنکہ بخواہند بجاے ملایمت سختی بہ بینند۔ افشار ہا از عموے نادر قلی راضی بودند، خواہش کردند بر ریاست[6] آنہا باقی بماند،

[1] (بہ یکے از ......) ایک درۂ کوہ کا سرکوب ہے ✤

[2] (سِنّ رُشد) بلوغت ✤ [3] (نمے تواند از .. ...) فرائض کی ادائگی کے ناقابل ہے ✤ [4] (مداخلہ) چارج ✤

[5] (وانمود) جتایا ✤ [6] (ریاست) سرکردگی۔ حکومت ✤

و چوں کفایت[1] و انصافِ اُو را دیده بودند
از ترسِ اینکه مبادا وضعِ آنها بدتر شود، نخواستند
به برادر زاده اش تمکین[2] کنند۔ نادر قلی به تدلیسِ
عموے خود از حقِ خویش محروم ماند و بواسطهٔ[3]
شورے که در سر داشت، نتوانست با این
حالت درمیانِ اقوامِ خود زندگانی کند۔ بشهرِ مشهد
که معروف به مشهدِ امام علیؑ رضا است رفته
داخلِ خدمتِ بیگلر بیگی یعنی والئ خراسان شد
و به نیابتِ[4] ایشک اقاسی باشی، معین گردید
و در آں[5] مقام طورے رفتار کرد که سرکردهٔ
یک دستهٔ سوار شد، و در مدافعهٔ ترکمان ها
چناں نظم و رشادتِ خود را مکرّر نشان داد
که در ظرفِ مدتِ چند سال به منصبِ مین[6] باشی
گری رسید، و تا سنِ سی سال بر این مقام

---

(۱) کفایت = لیاقت ۔ (۲) تمکین کنند = اطاعت کریں ۔
(۳) بواسطه = بسبب ۔ (۴) نیابت ایشک اقاسی باشی = [illegible] یعنی ناظرِ دربار کا نائب ۔
(۵) [illegible] طورے رفتار کرد = اور اس عہدہ پر [illegible] کام [illegible]
(۶) [illegible] ایک ہزار فوجی سپاہیوں کا افسر ۔

باقی بود، و ہمیشہ آثارِ شجاعت و عزم متین از او دیده مے شد، تمام دوستان و آشنایانِ او، او را دوست و محترم داشتند، ولے آنہا کہ با او مانوس نبودند، او را کنارہ[1] جو تصور میکردند، و با او نمے[2] جوشیدند - اگرچہ نادر مصمم شدہ بود کہ ہرگاہ موقعے پیش بیاید کار خود را بہ اعلےٰ درجہ برساند، ولے خیالاتِ بلندِ خود را پنہاں مے داشت، و مواظب[3] بود مبادا چیزے از او ظاہر شود کہ اسباب حسد یا عداوتِ رؤساے[4] او گردد، و علے الظاہر[5] از مقامے کہ داشت اظہارِ رضایت مے کرد تا در ۱۷۲۰ء مطابق ۱۱۳۲ ہجری کہ ترکمہ، ناگہاں با دوازدہ ہزار سوار داخلِ خراسان شدہ، بناے قتل و غارت گذاشتند۔ بیگلر[6] بیگی پیش از چہار ہزار سوار و دو ہزار پیادہ حاضر

---

[1] (کنارہ جو) تنہائی پسند + [2] (با او نمے جوشیدند) اسکے ساتھ بے تکلف نہیں ہوتے تھے + [3] (مواظب بود) احتیاط کرتا تھا +

[4] (رؤساے او) اُس کے افسر + [5] (علے الظاہر از مقامے کہ داشت) ظاہرا اپنے عہدے سے + [6] (بیگلر بیگی) گورنر خراسان +

نداشت کہ بمقابل آنہا بفرستد۔ صاحب منصبان[1] را بہ مشورت طلبید و بہ آنہا گفت :۔ کہ اگر فوراً جلوے[2] ترکمان ہا گرفتہ نشود، تمام خراسان را ، بہ حسبِ عادت ، خراب و تاراج خواہند کرد و مرد و زن و اطفال را اسیر خواہند نمود و اموال را ، بقدرے کہ بتوانند ، بہ غارت خواہند برد ، و سر من بہ بربادن خواہد رفت۔ صاحب منصبان گفتند :۔ قشونے کہ حاضراست ابداً براے مقابلۂ دشمن کافی نیست ، و بہ ہیچ وجہ نمے توان امیدِ ظفر داشت ، و یقیناً اگر با این معدودِ قلیل اِقدام بہ جنگ شود پادشاہ مواخذہ خواہد کرد کہ چرا قشون را بے[3] محابا بکشتن دادیم۔ بیگلر بیگی ہمین کہ در آنہا آثارِ اضطراب دید گفت :۔ من خود با قشونے کہ ہست میروم و سعیٔ خود را مے کنم ، بیم و خطر بہتر ازان ست کہ آسودہ بنشینیم ، تماشا کنیم و

---

[1] صاحب منصبان) افسران + [2] جلوے ترکمان ہا گرفتہ نشود) اگر ترکمانوں کو روکا نہ جائے +

[3] بے محابا : بے دھڑک +

تا کہ مملکت را خراب و اہالی را اسیر کنند۔ نادر قلی در ایں شورائے[1] حاضر بود، ولے در مقامے[2] کہ داشت، ماذون نبود، قبل ازاں کہ از ہمگنانِ او سوال شود، اظہارِ رائے بکند، باوجود ایں بر خاست و اجازہ طلبید کہ در ایں موقع رائے خود را بعرض برساند۔ رخصت یافتہ[3] گفت:۔

دشمن نزدیک است، وقتِ گفتگو نیست، چند روزِ دیگر رؤسائے قشون، بہ آنچہ حالائے خواہند اقدام کنند، مجبور خواہند شد۔ شجاعتِ آقا و رئیس ما کہ مے خواہد شخصاً بہ مدافعۂ دشمن برود، خیلے محلِ تحسین است، ولے لزومے[4] ندارد کہ ایشاں خود را بہ چناں خطرِ بزرگ بیندازند، زیرا کہ اگر اتفاقے[5] برائے ایشاں بیفتد تمام مملکت از دست مے رود رائے صواب آنست کہ خود در شہر مشہد

---

[1] (شورائے) مشورہ ۔ [2] (ولے در مقامے کہ داشت ماذون نبود) لیکن عہدہ کے لحاظ سے اذن نہ رکھتا تھا ۔ [3] (رخصت یافتہ) اجازت پاکر ۔

[4] (لزومے ندارد) ضرورت نہیں ۔

[5] (اتفاقے ......) اگر ان کو کوئی تکلیف پیش آجائے ۔

بماند و باآں قدر قشون کہ مے تواں از اطراف جمع کرد، بہ محافظتِ شہر اقدام شود؛ و فوراً قشونِ حاضر بمقابلِ دشمن مامور گردد، معابر[1] و دربند ہا را سد کنند، جلوِ دشمن را بگیرند تا قشونِ دیگر بہ امداد برسد۔ من بہ تجربۂ کہ از شجاعت و رشادتِ قشونے کہ دارم اطمینان دارم، و ہرگاہ بسرکردگی مامور شوم بطورِ یقین بہ غلبہ دارم کہ از سرِ[2] خود التزام مے دہم۔

بیگلربیگی بقدرے از اظہارِ ایں خدمت خوش وقت شد کہ رائے سرکردگانِ دیگر را نہ پرسید و فوراً بہ نادر ایں طور خطاب کردہ گفت:- تو ہمیشہ در ایں مقامے کہ داشتۂ چناں اظہارِ رشادت و کفایت[3] کردہ کہ از حسنِ رفتارِ آیندۂ تو برائے من شکے نیست، و الآن ترا سرتیب[4] و سرکردۂ تمام قشونِ حاضر نمودم،

---

[1] معابر و در بند ہا را سد کنند، راستوں اور ناکوں کو بند کریں +

[2] از سرِ خود التزام مے دہم، میں اپنے سر کو ضامن دیتا ہوں یعنی اگر فتح نہ کروں تو مجھے قتل کیا جائے + [3] کفایت، لیاقت + [4] (سرتیب)

باید بہ عجلۂ تمام بہ مقابلۂ دشمن حرکت[۱] کنی و
با نزاکہ جنگ نمائی، یا بہ ہر تدبیر کہ صلاح
بدانی جلوِ آنہا را بگیری۔ حکمِ[۲] موقتی بہ سرکردگی
نادر قلی در ایں ماموریت صادر شد۔ بیگلربیگی
بہ او وعدہ داد کہ اگر از عہدۂ[۳] خدمت برآید،
بہ دربار[۴] عرض کند و امضاے حکمِ خود را،
در تفویض سرکردگیِ کل، بہ نادر تحصیل
نماید۔ نوکر پیادہ[۵] و سوارہ تمام از انتخابِ
نادر قلی، بسرکردگی، مسرور شدند، ولے
صاحب منصبان و اغلبِ[۶] مین باشی ہاے کہ
بر[۷] نادر مقدم بودند، از اطاعت باو امتناع[۸]
نمودند۔ بہ بیگلر بیگی عرض شد۔ حکم کرد آں
صاحب منصباں بمانند[۹]، و نادر قلی، ہر کس

---

۱ (حرکت کنی) روانہ ہو جائے ۔ ۲ (حکم موقتی) عارضی حکم ۔ ۳ (اگر از عہدۂ خدمت برآید) اگر اس خدمت کو بجالائے ۔ ۴ (بہ دربار ... بہ نادر تحصیل نماید) بادشاہ کی خدمت میں عرض کر کے اپنے نام کا فرمان جو سپہ سالاری کے بارہ میں ہے نادر کے نام پر منتقل کرا دیگا ۔ ۵ (نوکر پیادہ و سوارہ) پلٹن اور رسالہ کے ملازم ۔ ۶ (اغلبِ مین باشی ہا) اکثر کمپنی کمانڈر۔ مین ترکی میں ایک سو کو کہتے ہیں اور باشی سرکردہ ۔ ۷ (کہ بر نادر مقدم بودند) جو نادر سے سینئر تھے ۔ ۸ (امتناع نمودند) انکار کیا ۔ ۹ (بمانند) رہ جائیں یعنی جنگ کے لئے نہ جائیں ۔

را کہ مے خواہد، بجاے آنہا معین کند۔ نادر
قلی از صاحب[1] منصبانِ جزء، بجاے آنہا کہ
ماندہ بودند، معین نمود، و قشون در حرکت آمد
و ہمہ مانندِ سردارِ خود مُصمّم بودند یا بر دشمن
غلبہ کنند یا بدستِ دشمن کشتہ شوند۔ سرکردۂ
ترکمن ہا چہار منزل از مشہد دور بود ہمیں
کہ شنید قشون مے آید، سوارِ خود را کہ براے
تاخت و تاز بہ اطراف متفرق[2] شدہ بودند جمع
کرد۔ نادر مستقیما[3] رو بہ دشمن آمد۔ وقتے
رسید دید صفوف آراستہ و مہیاے جنگ
ہستند۔ قشونِ خود را بالاے بلندی کشید و
بہ آنہا گفت:۔ از قشونِ ترکمان نیمے از پئے
آذوقہ و در محافظتِ اُمرا و اموال ہستند،
بیش از شش یا ہفت ہزار سوار ندارند
از یک دیگر بفاصلہ استادہ اند کہ عدۂ آنہا
بہ نظر زیاد بیاید۔ اگر عددِ آنہا دو[4] مقابل

---

[1] صاحب منصبانِ جزء) ماتحت افسران +
[2] متفرق شدہ بودند) تتر بتر ہوگئے تھے + [3] (مستقیما) سیدھا +
[4] از پئے آذوقہ، خوراک لینے کے لئے + (دو مقابل) دو چند +

هم باشد مرا باکے نیست۔ چوں مکرر رشادت و
قوتِ شما را دیده ام، یقین دارم امروز
بجدّ و جهد جان و مال و آزادیٔ هم وطنانِ خود
را خواهید خرید۔ درایں بین تراکمه بشدت
حمله آوردند۔ ایرانیاں متابعت و اقتدا بسردار
خود کرده باکمالِ رشادت ایستادند۔ طرفین
شجاعت نموده پائے[1] فشردند۔ جنگے سخت و خونریز
در گرفت۔ مدتے[2] غلبه هیچ طرف معلوم نبود۔
بالآخره کوکبِ اقبالِ نادر طلوع کرد۔ سرکردهٔ
تراکمه بدستِ او کشته شد۔ تراکمه رُو بفرار
گذاشتند۔ قشونِ نادر تا چند فرسخ[3] آنها را تعاقب
کرده کُشتار نمودند۔ شش هزار نفر از ترکمان
کشته شد و از باقی نصف بر نگشت، تمام بدستِ
اهالیٔ اطراف و دهاتیں[4] کشته یا اسیر شدند۔
ایں فتح و فیروزی اسباب[5] اقبال و نامِ نیکِ
نادر شد۔ همیں که به مشهد رسید، بیگلر بیگی
به او گفت:۔ که از پادشاه، سرکردگیٔ کل[6]

۱ (پائے فشردند) جم کر لڑے ۔ ۲ (مدتے) بہت دیر تک ۔ ۳ (فرسخ) فرسنگ ساڑھے تین میل ۔ ۴ (دهاتیں) دیہاتی ۔ ۵ (اسباب) باعث ۔
۶ (سرکردگیٔ کل) سپہ سالاری ۔

خراسان را، برائے تو استدعا کردہ ام - وے
شاہ سلطان حسین کہ در آں وقت پادشاہِ
ایران بود، بسیار ضعیفُ العقل و تن پرور
بود، بخدماتِ نادر اعتنائے نکردہ و منصبے را
کہ شایستۂ نادر بود، بجوانے از نجبا[1] داد کہ ہیچ
وقت جنگ ندیدہ بود - ایں اسباب را سرکردگانِ
معتبر کہ در وقتِ ماموریتِ نادر حضور[2] داشتند،
فراہم آوردہ بودند - اگرچہ خودِ شان، از
مقابلۂ ترکمان مے ترسیدند، از رفتنِ نادر
بہ جنگ دل تنگ بودند - چوں در دربار
وسایل داشتند و پادشاہ بے[3] قید بود، غرض[4]
و عداوتِ خود را پیش بردند، و ایں مرد
شجاع را کہ دوست و حامی در دربار نداشت
مغضوب و معزول نمودند - نادر از ایں[5] رفتار
سخت بر آشفت و بحضور بیگلر بیگی رفت و

---

[1] (نجبا) نجیب کی جمع اعلیٰ خاندان کے لوگ +
[2] (حضور داشتند) موجود تھے + [3] (بے قید) بے اصول شخص +
[4] (غرض ... پیش بردند) دشمنی کرنے میں کامیاب ہوئے +
[5] (از ایں رفتار) اس سلوک سے +

به اُو گفت :- وعدهٔ شما بے حاصل بود، بجاے اینکه مرا در[1] مقام ریاست مستقر کنید، در[2] اداے خدمت معزول و مغضوب شدم- جوانے به سرکردگی قشون مامور است که باید با زنان در حرم زندگانی کند، و چوں ایں جوان نسبتے[3] به شما دارد، بیقین است وعدهٔ را که بمن فرمودید در حق اُو بعمل آوردید- بیگلر بیگی قسم یاد کرد که آنچه واقع شده است خلافِ[4] میل اُو بوده است- چوں در حق نادر اصرار و استدعا کرده بود، از جسارتِ نادر که خُلفِ وعده نسبت به اُو مے داد بر آشفت، نادِر در آنچه گفته بود اصرار داشت، و بعضے عباراتِ[5] نامناسب به زبان آورد، بطوریکه بیگلر بیگی تحمل نتوانست کرد، و حکم داد اُو را بچوب[6] بستند و زدند تا ناخن ہاے پاے اُو ریخت، و از خدمت بیرونش کردند ﴿

---

[1] (در مقام ریاست) سپہ سالاری کے عہدہ پر ﴿ [2] (در اداے خدمت) خدمت بجالانیکے بدلے ہیں ﴿ [3] (نسبتے به شما دارد) آپکا عزیز ہے ﴿ [4] (خلافِ میل) منشا کے خلاف ﴿ [5] (عباراتِ نامناسب) ناشائستہ الفاظ ﴿
[6] (بچوب بستند و زدند) ٹکٹکی میں باندھ کر پیٹا ﴿

مطالعه کنندگان تعجب نکنند از اینکه چگونه نسبت به یک صاحب منصب بزرگ این طور نتیجه جاری شد، چرا که در ایران نسبت به اشخاصیکه درجات عالیه دارند اگر طرف[1] بے میلیِ پادشاه واقع شوند، همیں رفتار مے شود، و تمام منجبا هم اگر خلافِ حکمِ رئیسِ خود را به نمایند ممکن است موردِ همیں گونه تنبیه واقع شوند ۔

نادر پس از آنکه بیرون[2] شد، چون وسیله و دوستے در دربار نداشت، از اینکه دوباره به منصب برسد، مایوس بود، باین خیال افتاد که به وطنِ اصلی مراجعت کرده میراثِ پدر خود را بدست بیاورد، چون بآنجا رسید عمویش نسبت به او مهربانیٔ زیاد کرد۔ مدتے با خویشانِ خود زندگانی نمود، اما همیں که بخیالِ ریاستِ طایفه افتاد، اول به ملایمت در خلوت اظهار کرد و بعد سخت[3] ایستاد و حقِ خود را خواست

[1] اگر طرف ... واقع شوند) اگر پادشاه کی کم توجہی کے مورد ہو جائیں ۔
[2] بیروں شد ۔ نوکری سے برطرف ہوا ۔ [3] سخت ایستاد ۔ اپنی بات پر اڑ گیا ۔

خصومت او ہم سخت ایستادہ و تن[1] در نداد، و نسبت بہ نادر بطور بے اعتنائی و تحقیر رفتار کرد[2]۔ نادر با غیرتے کہ داشت نتوانست تحمل کند، و بے چیزی[3] و بے نوائی او بجدے رسیدہ بود کہ برائے قوتِ لایموت[4] مجبور بہ قرض بود۔ از ایں حالت بہ ستوہ آمد[5] و حق داشت، زیرا کہ بہ پادشاہ و مملکت خود خدمات بزرگ کردہ، و شائستہ احسان بزرگ بود۔ بجائے احسان عزل و تنبیہ و سیاست دید[6]، و چوں بہ خویشاوندان خود رو در آورد و حق موروثی خود را خواست، خصومت از حق او را از او باز داشت، و کسانے کہ با او از یک نسل بودند و بایستے دوست او باشند دشمنی ظاہر ساختند، و ہیچ جہت نداشت[7] جز اینکہ او را

---

[1] (تن در نداد) رضامند نہ ہوا ✤ [2] (رفتار کرد) سلوک کیا ✤ [3] (بے چیزی) افلاس ✤ [4] (قوت لایموت) اس قدر غذا جسے کھا کر فاقے کی موت سے بچ سکے ✤ [5] (بہ ستوہ آمد) تنگ آ گیا ✤

[6] (سیاست دید) سزا پائی ✤

[7] (ہیچ جہت نداشت) کوئی وجہ نہ تھی ✤

رشید و با جرأت دانستند و از ہر[1] جہت از خود شان بالا تر دیدند ٭

نادر درین حالتِ افسردگی مصمم شد کہ آنچہ نمے تواند بخوشی بدست بیاورد بہ قوت بگیرد۔ با چند نفر مردانِ قوی کہ مثلِ او بیچارہ و از جان بہ تنگ آمدہ بودند، ہمدست[2] شد و در سرِ راہ قافلۂ[3] را زدند، سہ[4] چہار بار امتعہ گرفتند، و بہ سہولت فروختند تا مبلغے[5] برائے مخارجِ یومیہ منظور داشتند بقیہ را اسلحہ و اسباب خریدند، و ہر چہ مثلِ خود از جان بہ تنگ آمدہ پیدا کردند بہ دستۂ خود افزودند۔ دفعہ دیگر با قریب بیست و پنج نفر بکاروان تاختند، و سی بار شتر و قاطر امتعہ و آذوقہ گرفتہ بہ میانِ کوہ ہا

---

[1] (از ہر جہت) ہر حیثیت سے ٭ [2] (ہمدست شد) شامل ہو گیا ٭ [3] (قافلۂ را زدند) ایک قافلہ لوٹا ٭ [4] سہ چہار بار امتعہ) تین چار بوجھ سامان تجارت ٭ [5] (مبلغے برائے مخارج یومیہ منظور داشتند) کسی قدر اپنے روزانہ خرچ کے واسطے پاس رکھ کر ٭

بردند، در آنجا با اشخاصیکه پنهان نزدِ آنها
مے آمدند، امتعه را با اسلحه و آنچه لازم
داشتند، عوض[1] مے کردند۔ باین طور مدتے
راه زنی کردند، اسلحه و ملزومات[2] گرفتند، و
مردانِ دیگر که اغلب از قشوے بودند که با
نادر خدمت کرده بودند، بر عدهٔ خود افزودند
تا شمارهٔ آنها به پانصد نفر رسید، همه مردانِ
قوی و با اسلحه و اسپ۔ وحشت در تمام آں
صفحات افتاد۔ از اهالی خراج خواستند، چوں
امتناع نمودند، اول آنها را تهدید[3] کرده،
بعد اموال آنها را بغارت برده و خانه هاے
آنها را آتش زدند۔

این نکته را لازم است بمطالعه کنندگاں
بگوئیم که نادر سعے توانست مدتے بدین منوال
حکومت کند، و البته قشون پادشاه او را
تعاقب کرده و مغلوبش مے نمودند، ولے
در این وقت دولت ایران مشغول جنگ بود،

---

[1] (عوض مے کردند) بدل لیتے تھے۔ [2] (ملزومات) ضروریات۔ [3] (تهدید کرده) ڈرایا دھمکایا۔

افغان ہا بہ ریاستِ پسرِ میرویس، اصفہان را گرفتہ و تمام صفحاتِ جنوب شرقیٔ ایران را بہ اطاعت آوردہ بودند۔ عثمانی ہا بہ صفحاتِ مغربی داخل شدہ و اغلب جاہا را متصرف بودند، و روسہا گیلان و جاہاے دیگر، در سواحلِ بحرِ خزر بہ تصرف آوردہ بودند۔ براے شاہ طہماسپ دو سہ ایالت بیش باقی نماندہ، و ہمہ طرف محصورِ دشمن بود۔ قشونے نداشت کہ بہ دفعِ نادر بفرستد۔ اہالی ہم مے ترسیدند با او مقابلہ بنمایند۔ نادر ہم، آنچہ براے خود و ہمراہانش لازم بود، مے گرفت و زندگانی مے کرد۔ درین اوقات شاہ طہماسپ بہ سیف الدین بیگ، یکے از سرکردگانِ قشون کہ رئیسِ طائفہ بزرگ موسوم بہ بیات بود، متغیر شدہ و خواست او را بکشند۔ سیف الدین خبر یافت، شبانہ با ہزار و پانصد نفر از بستگانِ خود، از اردو فرار کرد۔ و

ریاست = سرداری - اشرفی + ایالت = صوبہ +

متغیر شدہ = ناراض ہوا + اردو = کیمپ +

چوں مامنے نداشت نزدِ نادر قلی رفت و به اُو ملحق شد - عدۂ قشون و همراهانِ نادر به دُو هزار رسید، و اسباب وحشت و خرچ شباو از برائے اہالئ آں صفحات گردید - عموئے نادِر از قوتِ برادر زادۂ خود، که بیش از سی فرسخ[1] با اُو مسافت نداشت، اندیشناک شده که مبادا بر اُو بتازد - لہذا کاغذے به نادِر نوشت، و به اُو تکلیف[2] کرد که اگر تسلیم شود و بخدمتِ پادشاه برود، از تقصیرِ خودِ اُو و همراہانش عفو خواہد شد - نادر از ایں تکلیف خوش وقت گردید، و به عموئے خود نوشت که اگر بتوانند رقم[3] عفوِ آنہا را صادِر کند، در قبول ایں تکلیف حاضر است - بنا بر ایں عموئے نادِر عریضه به شاه طہماسپ نوشت و توسط برادر زادۂ خود را کرد ؛

پادشاه اول راضی نشد که شخصے را که مصدرِ

---

[1] (فرسخ یا فرسنگ) ساڑھے تین میل کی مسافت ؛

[2] (به اُو تکلیف کرد) اُس کے ذمے پر ڈالا ؛ [3] (رقمِ عفوِ آنہا ....) اُنکے واسطے معافی نامہ پادشاہ سے منگوادے ؛

چناں اعمال و تقصیر ہا شدہ بود بہ بخشند، ولے تفصیلِ رفتارِ ناشایستہ کہ در مقابلِ خدماتِ سابقاً بہ نادر شدہ، و او برائے حفظِ[1] خود مجبور بہ راہزنی گردیدہ بود، بعرض[2] رسید، و گفتہ شد کہ نادر صاحبِ منصب[3] رشیدے است و فنونِ او بکار خواہد آمد و وجودِ چناں شخصے لازم است۔ پادشاہ قبول کردہ، و فرمانِ عفوِ نادر را بہ عموئے او فرستاد، و او نیز فوراً بہ نادر تبلیغ نمود۔ نادر با سیف الدین بیگ و صد نفر سوارِ زبدہ[4] بہ کلات آمد۔ عموئے او با کمالِ مہربانی پذیرائی[5] کردہ، روزِ دیگر مہمانئ شایستہ برائے او و ہمراہانش فراہم آوردہ، و خواست تا سہ روز آنہا را نگاہ[6] دارد، و تصورِ خیانتے از طرفِ برادر زادۂ خود نمے کرد۔ ولے نادر در خیال

---

[1] (برائے حفظِ خود) اپنی حفاظت یعنی گزارے کے واسطے۔
[2] (بعرض رسید) عرض کیا گیا۔ [3] (صاحب منصب) افسر۔
[4] (زبدہ) چیدہ چیدہ۔ [5] (پذیرائی) آؤ بھگت۔
[6] (نگاہ دارد) اپنے پاس رکھے۔

انتقام بود، و مے خواست صدمہ را کہ عموِیش بہ او رسانیدہ و حقِ او را تضییع کردہ، و در بیچارگی او را حقیر شمردہ بود، تلافی کند ـ برائے[1] اجرائے ایں قصد، با ہمراہاے خود گفتگو کردہ قرار داد کہ پانصد نفر از کسانِ او یک روز بعد از خودش حرکت[2] کردہ، در نزدیک قلعہ کلات کہ کوہسار است، پنہاں بشوند، و در ہماں شب، تہیۂ[3] کہ لازم بود، دیدہ شد۔ دو ساعت از نصفِ شب گذشتہ نادِر بہ کسانِ خود کہ درمیانِ قلعہ بودند حکم کرد، بسر[4] قراول ہا ریختند ـ بعضے را کشتند و بعضے را گرفتار کردند۔ نادر بہ اطاقِ[5] عموے خود رفت، او را کشت، و کلید ہاے قلعہ را برداشت، دروازہ ہا را باز، و آں پانصد نفر را کہ منتظرِ اشارت بودند، داخلِ قلعہ نمود۔ کسانِ عموے نادِر، کہ غیر از قراول ہا، یک صد و شصت نفر بودند، متوحش گردیدند۔

---

[1] (برای اجرائے ایں قصد) اس خیال پر عمل پیرا ہونیکے لئے ۔ [2] (حرکت کردہ) روانہ ہو کر ۔ [3] (تہیۂ کہ لازم بود دیدہ شد) جو ضروری تیاری تھی کر لیگئی [4] (بسر قراول ہا ریختند) سنتریوں پر ہل پڑے ۔ [5] (اطاق) کمرہ ۔

ولے چون کسان نادر قربِ[لہ] منازل آنها را
گرفته بودند، مقاومت نتوانستند نمود، و سر
تسلیم پیش آوردند۔ روز دیگر اسلحهٔ آنها را
گرفته، خودِ آنها مرخص شدند۔ در این موقع
خون زیادے [illegible] ریخته، بیش از پانزده تا بیست
نفر کشته نشد۔ نادر فوراً آدم فرستاده بقیهٔ
همراهانِ خود را که در کوه بودند، احضار کرد،
چند روزه به او ملحق شدند۔ این واقعه در
۱۷۲۶ء مطابق ۱۱۳۹ هجری، تقریباً شش
سال بعد از آنکه نادر را در مشهد از [illegible]
پادشاه معزول کردند، اتفاق افتاد ۞
نادر بایں تدبیر که مشعر از خوش بینی
نیست، اولاً از شکست خود انتقام کشید. ثانیاً
اقوام خود را که اغلب در شهر و دهات
نزدیک کلات سکنیٰ داشتند، بقبول اطاعت

لہ قرب منازل آنہا را گرفتہ بودند، ان کے گھروں کے [illegible]
[illegible] احضار کرد، مطلب کیا [illegible] (چند روزہ بہ او ملحق شدند،
[illegible] از خوش بینی نیست، [illegible]
[illegible] سکنیٰ داشتند، [illegible]

آورد۔ ولے بہ ہیچ یک از آنہا آسیبے نرساند۔ بلکہ مہربانی و ادب نسبت باآنہا کرد۔ معدودے با کمال رغبت داخل خدمت او شدند، و ہنوز ہم با او ہستند[۱] و بہ مناصب بزرگ رسیدہ اند۔ چند ماہ در آنجا، با کمال اقتدار، حکمرانی کرد، تا قریب بیست فرسخ از اطراف، بقدرے کہ مے خواست، مالیات مے گرفت۔ شاہ طہماسپ کاملاً از اعمال نادر مسبوق بود، و کمال تغیّر را داشت از ایں کہ در مقابل عفوے کہ از جرائم سابق او شدہ بود، عموے خود را بہ قتل رسانیدہ و قلعۂ محکمے را بہ تصرف آوردہ، کہ در شغ او از آنجا، چند بہ قوت قشون بزرگے، ممکن نخواہد بود۔ ولے چوں امور بہ سلطنت در تنزل بود و ہمہ روزہ علامت خرابی ظاہر تر مے شد، از طرفے

لہ (کاملاً . . . . مسبوق بود) نادر کے کردار سے بخوبی واقف تھا۔ سلہ کمال تغیّر را داشت) بہت ناراض تھا۔ سلہ (قشون بزرگے) فوج کی بڑی تعداد۔

سلہ (ہمہ روزہ) ہر روز۔

قشونِ عثمانی، از طرفے افغان ہا، شاہ طہماسپ را محصور کردہ بودند، بہتر دانست نادر را بہ امدادِ[1] خود بخواہد، و بواسطۂ فرستادنِ قشون بدفعِ نادر، از قوتِ[2] خود نہ کاہد۔ بنا براین بہ نادر اطلاع دادہ شد کہ اگر اطاعت کند، و بہ دربار بیاید، کمال مرحمت در حقِ او مبذول خواہد گردید، و بہ منصبِ[3] ایشک باشی گری منصوب خواہد شد۔ تقصیر سیف الدین بیگ نیز بخشیدہ و ہمیں منصب بہ او مرحمت خواہد شد۔ نادر قبولِ[4] تکلیف کردہ، یک نفر از صاحب منصبانِ خود را با پانصد نفر بہ حکومت کلات گذاشت و خود بالقیۂ ہمراہاں بہ حضورِ پادشاہ آمد۔ پادشاہ در اول نادر را، برائے آنچہ از او صادر شدہ بود، توبیخ کرد، ولے بہ نادر و بہ اتباعِ او فرمودہ از تقصیر شما گذشتم، و یقین دارم کہ رفتارِ آیندۂ شما تلافیِ

[1] بہ امداد خود بخواہد، اپنی مدد کیلئے بلائے ۔ [2] از قوت خود نہ کاہد، اپنی قوت نہ گھٹائے ۔ [3] بہ منصب ایشک باشی گری منصوب خواہد شد۔ (یعنی نادر کے عہدہ پہ مقرر کیا جائیگا) ۔ [4] قبول تکلیف کردہ، اس حکم کو منظور ... تاآنکہ ... شدہ ...

اعمالِ گذشتہ را خواہد نمود - نادر بقدرے کہ توانست عذرِ تقصیر خواست و بدؔ رفتاری ہٰیِ حکومتِ خراسان را نسبت بخود عرض کرد کہ بعد از جنگ با تراکمہ و غلبہ بر آنہا، در عوضِ تلافیٔ خدمت، او را از خدمت خارج نمودند، و صدماتے را، کہ از عمو و اقوامِ او بہ او رسیدہ بود، و او را برائے تحصیلِ معاش مجبور بہ راہزنی کردہ بود، عرضہؔ داشت، و گفت :- حال کہ مرحمت و رافت ملوکانہ شاملِ حالِ من شدہ، امید دارم کہ خودؔ را شایستۂ ایں مرحمت بنمایم - چوں در آں وقت برائے نادر موقع زیاد بود کہ رشادت و تدبیرِ خود را ظاہر سازد، چندےؔ نگذشت کہ منظورِ نظرِ پادشاہ و تمامِ قشون شد- عثمانی ہا کہ قبل از ورودِ نادر ہمیشہ در جنگ غلبہ مے کردند،

لہ (بد رفتاری) بدسلوکی ٭ کہ (عرضہ داشت) عرض کیا ٭

سہ (خود را . . . بنمایم) اپنے آپ کو اس عنایت کے لایق ثابت کروں ٭ کہ (چندے نگذشت) ابھی بہت وقت نہ گذرا تھا ٭

و گویا مصمم بودند که دمار[1] از روزگار ایرانیان برآرند، و مملکت را میانِ خود و افاغنه که با آنها مصالحه و عهدِ دوستی بسته بودند، تقسیم نمایند، حالا با آنکه چند مقابل از قشون ایران بیشتر بودند، مکرر مغلوب و کشته می شدند در تمام جنگ ها و معارک[2]، نادر اگرچه منصب بزرگی نداشت، پیش[3] جنگ بود، تا این که بالآخره، پادشاه او را به درجهٔ[4] سرتیپی رسانید و دو نفر از صاحب منصبان معتبر برای این کار معزول کرد- در این مقام نادر اغلب اوقات می توانست بحضورِ پادشاه برود، چندی نگذشت که خود را موردِ مرحمت خاص نمود +

آقای فرخی طهرانی

---

[1] (دمار) ہلاکت۔ دمار از روزگار کسے برآوردن، تباہ و برباد کرنا +
[2] (معارک) معرکے، لڑائیاں + [3] (پیش جنگ) لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا + [4] (به درجهٔ سرتیپی رسانید) کرنیل کے عہدہ تک پہنچا دیا +

باب دوم

نظم

شاعر و بلبل

شاعر:-

اے مرغ غزل سرائے آزاد افتادہ در ایں قفس چرائی
بر گوے[1] کہ مر ترا چہ[2] افتاد کایں گونہ بہ دام مبتلائی
چوں[3] شد آں نغمۂ خدا داد چوں شد آں رحمت خدائی
چوں شد کہ دگر نیاوردباد از باغ نسیم آشنائی
چوں شد کہ چنیں شدی گرفتار

---

[1] (برگوے) کہو تو۔ [2] (ترا چہ افتاد) تجھ پہ کیا مصیبت آئی ہے۔

[3] (چون شد) کیا ہوا۔

بلبل:-

اے شاعر من مپرس ازایں غم — کایں است حکایت پرافسوس
من یافتم ایں بلاؤ ماتم — از طالع زشت و بخت منحوس
بودم من و دوستانِ ہمدم — بر شاخِ گلے نشستہ مانوس
ناگاہ گرفت ہر دو[1] بالم — واندر قفسم فگند محبوس
دست ستمِ یکے ستمگار

ہر چند کنوں[2] اسیر دامم — بودم چو تو پیش ازایں من آزاد
مے بود ہمہ جہاں بہ کامم — ویں قلب شکستہ روز و شب شاد
اقبالِ مساعدے غلامم — ویں خستہ دلے خراب آباد
جز بوئے امید بر مشامم — ناوردے، اگر بیامدے باد
مے بود ہمیشہ طالعم یار

اے بلبلکانِ شاخساری — کاسودہ میانِ شاخسارید
ہر گاہ کہ ابرِ نو بہاری — بر عارضِ گل گلاب بارید
ہر گاہ کہ زدوے مہربازی — یک انجمنے بہ باغ دارید
از راہِ وفاؤ دوستداری — وز بہر خدائے یادے آرید
زیں دور فتادۂ دلِ افگار

۱؎ ہر دو بالم، میرے دونوں پر پروانہ
۲؎ کنوں، کر اکنوں - اب ؎

شاعر:-

اے بلبلِ مضطر پریشاں   نومید مشو ز لطفِ داور
روزے گیرد رہِ گلستاں   ایں مرغِ شکستہ بالِ بے پر
یک روز ہم آفتابِ تاباں   از بام فقیر بر زند سر
یوسف بیروں رود ز زنداں   بکشادہ شود بر ایں قفس در
ویں مرغ پرد سوئے چمن زار

من نیز دریں سرائے غم خیز   مانندِ تو ہستم آرزومند
باگفتنیٔ دروں ماتم انگیز   بسیار مراست چوں تو پیوند[1]
برخیز کنوں ز جائے برخیز   تا باز کنیم زپائے تو بند
باشد ز رہِ کرم مرا نیز   آزاد کند ز بند یک چند[2]
دستِ کرمِ خدائے دادار

از دردِ دروں و سوزِ بیروں   گفتی تو مرا حکایتے چند
ہشدار کہ با تو گویم اکنوں   اندوہِ جوانِ آرزومند
کز بے خردیٔ مردمِ دوں   ہمچوں تو بود اسیر در بند
ہموارہ ازیں غم است محزوں   کایں مردم قدرِ او ندانند
زنہار[3] ز مردمِ جفاکار

با ایں ہمہ درد و رنج جانکاہ   نومید نیم ز لطفِ ایزد

---

[1] (پیوند) تعلق +

[2] (یک چند) تھوڑے عرصہ بعد + [3] (زنہار) خبردار +

چوں لطفِ خدا سے گشت ہمراہ   گردد بمراد طالعِ بد
چوں بخت رفیق گشت آنگاہ   با شیراں پنجہ مے تواں زد
از ہمتِ من شوند آگاہ   آں روز کہ پردہ ہا برافتد
ایں مردمِ جاہلِ بد[1] انگار

یک روز ز فرِ بختِ نوزاد   روشن شود ایں چراغِ خاموش
یک روز شود کہ گردد آزاد   از بارِ الم نحیف زار دوش
یک روز جہاں بیاورد یاد   نامم کہ چناں بشد فراموش
یک روز دریں خراب آباد   با بخت ہمیں شوم ہم آغوش
وز بارِ محن شوم سبکسار

آں روز کہ آسمانِ کینہ[2] توز   آئینِ وفا و یاری آموخت
آں روز کہ چرخِ انجم افروز   اقبال مرا ستارہ افروخت
آں روز تواں ز بختِ فیروز   یکبارہ دلِ حسود را سوخت
وآں دلبرِ بیوفا کہ امروز   ایں گوشہ مرا بہیچ بفروخت
آنگاہ مرا شود خریدار

مرزا ابراہیم خان "الفت"

---

[1] بد انگار ، دشمن - بدی چاہنے والا ۔

[2] کینہ توز ، دشمن کینہ رکھنے والا ۔

مہمانی روز نامہ نویسہا

روز جمعہ چنانکہ مے دانی — رفتہ بودیم ما بہ مہمانی
جمع گشتند برائے[1] صرفِ ناہار — شاعر و منشی و جریدہ نگار
رُفقا فاضل و ادیب ہمہ — وقتِ[2] صحبت چو عندلیب ہمہ
میزباں اہل فضل و اہلِ ہنر — میہماں ہا ز میزباں بہتر
اوّلِ صبح چای آوردند — نانِ[3] روغن کہ خواہی، آوردند
شربتِ آلو بالوے رنگین — بُرد از اہلِ معرفت دل و دیں
دوستاں جملہ شیر مرد شدند — گرم پاسور[5] و تختہ نرد شدند
بعد پاسور جعبۂ[6] شطرنج — بُرد از خاطر ہمہ غم و رنج
مختصر موقعِ ناہار رسید — وقتِ دیدارِ روئے یار رسید
خونِ دل در عروقِ مہماں ہا — دمبدم مے نمود طغیاں ہا

۱؎ (برائے صرفِ ناہار) دن کا کھانا کھانے کے واسطے ۔

۲؎ (وقتِ صحبت) گفتگو کے وقت ۔ ۳؎ (نانِ روغن) روغنی روٹی (کہ خواہی) جیسی تجھے چاہئے تھی ۔ (آوردند) لائے ۔

۵؎ (پاسور و تختہ نرد) یہ دو قسم کے کھیل ہیں ۔

۶؎ (جعبۂ) شطرنج کا بکس ۔

میہماں ہا بہ حیلہ و افسوں   شکمِ خویش را زدہ صابون

جملگی از شرابِ معنی مست   کاردِ چنگال[1] ہا گرفتہ بدست

بود در پیشِ سینۂ یاراں   خولہ[2] ہائے سفید آویزاں

خادمِ مجلس آبِ دست[3] آورد   فوجِ مکروب[4] را شکست آورد

ہمگی پشتِ میز بنشستیم   پشتِ میزِ تمیز[5] بنشستیم

موقعِ خوردنِ طعام رسید   یا کہ ہنگامِ قتلِ عام رسید

میزباں چونکہ بود اہلِ وفا   خویش را بہرِ ما نمود فنا

یکے از دوستانِ دیرینہ   کرد خود را ہلاکِ قاگینہ[6]

شد رواں طبعِ آں یکے چوں آب   شعرے آں یک نوشتہ در بشقاب[7]

زد بہ مرغِ آں رفیق شربت را   غفلتاً[8] سر کشید شربت را

ابتدا با پنیر ناں خوردیم   آبِ یخ را در استکاں[9] خوردیم

زلّقاے جواں بصد امید   مے نمودند جملہ گفت و شنید

تکیہ ایں بندہ چوں سیاسی بود   گفتگویم ہمہ اساسی بود

---

۱ (کارد چنگال) چھری کانٹا + ۲ (خولہ) تولیا +

۳ (آبِ دست) ہاتھ دھونے کا پانی +

۴ (مکروب) جراثیم + ۵ (تمیز) صاف +

۶ (قاگینہ) انڈے اور پیاز کا سالن + ۷ (بشقاب) رکابی +

۸ (غفلتاً سر کشید) یکایک پی گیا +

۹ (استکان) چائے پینے کی بلوری پیالی +

کردم از مملکت حکایت ہا
نالہ ہا شکوہ ہا شکایت ہا

گفتم اے شاعرانِ والا فر
اے نویسندگانِ دانشور

چند سال است ما گرفتاریم
بہرِ مشروطہ[1] اشک مے باریم

حال جز غصہ[2] نیست در دلِ ما
مال و دولت نگشت حاصلِ ما

ہمہ افسردہ و فقیر شدیم
بے پرستار و دستگیر[3] شدیم

بے الاغ[4] و درشکہ ایم ہمہ
تا چہ در درشکستہ[5] ایم ہمہ

چند ماہ است با ہمہ اشکال
"مجلس[6]" افتادہ فکرِ نفطِ شمال

اے وکیلانِ[7] ملتِ ایراں
پس چہ شد عاقبت نتیجۂ آں

کو مساواتِ کاسب[8] و اعیاں
کار کو از برائے کارگراں[9]

روزِ محشر جوابِ حق چہ دہید
پاسخِ نامۂ "شفق[10]" چہ دہید

سودائی مشہدی

---

۱ (مشروطہ) پارلیمنٹ ۔

۲ (غصہ) غم و رنج ۔ ۳ (دستگیر شدیم) ہم عاجز ہوگئے ۔ ۴ (الاغ) گدھا سواری ۔ (درشکہ) گاڑی ۔ ۵ (درشکستہ) دوالیہ ۔

۶ (مجلس افتادہ فکر نفطِ شمال) پارلیمنٹ شمال والے مٹی کے تیل کی فکر میں گرفتار ہے ۔ ۷ (وکیلاں) ایرانی پارلیمنٹ کے ممبران ۔

۸ (کاسب و اعیان) دکاندار اور رئیساں ۔ ۹ (کارگران) دستکاران ۔

۱۰ ("شفق") ایک اخبار کا نام ہے ۔

قطعه

اگر بناموس کسے دست درازی بکنی
بہر ناموس تو دست دگرے ہست دراز

بہ یقین باز نماید در خانہٴ تو
چو تو در خانہٴ غیرے بکنی در را باز

در طبیعت اثرے ہست کہ خواہد بتو کرد
آنچہ کردی بہ کساں گر بہ ہمیں کردہ مجاز

عمل زشت ترا گر کہ نہ بینند کساں
دیدہ بانے است کہ چوں دید، نماید آواز

عملے نیست کہ در جامہٴ پنہاں ماند
عاقبت پیش ہمہ خلق عیاں گردد راز

اندریں مزرعِ دنیا و دریں باغِ عمل
آں شود سبز کہ خود کاشتہٴ از آغاز

اہلِ معنی نروند از پئے صورت ہرگز
کہ حقیقت بہ جہاں ہست نکو تر ز مجاز

بایدت کار نکو کرد بہ دنیا صادق
کہ ہماں پیش تو آید بہ نشیب و فراز

(صادق یزد جردی)

عارف و خانہ

عارفے گفت با عمارت خویش
با دلِ صاف و فارغ از تشویش
مے کنم شرط با تو اے خانہ
چونکہ خواہی شوی تو ویرانہ
از رہِ لطف کن خبر دارم
تا کہ اطفال خود بروں آرم
بعد چندے ازیں سوال و جواب
خانہ شد بے خبر شبانہ خراب
شش نفر بے گناہ با تنِ شاق
جاں سپردند زیرِ طاقِ[1] اُطاق
گفت عارف بخانہ با[2] افغاں
کہ چرا بے خبر شدی ویراں
پس نہ کردی چرا خبر دارم
تا زن و بچہ را بروں آرم
پسرانم کہ تازہ داماد اند
زیرِ طاقِ اُطاق جاں دادند

---

۱ (طاق و اُطاق) کمرے کی چھت ۔ ۲ (با افغاں) چلا کر ۔

داد خانہ جواب با دِل زار
کردہ ام من ترا خبر صد بار
شد فلاں جائے سقفِ من سوراخ
چکلہ[1] گبری نمودیش گستاخ
طاق بشکست ، سنگ بنہادی
چار حمّال نا مسلم دادی
بعد چندیں خبر ، بلا تاخیر
نہ بود ہیچ بندہ را تقصیر
غرض این است ، ہفتہ صد بار
ملکُ الموت مے دہد اخبار
نصف ریشت سفید شد دیدی
معنیٔ ایں خبر نہ فہمیدی
نور از چشم و قوّت از زانو
رفت و بودی تو ہمدم بانو
نوجوانان بزیرِ خاک شدند
خویش و اقوامِ تو ہلاک شدند
ضعفِ پیری نمود آخبارت
کرد زنگار[2] آجل خبر دارت

[1] چکلہ گبری نمودیش گستاخ ، چھت کے ٹپکنے نے اسے گستاخ کر دیا۔
[2] زنگ لگنی۔

تو کہ بے توبہ خوار سے میری
ملک الموت را چہ تقصیری
اشرف الدین الحسینی

پندِ پدر بہ پسر

پیرے در ساعتِ رفتن ز جہاں
پند مے داد بہ فرزند جواں
کاے پسر غافل و بیکار مباش
در پئے مطرب و خمار مباش
مدہ از دست بہ بیہودہ شباب
قدر آں داں کہ گریزد بہ شتاب
چوں جوانی ز برت[1] رخت بہ بست
مے نیاید دِگرت ہیچ بدست
ایں چنیں قوّت و نیرو و تواں
مے نماند بہ تو اے تازہ جواں
روزے آید کہ چو من پیر شوی
عاجز از کار و زمیں[2] گیر شوی

[1] (ز برت ۔۔۔ بہ بست) تیرے پاس سے رخصت ہو گئی ۔ [2] (زمیں گیر)

قامتت قوس صفت گشتہ دوتا
چوں وتر[1] در کفت از ضعف عصا

در جوانیت بدست آور گنج
تا بہ پیری نہ بری محنت و رنج

گنج دانی چہ بود؟ علم و ہنر
در جہاں نیست جز ایں گنج دگر

خاطر روشنت از بیکاری
زنگ بر گیرد و گردد تاری

تنبلی[2] سوے ہلاکت کشدت
جانب فقر و فلاکت کشدت

عزت آدمی از کار بود
ہر کہ بیکار بود خار[3] بود

ابو القاسم خان خراسانی

---

[1] (وتر) کمان کی ڈہ۔ یعنی تیرے ہاتھ میں اس طرح عصا ہوگا جیسے کمان میں ڈہ ٭
[2] تنبلی۔ سستی ٭
[3] خار۔ خوار یعنی ذلیل ٭

نکوہشِ اخلاقِ فاسدہ (بطورِ طنز)

اے پسر ہیچ مشو غرّہ بمال و بجمال
کہ ندیدیم از ایں ہر دو بجز وزر[1] و وبال
پندِ من بشنو و بر خویشتن ایں قدر مبال[2]
دست بردار ز ہر کشمکش و قال و مقال
بہ دبستاں برو اندر پئے تحصیلِ کمال

جہل زنجیر نہاد است بپائے من و تو
سخت بستہ است کمر بہرِ فنائے من و تو
علم را نیز فرستادہ خدائے من و تو
بہ دبستاں کہ شود قوّہ برائے من و تو
تا بہ نیرویش با جہل نمائیم جدال

او فساد است بر ایں خانہ شرر از من و تو
چیست عاید[3] بہ بشر غیرِ ضرر از من و تو
بخدا گشتہ بری نوعِ بشر از من و تو
ہر کہ را مے نگرم نیست بتر از من و تو

---

[1] (وزر) گناہگاری + [2] (مبال) بالیدن، غرور نہ کریعنی نازاں نہ ہو + [3] (عاید) آمدنی، فائدہ +

فکرِ[1] رشدِ من و تو نیست بجز فکرِ محال
از من اے میوۂ دل صحبتِ بیہودہ بداست
فاش گویم بتو این پایہ[2] و شالودہ بداست
آنچہ دادند بما ملتِ فرسودہ بد است
خوبیٔ ما و تو بیجاست چرا؟ تودہ[3] بداست
تودہ باید بہ دبستان برود سال بسال
گویمت پندے و باوقت بایں قلتِ خویش
پندِ من بشنو و مایوس شو از ملتِ خویش
کہ نہ فہمیدہ علاجِ مرض و علتِ خویش
تنگدستی[4] کو متاثر نشد از ذلتِ خویش
نشود قسمتِ وے غیرِ فنا غیرِ زوال
دم ز رنجِ وطن و باعث و بانیش مزن
ہرچہ دادند ترا دم ز کم و بیش مزن
حرفے از ملت و مملکت و کیش مزن
بہ بزرگان و صنادیدِ وطن نیش مزن
تا ترا مردِ مطیعے بشناسند رجال

---

[1] (فکرِ رشد) ہدایت کا خیال + [2] (پایہ و شالودہ) بیخ و بنیاد + [3] (تودہ) کثیر تعداد ۔ مجازی + [4] (تنگدستی) قلاش ، مفلس +

مُلتجی باش و مشو راد[1] و فدا کار و دلیر
روبہی کن تو اگر بودہٗ در خوے چو شیر
تا توانی بکفِ دُشمن مے باش اسیر
تا نخوانند ترا مفسد و ہتّاک و شریر
تا نہ تو پدے[2] بہ تو ہر روبہ و ہر گرگ و شغال
فقر تو گر بشود خانہ بر انداز منال
گر بہ جاسوس شدی ہمدم و دمساز منال
بہ بَرِ[3] ہیچکس از حاسد و غمّاز منال
عرض[4] و ناموس تو گر رفت زکف باز منال
مکن از ہیچکس از ملت ایں کار سوال
بہ بزرگاں مزن اے لورِ لپر حرفِ دُرشت
نشکند ناوکِ تیر و دَمِ شمشیر بہ مُشت
گر دو صد تق بشود کشتہ مزن دم کہ کی کُشت
بخدا اے شکنندت دہن و گردن و پُشت
کہ نیابی پئے تکرارِ[5] سخن وقت و[6] مجال

---

۱ (راد) دلیر، جسور ۔ ۲ (تا نہ تو پد بہ تو) تاکہ تجھ پر نہ جھپٹے ۔
۳ (بہ برِ ہیچکس) کسی کے سامنے ۔
۴ (عرض و ناموس) آبرو اور عزت ۔
۵ (تکرار سخن) بات کو دہراتا ۔ ۶ (مجال) موقع ۔

تن بہر جور و بہر ظلم و بہر کینہ بدہ
ہر چہ خواہد نہ تو ہر دشمن دیرینہ بدہ
عوضِ[1] پنس اگر خواست کسے جلیبہ بدہ
ہر چہ گفتند ، مزن بر سر و بر سینہ بدہ
ہیچو اے جان عزیزم شدہ تکلیفِ[2] تو حال

شہر اگر پُر نہ ارا جیبت[3] شود ہیچ مگو
گر جرائد ہمہ توقیبت[4] شود ہیچ مگو
ہر کہ ہر چیز ترا قیمت[5] شود ہیچ مگو
گر قوانین ہمہ تخریب شود ہیچ مگو
گر وطن یکسرہ پر دزد شود ہیچ منال

تو ازیں خلق بجز جور و بجز کیں مطلب
از وطن دزد ، وطن خواہی و آئیں مطلب
غرقِ جہل اند ازیں قوم بجز ایں مطلب
آنکہ دیں را نشناسد تو از او دیں مطلب
دینِ ایں خلق قلوس[6] است و قران است و بال

---

[1] عوضِ پنس: "پنس" انگریزی سکہ یعنی ایک پنس کے بدلے ۔ جلیبہ: جان + [2] شدہ تکلیف تو حال: اس وقت تیرا فرض ہے + [3] ارا جیبت: قیمت - قبول ہوگی + [4] توقیبت شود: روک دے جائیں + [5] اقیمت شود: قیمت ... کریں + [6] قلوس: قزن ریال سکوں کے نام ہیں +

ملکِ ما ملکِ غریبے[1] است نمے دانی تو
خلقِ آں خلق عجیبے است نمے دانی تو
دردِ آں دردِ مہیبے است نمے دانی تو
دشمنِ ہرچہ طبیبے است نمے دانی تو
ملکِ مارا نبود در ہمہ آفاق ہمال[2]

وائے برما کہ ہمہ بے ہنر و بیکاریم
وائے برما کہ ہمہ جاہل و بد کرداریم
وائے برما کہ بلدین و بوطن شہربار[3]یم
وائے برما کہ نہ دیندار و نہ دنیا داریم
ہمہ؛ در راہِ خطاؤ ہمہ در راہِ ضلال[4]

ہمہ بیکار و ہمہ مفت خورو مرتبہ خواہ
ہمگی صاحبِ القاب و ہمہ طالبِ جاہ
ہمہ بے صنعت و بے ثروت و دروغوے شاہ
ہمگی غرقِ گناہ و ہمگی نامہ سیاہ
ہمگی دُور ز دستورِ[5] خدائے مُتعال

---

[1] (غریب) عجیب ۔ [2] (ہمال) ثانی ، عدیل ، مثل ۔
[3] (شہر بار) فالتوں بوجھ جو ضرورت کے وقت اصلی بوجھ پر لاد دیتے ہیں ۔
[4] (ضلال) گمراہی ۔ [5] (دستور) قانون ۔

نیست از دین و وطن دوستی در ما جز نام
همه غافل همه جاہل همه ساده همه خام
به بَرِ[1] هم همه شاه و به برِ خصم غلام
همه مستغرقِ جهل و همه غرقِ اوهام
همه بے دانش و بینش همه بے عزّ و جلال
نیخِ قومیت و ملیتِ ما یکسره سُست
نه وزیرانِ امین و نه وکیلانِ دُرست
نه رهِ[2] شوسه و آهن نه تلگراف نه پُست[3]
لیک در وقت افاده همگی چابک و چُست
همه "خورشید کلاه"[4] و همه "شمشیر هلال"
همه در جاه سلیمان و به حکمت لقمان
همه جمجاه و سیاوش رُخ و هم گیوشان
همه طهمورث و هوشنگ و کیومرث نشان
همه کیخسرو و فاتح همگی نوشیروان
همه بهمن همه دارا همه رُستم همه زال

(ملک الشعرا بہار)

---

[1] بہ برہم، ایک دوسرے کے سامنے ۔ [2] رہِ شوسہ، سڑک (رہِ آہن) ریل کی سڑک ۔ [3] پُست، ڈاک ۔ [4] "خورشید کلاہ" و "شمشیر ہلال" خورشید و شمشیر سلطنت ایران کا نشان ہے ۔

بے ثباتئ دُنیا

دمبدم عمر مے رود برباد
با خدا باش ہرچہ بادا باد
دیدی آخر کہ خواجہ مُرد و نہ بُرد
آنچہ در عمر خود نہ خورد و نداد
خود بخور با بدہ وگر نہ بنہ
تا خورد دشمنت بروز مباد!
خیمۂ چرخ را حبابے گیر
نیمہ بر آب و نیمۂ برباد
خانۂ سخت سست بنیاد است
کش بر آب و ہوا بود بنیاد
نکتۂ گویمت ز گردش چرخ
دارم این نکتۂ را ز پیرے یاد
ہرکہ زندہ است باز خواہد مُرد
وانکہ مُردہ است باز خواہد[۱] زاد

---

۱ (باز خواہد زاد) پھر پیدا ہوگا - یعنی دوبارہ زندہ ہوگا ۔

دل بر این کاخ زر نگار مبند
کہ بسے چوں من و تو دار و باد

داد گر نیست در جہاں ورنہ
مے زدم از جفائے گردوں داد

وہ چہ خوش گفت مردکِ دانا
کافریں بر روانِ دانا باد

گر نہ باشی بسانِ نخل[1] کریم
باش بارے بمثلِ سرو آزاد

حبیب خراسانی

شکوۂ فلک

پیر اگر رُخ بہ غازہ[2] ننداید
نیست و آرزو کہ بے حیا نہ بود

چرخ فرتوت بین و قوسِ قزح
پس بگو پیر خود نما نہ بود؟

---

[1] (نخل) کھجور کا درخت ۔

[2] (رُخ بہ غازہ نندابد) اگر چہرے کو اُبٹنے سے لیپے۔

ابروان کرده سُرخ و زرد و بنفش
وسمهٔ کور دلربا نه بود

خود گرفتم کمان رُستم بود
رُستم پیر دژ[1] کشا نه بود

آسمانا ازاین غلط که توئی
هیچ آزرمت[2] او خدا نه بود

هیچ پیرے را درست سنجیدم
چوں تو خود خواه و خودنما نه بود

مومن آزار و مردم اوبار[3]ے
در جہاں چوں تو اژدہا نه بود

گُهری مردمان ز تو دژمند[4]
سفله نیز از تو بے غنا[5] نه بود

تشناسی ز دوست یا دشمن
تکیه بر چوں توئے روا نه بود

راستی کجروی و کج رفتار
کج رواں را سیر وفا نه بود

---

[1] (دژ) قلعه ＊ [2] (آزرم) شرم ＊
[3] (مردم اوبار) آدم خور ＊ [4] (دژمند) اندوهگین ＊
[5] (غنا) آزردگی ＊

من بنده آنم که از تو بگریزم
گرچه دانا گریز پا نه بود
بارها گفته ام به نفس پلید
که ترا زیں مرض دوا نه بود
خیز و از چرخ چنبری بگریز
گر ترا ہیچ دست و پا نه بود
رو بجائے که دین و دل آنجاست
گرچه آں جائے ہیچ جا نه بود
همه جا بہتر است از ہر جائے
که در آں دین و دل بجا نه بود

شیخ ہادی برجندی

دروغِ صلاح آمیز

از روئے خشم و غضب پادشہے
قصد کرد آنکه کشند بیگنہے
مردِ بیچارہ چو آں حال بدید
گشت از ہستیٔ خود نا امید

از سر یاس زبان کرد دراز
لب بہ دشنام ملک کرد فراز
آنچہ در خاطرِ او بود نہاں
جملہ آورد در آندم بہ زباں
تنگ چوں گردد بر گربہ مجال
با پلنگ آید در کین و جدال
شہ ز دستور[1] چنیں کرد سؤال
کہ چہ مے گوید ایں شیفتہ حال
گفت کاؤ حمد و ثنا مے گوید
رہِ اخلاص و وفا مے پوید
از خدا دولتِ شہ مے خواہد
وز ملک عفوِ گناہ مے خواہد
زاں سخن آتشِ خشمش شد سرد
رحمت آورد بر آں مسکیں مرد
شاہ را بود یکے مرد ندیم
کہ حسد در دِل او بود مقیم
نزد شاہ آمد و بکشود زباں
کہ نشاید کسے از راستی زباں

[1] (دستور) وزیر

راستی باید در حضرت شاہ
سخنِ کِذب کند رُوے سیاہ

اُو نہ از حمد و ثنا راند کلام
بلکہ مے داد ملک را دشنام

شاہ از گفتۂ آں مردِ حسود
رُو بگرداند و پس آنکہ فرمود

آں دروغے کہ صلاح آمیز است
بہ ازاں راست کہ شر انگیز است

ابُوالقاسمُ الحسینی

مذمّتِ حرص

لے کند دفترے پراگندہ
خواجہ، تا گنج گردد آگندہ

بُرد خواجہ رنجِ بے پایاں
بہر گنجے کہ نیست پایندہ

لے (اے کند... پراگندہ؛ خواجہ... آگندہ) خواجہ دور دور تک جال پھیلاتا ہے تاکہ اُس کا خزانہ پُر ہو جائے +

مے کند بختِ اُو بر اُو گریہ
مے زند وقت اُو بر اُو خندہ
تا بود خواجہ بندۂ دُنیا
بندۂ خویش را بود بندہ
مے رود روز و شب بخواہش نفس
عقل ازیں کار گشتہ شرمندہ
خود خرد بندگی کند خر را
خر بدیدی کہ گشت خر بندہ؟
رفتہ بے معرفت گذشتہ عمر
مے رود چوں گذشتہ ، آیندہ
ما بہ دانشوری ہمی نازیم
خواجہ از زر و سیم نازندہ
گنجِ اُو سیم و گنجِ ما تعلیم
گنجِ اُو مردہ گنجِ ما زندہ
اے خوش آں نیک بختِ دانشور
کہ دل از جاہ و مال برکندہ
نکند ، بر امیدِ کارِ جہاں
وقتِ مجموعِ خود ، پراگندہ
مے کند در کمال آسائش

روز را شب بہ بخت فرخنده
نوشدار صاف باشد و گر دُرد
پوشدار نو بود وگر ژنده[1]
نہ چو سنبل بود پریشاں حال
نہ چو نرگس بود سر افگنده
بلکہ مانندِ رادِ[2] سرو بلند
در ہمہ حال سبز و بالنده[3]
در خموشی بسانِ بحرِ عمیق
در سخن ہمچو ابرِ بارنده
بندگی کرده خواجۂ خود را
خواجگان گشتہ بر درش بنده
مرتضیٰ مرزا

رویائے صادقہ

یکے پیر مردے شبے خواب دید
کہ پیرے در آمد محاسن[4] سفید

۱؎ (ژنده) پھٹا پرانا ۔ ۲؎ (راد) بہادر ۔ ۳؎ (بالنده) اُگنے والا ۔ ۴؎ (محاسن) [illegible]

فرو زندہ رخسار چوں آفتاب
بہ پیشِ جمالش مہ اندر حجاب
عبا[1] و ردایش[2] چو مردانِ راہ
درخشندہ رویش چو خورشید و ماہ
بدو گفت اے پیر نامِ تو چیست
کہ از تو نکوتر درایں دہر نیست
بگفتا کہ اے کورِ باطن بداں
کہ نامِ من ابلیس شد در جہاں
چو بشنید ایں حرف از جائے جَست
گرفت از عقب ریش اُورا بدست
بزد بر سرو گردنش چند مُشت
کہ پنداشت در خواب ابلیس کُشت
بناگاہ بیدار شُد اُو ز خواب
بصد لرزہ و محنت و اضطراب
بدید آنکہ بگرفتہ خود ریشِ خود
فزوں کردہ اندوہ و تشویش خود
کند ہر زماں ریشِ خود را بچنگ
سپس گفت با خویشتن اے دُورنگ
خود ابلیسی و بے خبر از خودی

[1] (عبا) بے آستین اوورکوٹ ۔ [2] (ردا) چادر ۔

نکردی در عالم بغیر از بدی
نخواہی گر ابلیس بینی بخواب
سر از راے و فرمانِ یزداں متاب
اگر مے نخواہی تو ابلیس را
ز خود دور کن کبر و تلبیس را
چو توفیق ، اے بندہ کن بندگی
وگرنہ بہ بینی تو شرمندگی

آقاے توفیق

دانشوری

بہ گیتی بہتر از دانشوری نیست
بجز دانش بہ گیتی بہتری[1] نیست
سرے[2] سخت و دلِ ستوار باید
کہ کارِ دین و دانش سرسری نیست
ز دانشور سخن باور تواں کرد
کہ ناداں ہرچہ گوید باوری نیست
بناداں داوری[3] بردن نشاید

[1] (بہتری) بہتری ، [2] (سرے سخت ... ستوار باید) (سرے سخت) مستقل ارادہ دل ستوار: مضبوط دل چاہیئے [3] (داوری) داد خواہی کیواسطے ناداں کے پاس نہ جانا چاہیئے

کہ جز دانش بہ گیتی داوری نیست

پذیرہ[1] کردن دیو و پری را

بدست جم جز این انگشتری نیست

بہ دو گیتی ز دانش برتری جوے

کہ جز دانش بگیتی برتری نیست

ز دریاے خرد گوہر تواں جست

کہ دریاے بداں پہناوری[2] نیست

بجز یک پرتو از انوار دانش

فروغ آفتاب خاوری نیست

بجز اندر پیٔ دانش غنودن[3]

تگا پوہاے چرخ چنبری نیست

ز نادانی سوے یزداں پناہم

کہ نادانی بجز بدگوہری نیست

بدل مرد دانا مے رود چرخ

کہ جز دانشوری بیباک اختری نیست

خرد را رہبر خود کن بہ ہر کار

بہ دنیا کارِ ہر کس رہبری نیست

---

[1] (پذیرہ کردن) مطیع کرنا + [2] (پہناوری) فراخی +

[3] (غنودن) ربھنگنا +

دو و دام از خردمندی شود رام
که بهتر از خرد افسونگری نیست

همه پیغمبری ها را خرد کرد
جز او کس در خور پیغمبری نیست

چه باشد کافری؟ انکار دانش
که جز انکار دانش کافری نیست

ز مردان جوے دانش نے ز دفتر
که رازِ دین و دانش دفتری نیست

براهِ دانش اے مردِ خردمند
زیانے بد تر از تن پروری نیست

حاجی مرزا حبیب

غزل

بدین بے دست و پای کے مرا باشد بر او دستے
زپا افتاده را هرگز بود بر آرزو دستے؟
اگر خواهم که بگریزم من از دستش کجا پائے
وگر خواهم که گیرم دامنش از لابه کو دستے؟

بہ پیشِ شیخ بد نامم برِ میخوارگاں خامم
بگیر اے ساقی از رحمت ازیں بے آبرو دستے

سرودِ رود و غوغائے حریفاں نالۂ مطرب
کنوں دارم برائے گریہ دریں ہائے وہُو دستےؔ[1]

دریں راہم میانِ مسجد و میخانہ سرگرداں
ازاں بینی مرا بر سبحہ دستے بر سبو دستے

اگر خواہی کہ زنجیر مجانیں[2] را بہ جنبانی
سرت گردم[3] بیفشاں بر دو زلفِ مشکبو دستے

بہ شیریں کامئ دشمن سخن ابرو ترُش بامن
مرا دستے بدل زیں درد وازخجلت بہ رُو دستے

دگر بار از چہ 'نصرت' پنجۂ خود رنجہ مے خواہی؟
چو با آں دست و ساعد پنجہ کردن آزمو دستے[4]

مرزا عبدُالحسین خان نصرت

---

[1] (دستے) موقع ٭ [2] (مجانیں) مجنون ہا ٭

[3] (سرت گردم) تیرے قربان جاؤں ٭

[4] (آزمودستے) تونے آزما لیا ہے۔ ایرانی لوگ یائے مجہول کو یائے معروف کی طرح لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اس لئے دستے اور دستی کی ردیف جائز سمجھتے ہیں ٭

تضمین

تا کہ ایں جلوہ و ایں قامتِ رعناست ترا
در جہاں ہر چہ بخواہی تو، مہیاست ترا
ہمہ سرہائے جواناں بہ کفِ پاست ترا
تا پریشاں بہ رُخ آں زلفِ سمن ساست ترا
جمع اسبابِ پریشانیٔ دلہاست ترا

عاشقاں وصفِ تو در کوہ و بیاباں گفتند
فرقۂ رفتہ بہ بازار نمایاں گفتند
شاعراں بر رُخِ خوبت مہ کنعاں گفتند
دست بُردی بہ رُخ از شرمِ حریفاں گفتند
کہ توئی موسےٰ و عزمِ یدِ بیضا است ترا

با ادب وصفِ تو گویند بہ جدید و بہ قدیم
پاشہنشاہ بہر مرحلہ بودی تو ندیم
جاں نثاراں ہمگی در حرمت گشتہ مقیم
چوں در آئی بہ سخن زندہ کنی عظمِ رمیم[1]

[1] عظم رمیم، بوسیدہ ہڈیاں۔ یعنی تیری بات سے بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ جاتی ہے۔ جیسے حضرت عیسےٰ جن کو محی عظام رمیم کہتے ہیں یعنی تو اُن کی طرح بات کرنے سے مردوں کو زندہ کرتا ہے +

اے صنم خود مگر اعجازِ مسیحاست ترا
در جہاں چوں رُخِ خوب تو ندیدہ احدے
باخطِ خویش دریں صفحہ نوشتی سندے
ما فقیریم در ایں شہر بماکن مددے
ہر کہ بوسید لبت یافت حیاتِ ابدے
چشمۂ خضر مگر در لبِ گویاست ترا
کس ندیدہ چو جمالِ تو جمالے بہ جہاں
حسن و خوبی ہمہ بودہ بہ وجودِ تو نہاں
حال کردی بہ ہمہ رُوے چو خورشید عیاں
سرِ کوئے تو بود محشرِ خونیں کفناں
خود بیارائے اگر میلِ تماشاست ترا
آتش اندر دلِ یک دستہ حبیب افگندی
شعلہ در خرمنِ ما شکلِ عجیب افگندی
ہر کہ را بود ز عشقِ تو نصیب افگندی
ہمچو ترسا بچگاں عودِ[1] صلیب افگندی
یا حمایل ز دو سو زلفِ چلیپاست ترا
عاشقانت شدہ مشہور جمیع دنیا

---

[1] (عود صلیب) ایک قسم کی لکڑی کی صلیب بنا کر عیسائی بچوں کے گلے میں حفاظت کے واسطے ڈالتے ہیں ⁘

فرق ناداده کس از عشق تو سر را از پا
اشرف الدین شده از بہر تو انگشت نما
بہ تمنائے تو ناجب[1] بہ دو عالم زدہ پا
با چنیں دوست بگو از چہ تبرّا[2] ست ترا
آقائے اشرف الدین ناجب

تضمین

مست از مجلس بگزیختنش را نگرید
لالہ بہ زلف کج آویختنش را نگرید
عہد بہ بستن و بگسیختنش را نگرید
زلف مشکیں بہ جبیں ریختنش را نگرید
مشک و عنبر بہم آمیختنش را نگرید
بہ سر شانہ اگر زلف درازش بینید
از دو چشمان سیاہ شعبدہ بازش بینید
آفتابے بہ حقیقت، نہ مجازش بینید
شب آلودہ نظر کردن و نازش بینید

---

[1] ناجب، شاعر کا تخلص ہے ۔ [2] تبرا، بیزاری ۔

بے جہت فتنہ بر انگیختنش را نگرید
مست بگذشت بدرِ دلِ من گوش نداد
بوسہ راہ بر رُفقا کرد فراموش نداد
دید ما را ہمہ از عشقش بیہوش نداد
بست پیماں دہدم بوسہ شب[1] دوش نداد
عہد بر بستن و بگسیختنش را نگرید
تا بہ عاشق کُشی از مستی پرداختہ است
کارِ ہر پیر و جواں با نگہے ساختہ است
خلق را در سرِ راہ کشتہ و انداختہ است
تیغ ابرو ز پئے کشتنِ ما آختہ[2] است
عاشقاں شیوۂ خوں ریختنش را نگرید
دوش در مجلسِ رندانِ قدیم آمد مست
عوضِ شیشہ دلِ اہلِ طرب را بشکست
بر سرِ مسندِ زیبائے چو شاہے بنشست
با کمندِ خمِ گیسوش شکوہی را بست
حلقہ بر پائے دل آویختنش را نگرید
شمس الدین شکوہی

تمام شد

[1] (شب دوش) شبِ گذشتہ [2] (آختہ است) کھینچی ہوئی ہے

[illegible] اسلامک پریس [illegible] ابو نظام الدین پرنٹر چھپا